عمران سیریز

زرگ

مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

معزز قارئین! سلام مسنون۔ نیا ناول "زاراک" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں طویل عرصے کے بعد روسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی نے پاکیشیا میں ایک خاص مشن مکمل کرنے کی پلاننگ کی ہے۔ چونکہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بے داغ اور طوفانی کارکردگی کا اب دنیا بھر کی سیکرٹ ایجنسیوں کو پوری طرح احساس ہو چکا ہے اس لئے ان ایجنسیوں کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ پاکیشیا میں مکمل کئے جانے والے مشن کی پلاننگ خصوصی طور پر ایسی کی جائے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی انتہائی تیز رفتار کارکردگی کو ناکام بنایا جا سکے۔ چنانچہ اس ناول میں بھی روسیاہ نے پاکیشیا میں اپنے مشن کے لئے انتہائی پیچیدہ اور فول پروف قسم کی پلاننگ کی اور روسیاہ کی خفیہ ایجنسی کا سربراہ زاراک جو انتہائی منفرد خصوصیات اور کردار کا مالک تھا اُسے اس مشن کی حتمی تکمیل کے لئے پاکیشیا بھیجا گیا۔ زاراک نہ صرف انتہائی ذہین، فعال سیکرٹ ایجنٹ تھا بلکہ اسے پوری دنیا میں مارشل آرٹ کا سب سے بڑا ماہر بھی تسلیم کیا جاتا تھا۔ چنانچہ یہ منفرد کردار زاراک جب پاکیشیا پہنچا تو اس نے اپنی ذہانت اور انتہائی تیز رفتار کارکردگی کی بنا پر نہ صرف پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر دانش منزل کا پورا نظام تہہ و بالا کر کے رکھ دیا بلکہ اس نے کھلے عام عمران کو مارشل آرٹ کے مقابلے کا چیلنج بھی کر دیا اور مشن کی تکمیل اس

چیلنج کے نتیجے پر چھوڑ دی گئی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران
سامنے عمران نے زارک سے مارشل آرٹ کا کھلے عام مقابلہ کیا۔ آ
مقابلے کا کیا نتیجہ نکلا اس کی تفصیل تو آپ ناول میں ہی پڑھ
گے البتہ اتنا ضرور بتا دوں کہ عمران کو اس مقابلے کے نتیجے میں ا
ہاتھوں دانش منزل سے زارک کی مطلوبہ فائل لا کر اس کے
کرنی پڑی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول ہر لحاظ سے آپ کو پسند آ
حسب دستور اپنی آرا سے مجھے ضرور مطلع کیجئے گا۔ لیکن ناول کے
سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

دنیا پور سے محترم شیر باز خان راندھے صاحب لکھتے ہیں۔ "سپر مائنڈ
بے حد پسند آیا ہے۔ یہ حقیقتاً ذہانت کا مقابلہ تھا اور اس ناول میں پہ
ایک ایسا ایجنٹ سامنے آیا ہے جس کے مقابلے میں عمران کو بھی زبر
ذہنی جنگ لڑنی پڑی ہے۔ بلیک تھنڈر کا یہ سلسلہ واقعی انتہائی منـ
اور شاندار جا رہا ہے کہ اس تنظیم کی طرف سے ہر فیلڈ کے انتہائی ما
ایجنٹ سامنے آ رہے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہ سلسلہ جاری رکھیں

محترم شیر باز خان راندھے صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کر
کا بے حد شکریہ۔ بلیک تھنڈر تنظیم کے ایجنٹ واقعی متنوع خصوصیا
کے مالک ہیں۔ اس لئے جب بھی اس تنظیم کا کوئی ایجنٹ سامنے آتا
تو عمران کو صحیح معنوں میں اس سے مقابلہ کرنا پڑ جاتا ہے۔ باقی ر
اس سلسلے کے جاری رکھنے کی بات تو اس کا انحصار تو بلیک تھنڈر
ہے کہ وہ آئندہ بھی کوئی ایجنٹ عمران کے مقابلے کے لئے بھیجتی۔
یا اتنے کو ہی کافی سمجھ کر خاموش ہو جاتی ہے۔ بہر حال امید ہے

... آپ بھی اور میں بھی دونوں دنیا میں ہی شامل ہیں۔

... جہک لالہ سے محترم ٹی۔ ایم ملک صاحب لکھتے ہیں۔
... کی تعریف اس لئے نہ کروں گا کہ اس کے لئے میرے پاس مناسب
... نہیں ہیں البتہ ایک گلہ ضرور ہے کہ اس ناول میں پہلی بار
... سروس کے ایک ممبر چوہان سے ایک جاندار، دلچسپ اور بے شمار
... کی مالک لڑکی شوکی ٹکرائی۔ لیکن آپ نے انتہائی آسانی سے چوہان
... شوکی سے چھڑوا دیا۔ مجھے یقین ہے کہ ایسا آپ نے زبردستی کیا ہو گا
... جس قسم کی لڑکی ہے وہ اتنی آسانی سے پیچھا چھوڑنے والوں میں
... سکتی۔ براہ کرم کسی اور ناول میں اسے ضرور سامنے لائیے۔"

... ایم ملک صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔
... بات درست ہے کہ شوکی آسانی سے چوہان کا پیچھا چھوڑنے
... نہیں تھی لیکن چوہان بھی اتنی آسانی سے قابو آنے والوں میں سے
... ہے آخر وہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہی رکن ہے۔ سار تو مشن کی
... تو واقعی چوہان پیچھا چھڑا جانے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اب
... محترمہ شوکی آئندہ کیا لائحہ عمل اختیار کرتی ہیں۔ آپ کی خواہش کا انحصار
... کے جذبے پر منحصر ہے اس لئے میرے ساتھ ساتھ آپ بھی فی الحال
... فرمائیے۔

... تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ سے محترم محمد طاہر غوری صاحب
... آپ سے ایک شکوہ ہے کہ پاکستان کے ہی نہیں بلکہ دنیا بھر
... کے ادیب ہونے کے باوجود آپ نے ابھی تک اپنا کوئی شاگرد
... کیونکہ موجودہ دور میں آپ کی شخصیت کو علیحدہ رکھ کر جاسوسی

ادب کا میدان معیار سے قطعی خالی نظر آتا ہے حالانکہ عمران جیسے شخص
بھی ٹائیگر کی صورت میں اپنا شاگرد پیدا کر لیا ہے۔"

محترم محمد طاہر غوری صاحب! خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک
آپ کے شکوے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں
کہ شاگرد پیدا نہیں کیے جاتے۔ شاگرد بنائے جاتے ہیں اور شاگرد بنانے
کے لئے ضروری ہے کہ شاگرد موجود ہو۔ جیسے ایک ماہر کوہ پیما کوہ پیمائی
سے دلچسپی رکھنے والوں کو کوہ پیمائی کے بارے میں ابتدائی لیکچر دے رہے
تھے تو انہوں نے سب سے پہلے کوہ پیمائی کے لئے ضروری سامان کی
فہرست بلیک بورڈ پر لکھنا شروع کی اور سب سے پہلا آئیٹم جو انہوں
نے بلیک بورڈ پر لکھا۔ وہ تھا "پہاڑ"۔ مطلب یہ کہ جب تک پہاڑ نہ ہو
تب تک کوہ پیمائی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ بس ایسی ہی صورت یہاں
بھی ہے کہ جب تک شاگرد نہ ہو گا تب تک اسے بنایا کیسے جا سکتا ہے
ورنہ اگر کوئی بنتا ہی نہیں ہے تو اس کا جواب شاعر کے اس مصرعے سے
دیا جا سکتا ہے کہ "لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا"۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

کیپٹن شکیل نے کار ہوٹل سراج کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور
اسے پارکنگ شیڈ کی طرف لے گیا۔ پارکنگ بوائے نے اسے سلام کیا اور
کار پارک کرنے میں کیپٹن شکیل کی مدد کی۔ کیپٹن شکیل چونکہ ہوٹل سراج
میں کھانا کھانے آتا تھا اس لئے روزانہ دو بار یہاں آنے کی وجہ سے ہوٹل
کا عملہ اس سے بخوبی واقف تھا۔ کار پارک کرنے کے بعد کیپٹن شکیل
اترا اور اس نے نہ صرف پارکنگ بوائے کا باقاعدہ شکریہ ادا کیا بلکہ
بیس روپے کا ایک نوٹ بھی اسے ٹپ میں دیا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
ہال کے مین گیٹ کی طرف بڑھتا گیا۔ دوپہر کا وقت تھا اور اسے بھوک
بھی خاصی لگی ہوئی تھی۔

ہال میں خاصا رش تھا۔ ہوٹل سراج اپنے لذیذ اور صاف ستھرے
کھانوں کی وجہ سے پورے دارالحکومت میں مشہور تھا۔ یہی وجہ تھی کہ باہر سے
کھانا کھانے والے افراد کھانے کے لئے حتی الوسع ہوٹل سراج کو ہی ترجیح

دیتے تھے۔ کیپٹن شکیل ایک کونے میں موجود اپنی مخصوص میز کی طرف بڑھتا گیا۔ میز چونکہ خاصی کونے میں تھی اس لئے وہ اکثر اُسے خالی ہی ملتی تھی اور اب بھی خالی ہی تھی۔ کیپٹن شکیل کے کرسی پر بیٹھتے ہی ویٹر تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس نے کیپٹن شکیل کو سلام کرنے کے بعد بڑے ادب سے ہاتھ میں پکڑا ہوا مینو اس کے سامنے رکھ دیا۔ کیپٹن شکیل نے مینو دیکھ کر اس پر نشانات لگائے اور مینو واپس ویٹر کو دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد میز پر کھانا لگا دیا گیا۔ اس دوران کیپٹن شکیل ساتھ ہی دیوار پر لگے ہوئے بیسن سے ہاتھ دھو چکا تھا اس لئے کھانا لگتے ہی وہ اطمینان سے کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔

"کیا آپ مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیں گے" ——— اچانک کیپٹن شکیل کے کانوں میں ایک مہذب آواز سنائی دی اور کیپٹن شکیل نے چونک کر اس طرف دیکھا۔ یہ ایک نوجوان تھا جس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔ چہرے مہرے سے وہ خاصا مہذب اور شریف لگ رہا تھا۔

"تشریف رکھیے! — کھانا کھائیں گے آپ" ——— کیپٹن شکیل گو عام طور پر کھانا کھاتے ہوئے کسی کی مداخلت پسند نہ کرتا تھا، لیکن نوجوان کے چہرے پر مہذب پن اور شرافت دیکھ کر اس نے اُسے نہ صرف بیٹھنے کی اجازت دے دی بلکہ کھانے کی دعوت بھی دے دی۔

"جی شکریہ! — فی الحال مجھے بھوک نہیں ہے — آپ کھانا کھا لیں۔ پھر اکٹھے چائے پئیں گے" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ایک بار پھر کھانے میں مصروف ہو گیا جب کہ وہ نوجوان خاموش بیٹھا رہا۔ کھانا ختم کر کے کیپٹن شکیل

نے ویٹر کو برتن لے جانے اور چائے لے آنے کے لئے کہا اور خود اٹھ کر واش بیسن پر ہاتھ دھونے چلا گیا۔ جب وہ ہاتھ دھو کر واپس آیا تو میز صاف ہو چکی تھی۔

"مجھے عامر سہیل کہتے ہیں" ——— نوجوان نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا۔

"میرا نام شکیل ہے" ——— کیپٹن شکیل نے رومال سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا۔

"پارکنگ میں کھڑی بلیو ڈاٹسن آپ کی ہے" ——— عامر نے کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں! — آپ کیوں پوچھ رہے ہیں اور آپ کو کیسے پتہ چلا کہ بلیو ڈاٹسن میری ہے" ——— کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں اب شکوک کے سائے پڑنے لگ گئے تھے کہ اس نوجوان کی آمد خالی از علت نہیں ہے۔

"میں نے پارکنگ والے سے پوچھا تھا۔ وہ آپ کا نام تو نہ جانتا تھا لیکن اس نے آپ کا لباس اور حلیہ تفصیل سے بتا دیا تھا" ——— عامر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ذرا کھل کر بات کریں — آپ نے کیوں پوچھا — وجہ" — کیپٹن شکیل کا لہجہ اس بار خاصا سخت تھا۔ لیکن عامر نے کوئی جواب نہ دیا کیونکہ ویٹر چائے کے برتن لگانے لگ گیا تھا۔ ویٹر کے جانے کے بعد عامر نے چائے کے دو کپ بنائے اور ایک کپ کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ کر دوسرا اس نے اپنے سامنے رکھ لیا۔

"میں اس محکمے میں ملازم ہوں جہاں کاریں رجسٹرڈ کی جاتی ہیں اور ایک بار ایک رجسٹر کی پڑتال کرتے ہوئے آپ کا نام میرے سامنے آیا تو میں چونک پڑا —— میں نے کار کا نمبر اور اس رجسٹر پر دیا ہوا آپ کا پتہ نوٹ کیا۔ لیکن اس پتے پر معلوم کیا تو پتہ چلا کہ آپ اس فلیٹ کو کافی عرصہ پہلے چھوڑ چکے ہیں اور وہاں کسی کو بھی آپ کی نئی رہائش گاہ کا علم نہ تھا۔ —— چنانچہ اب آپ کو تلاش کرنے کے لئے میرے پاس صرف ایک ہی کلیو رہ گیا تھا وہ تھا کار کا نمبر —— لیکن بس اتفاق ہی ہے کہ کافی تلاش کے باوجود اس نمبر کی کار مجھے کہیں نظر نہ آئی اور آج اتفاق سے پارکنگ میں بلیو ڈاٹسن کھڑی نظر آئی تو میں نے پارکنگ بوائے سے پوچھا اور یہاں چلا آیا —— مجھے خطرہ تھا کہ کہیں آپ نے کار فروخت نہ کر دی ہو کیونکہ اکثر لوگ کار خریدنے کے بعد محکمہ رجسٹریشن میں اسے اپنے نام نہیں کرواتے۔ لیکن جب آپ نے تعارف میں اپنا نام شکیل بتایا تو مجھے بے حد مسرت ہوئی کہ میں اپنی تلاش میں کامیاب ہو گیا ہوں" عامر نے چائے کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ تفصیل بتانی شروع کر دی لیکن جیسے جیسے وہ تفصیل بتاتا گیا کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات نمایاں ہوتے گئے۔

"لیکن آپ نے یہ نہیں بتایا کہ آخر آپ میرا نام پڑھ کر کیوں چونکے اور مجھے کیوں تلاش کر رہے ہیں" —— ؟ کیپٹن شکیل کا لہجہ اس بار خاصا سرد تھا اور نوجوان مسکرا دیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں —— واقعی آپ کو الجھن ہونی چاہیئے تھی۔ بہرحال میرا مقصد خدانخواستہ آپ کو کوئی تکلیف دینا نہ تھا۔ وہاں چونکہ آپ کے نام کے ساتھ ولدیت احسن علی لکھی ہوئی تھی۔ اس لئے میں چونکا تھا کیونکہ میرے دادا کا نام بھی احسن علی ہی ہے" —— نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"احسن علی کوئی ایسا نام تو نہیں ہے کہ جو کوئی خاص انفرادیت رکھتا ہو —— عام سا نام ہے یہ" —— کیپٹن شکیل ظاہر ہے نوجوان کی اس بات سے کیسے مطمئن ہو سکتا تھا۔

"واقعی عام سا نام ہے لیکن شکیل احمد ولد احسن علی میرے لئے عام بات نہیں ہو سکتی —— میرے والد کا نام عقیل احمد ولد احسن علی ہے" عامر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوہ! —— میں سمجھ گیا —— تو اس لئے آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ عقیل احمد میرے بڑے بھائی صاحب کا نام ضرور تھا لیکن انہوں نے [illegible] گئے تھے اس لئے معاف کیجیے گا آپ کی تلاش بے سود ثابت ہوئی —— میں آپ کا انکل نہیں ہوں" —— کیپٹن شکیل نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عامر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ کے بھائی کا انتقال گریٹ لینڈ میں ہی ہوا تھا نا" —— عامر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— وہ وہاں سفارت خانے میں ملٹری اتاشی تھے" —— کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

"یہ دیکھیئے یہ تصویر آپ کے بھائی صاحب کی ہے" —— عامر نے

جیب سے بٹوہ نکال کر اسے کھول کر اس کی سائیڈ پر لگے ہوئے فوٹو کو کیپٹن شکیل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل وہ فوٹو دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا ــــ واقعی فوٹو اس کے بڑے بھائی عقیل احمد کا ہی تھا۔

"یہ تو واقعی بھائی صاحب کی ہی تصویر ہے ــــ آپ کو کہاں سے ملی" ــــ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عامر نے مسکراتے ہوئے اس تصویر کے نیچے سے دو اور تصویریں باہر کھینچیں اور کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ تصویر دیکھیے۔ یہ بھی آپ کے بھائی صاحب کی ہے۔ ویسے یہ بتادوں کہ ان کے ساتھ موجود خاتون میری والدہ ہیں جہاں آرا بیگم" عامر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ واقعی یہ تصویر بھی بھائی صاحب کی ہے لیکن" ــــ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں اب الجھن کے ساتھ ساتھ انتہائی حیرت بھی موجود تھی۔

"آپ میرے حقیقی انکل ہیں ــــ آپ میرے ساتھ میرے گھر تشریف لے چلیں تو وہاں میں آپ کو گریٹ لینڈ کی طرف سے سرکاری طور پر تصدیق شدہ والدہ اور والد کا نکاح نامہ بھی دکھا سکتا ہوں ــــ گریٹ لینڈ کے قانون کے مطابق اس نکاح نامے پر والد اور والدہ کے تصدیق شدہ فوٹو بھی چسپاں ہیں اور شادی کے دوسرے فوٹو بھی موجود ہیں" ــــ عامر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ ہمیں تو یہی بتایا گیا تھا کہ انہوں نے کوئی شادی

نہیں کی۔ جب بھائی صاحب کی میت لینے میرے والد صاحب گریٹ لینڈ گئے تھے اس وقت آپ کی والدہ کہاں تھی اور یہ شادی کیسے چھپی رہ سکتی ہے" ــــ کیپٹن شکیل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"جب میرے والد صاحب کا انتقال ہوا تو میری عمر صرف چند ماہ تھی والدہ نے مجھے بتایا ہے کہ والد صاحب نے یہ شادی اپنے خاندان سے اس لئے خفیہ رکھ کر کی تھی کہ انہیں اپنے والد کی طرف سے مخالفت کا خطرہ تھا کیونکہ بقول میرے والد صاحب دادا صاحب صرف اپنے خاندان میں شادی کرنے کے قائل تھے ــــ والد صاحب کا انتقال ایک ایکسیڈنٹ میں ہوا تھا۔ والدہ کو انہوں نے ان کے والدین کے گھر ہی رکھا ہوا تھا اور انہوں نے اپنے دفتر میں بھی کسی کو اس شادی سے آگاہ نہ کیا تھا ــــ میری والدہ میرے نانا کے ساتھ دارالحکومت سے دو سو کلومیٹر دور ایک قصبے میں رہتی تھیں۔ میرے والد شکار کے شوقین تھے اور ہر ویک اینڈ پر شکار کے لئے جاتے تھے۔ ایک بار اس قصبے کے قریب جنگل میں وہ شکار کھیلتے ہوئے ایک گڑھے میں گر کر شدید زخمی ہو گئے میرے نانا جو اس جنگل کے فارسٹ آفیسر تھے انہوں نے انہیں زخمی حالت میں بیہوش پڑے دیکھا تو انہیں اٹھوا کر اپنے گھر لے آئے ان کی فوری طور پر بینڈیج کرائی اور پھر ان کے ہوش آنے پر انہیں ہسپتال میں داخل کرا دیا۔ جہاں وہ ایک ہفتے تک رہے ــــ میری والدہ اور نانا انسانی ہمدردی کی بنا پر ان کی تیمارداری کے لئے ہسپتال جاتے رہے۔ والد صاحب صحت یاب ہو کر واپس دارالحکومت چلے گئے لیکن ہر ویک اینڈ پر وہ میرے نانا کے گھر آنے لگے ــــ میری والدہ اکلوتی

لڑکی تھیں چنانچہ والد صاحب نے میرے نانا کو شادی کے لئے کہا اور
اپنے حالات بھی بتا دیئے چنانچہ نانا جی نے باقاعدہ شادی کر دی اور
اُسے باقاعدہ رجسٹرڈ کرایا۔ اس قصبے کے سارے لوگ اس شادی میں
شریک ہوئے ـــــ میرے والد کا کہنا تھا کہ وہ واپس پاکستان جا کر پہلے
اپنے والد یعنی میرے دادا صاحب کو منائیں گے پھر اس شادی کا اعلان
کریں گے لیکن قدرت نے انہیں مہلت ہی نہ دی اور وہ شادی کے
ڈیڑھ سال بعد وفات پا گئے۔ والدہ کو اطلاع تقریباً دو ہفتے بعد ہوئی
جب وہ ویک اینڈ پر والد صاحب مسلسل گھر نہ آئے تو انہوں نے سفارت خانے
فون کیا تھا تو وہاں سے پتہ چلا کہ وہ ایکسیڈنٹ میں وفات پا گئے ہیں
اور ان کی میت ان کے والد آ کر پاکستان لے گئے ہیں۔ والدہ رو پیٹ
کر خاموش ہو گئیں ظاہر ہے پاکستان جانے کا کوئی فائدہ نہ تھا کیونکہ دادا
صاحب انہیں قبول نہ کرتے۔ لیکن والدہ نے پھر شادی نہ کی اور میری پرورش
کرتی رہیں۔ اس کے بعد نانا جی بھی وفات پا گئے تو والدہ مجھے لے کر
پاکستان آ گئیں ـــ میں نے بڑے ہو کر والد صاحب کی ذاتی ڈائری جو
انہوں نے والدہ کے پاس ہی رکھی ہوئی تھی اور ویک اینڈ پر آ کر یہاں
ہی لکھتے تھے، پڑھی تو اس میں انہوں نے اپنے والد کا ذکر کرنے کے
ساتھ ساتھ اپنے چھوٹے بھائی کا بھی ذکر کیا لیکن کوئی تفصیلات وغیرہ
نہ لکھی ہوئی تھیں اس لئے میں باوجود چاہنے کے آپ کو تلاش نہ کر سکا۔
اس کے بعد جب اچانک رجسٹر میں آپ کا نام اور ولدیت میں دادا جی کا
نام دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ ہی میرے حقیقی انکل ہیں" ـــــ عامر نے
تفصیل سے سارے حالات بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ کسی حد تک قابل قبول
ہو سکتا ہے۔ لیکن اب تم کیا چاہتے ہو" ـــ کیپٹن شکیل نے سرد لہجے
میں پوچھا۔ اس کے ذہن میں فوراً یہ خیال آیا تھا کہ یہ نوجوان ہو سکتا
ہے کسی خاص غرض کے لئے اس کے گرد کوئی جال تیار کر رہا ہو۔
"سوری انکل! ـــ بس آپ سے ملاقات ہو گئی یہی کافی ہے۔
ویسے آپ کے اس سرد مہرانہ لہجے نے مجھے دلی تکلیف پہنچائی ہے۔ یہ
میرا کارڈ ہے۔ کبھی آپ کے دل میں اپنے بھتیجے کی یاد آئے تو فون کر دیجئے
میں چونکہ بچپن سے باپ کی محبت اور شفقت سے محروم رہا ہوں اس
لئے میرے دل میں ایک بہت بڑا خلا ہے اور اس خلا کو پُر کرنے کے لئے
میں آپ کو تلاش کرتا رہا۔ لیکن ـــــ بہرحال ٹھیک ہے۔ خدا حافظ"
نوجوان نے قدرے گلوگیر لہجے میں کہا اور ایک کارڈ کیپٹن شکیل کے سامنے
رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ
گیا۔ کیپٹن شکیل خاموش بیٹھا اُسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ اس کے
ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ عامر کے جانے کے بعد اس نے ایک طویل سانس
لیا اور پھر کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگا۔ اس میں عامر کے دفتر کے پتہ کے ساتھ
ساتھ اس کے گھر کا پتہ بھی درج تھا۔
"میں پوری انکوائری کروں گا ـــ میری مجبوری ہے عامر" ـــــ
کیپٹن شکیل نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کارڈ جیب میں رکھ کر اس نے
جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور پھر تیز تیز
قدم اٹھاتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔
کار کو مخصوص گیراج میں بند کر کے جب وہ اپنے فلیٹ کی طرف بڑھنے

لگا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسی لمحے اس نے صفدر کی کار کو عمارت کے کمپاؤنڈ میں مڑتے ہوتے دیکھا ظاہر ہے صفدر اس سے ملنے آرہا تھا چنانچہ وہ رُک گیا۔

"کھانا کھا کر آرہے ہوگے"۔۔۔۔ صفدر نے کار ایک سائیڈ پر پارک کرکے اس کی طرف بڑھتے ہوتے مسکرا کر کہا۔

"ہاں!۔۔ تم نے کھانا ہو تو دوبارہ چلے چلتے ہیں"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوتے کہا۔

"ارے نہیں۔۔۔ میں نے تو کافی دیر پہلے کھانا کھایا تھا۔ البتہ چائے ضرور پیئوں گا اور اسی لئے آیا ہوں"۔۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوتے کہا اور وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ میں پہنچ گئے۔ کیپٹن شکیل چائے خود بناتا تھا چنانچہ اس نے دو کپ چائے تیار کی اور ایک کپ صفدر کے سامنے رکھ کر وہ خود بھی دوسرا کپ لے کر بیٹھ گیا۔

"کیا بات ہے کیپٹن شکیل!۔۔۔ تم کچھ اُلجھے اُلجھے سے لگ رہے ہو"۔۔۔۔ صفدر نے چائے کی چسکی لیتے ہوتے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

"ایک بھتیجا پیدا ہوگیا ہے اس لئے اُلجھ گیا ہوں"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوتے کہا تو صفدر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب!۔۔۔ بھتیجا پیدا ہوگیا ہے۔۔۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں بھی نہیں سمجھا۔ اسی لئے تو ذہنی طور پر اُلجھ گیا ہوں۔۔۔ یہ دیکھو کارڈ۔۔۔ ان صاحب کا دعویٰ ہے کہ یہ میرے حقیقی بھتیجے ہیں"۔

[illegible]ل نے جیب سے وہی کارڈ جو اُسے ہوٹل میں عامر سہیل نے [illegible] کال کر صفدر کے سامنے رکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی [illegible]نے ہوٹل میں کھانا کھانے، عامر سہیل کے اس کی میز تک آنے اور [illegible]ے ہونے والی تمام گفتگو دوہرا دی۔

[illegible]ادائی تو قابل قبول ہے۔ اکثر ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔۔ پھر اس کے [illegible] ذہنی بھی ہیں اور بقول اس کے دستاویزی ثبوت بھی ہے۔۔۔ [illegible] کیا اس کی شکل میں تمہیں اپنے بھائی کی جھلک دکھائی دی ہے"۔ [illegible] نے کہا۔

[illegible]ن دیکھنے کی میں بھی خواہش رکھتا تھا۔ اگر مجھے بھائی صاحب مرحوم [illegible] کی جھلک اس کے چہرے میں نظر آجاتی تو شاید میں وہیں ہوٹل [illegible] اُسے گلے لگالیتا۔۔۔۔ لیکن ایسی کوئی بات نہ تھی"۔۔۔۔ کیپٹن [illegible]یل نے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ سوچنے کی ہے کہ کیا اس کی تمہیں تلاش کرنے کا [illegible]صد صرف بقول اس کے باپ کی محبت کا خلا پُر کرنا تھا۔۔۔۔ یا [illegible]کے پیچھے کوئی اور سلسلہ ہے۔۔۔۔ کہیں جائیداد کا چکر نہ ہو"۔۔۔ [illegible] صفدر نے کہا۔

"نہیں۔۔ جائیداد کا کوئی سلسلہ نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جائیداد نام کی کوئی [illegible] شروع سے ہی ہمارے پاس نہیں تھی اور نہ ہی والد مرحوم، صاحبِ [illegible]یداد ہونا پسند کرتے تھے۔ ان کے نظریے کے مطابق جائیداد [illegible]یاں اور دشمنیاں پیدا کرتی ہے اس لئے وہ صرف نقد رقم بچانے [illegible] ال تھے۔۔۔۔ انہوں نے ہم دونوں بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

اور خود ساری عمر کرائے کے مکان میں رہے۔ جب بڑے بھائی صاحب
فوت ہوئے تو اس کے کچھ دنوں بعد والدہ بھی وفات پا گئیں اور پھر
والد بھی ــــ میں ان دنوں پڑھتا تھا اور ہوسٹل میں رہتا تھا اس
لئے وہیں رہا۔ بہن کوئی نہیں تھی اور باقی رشتہ داروں سے ویسے بھی
والد صاحب کی نہ بنتی تھی۔ وہ اپنے نظریات کے شدت سے قائل تھے
اس لئے مسئلہ ختم ــــ میں وہیں ہوسٹل میں ہی رہا۔ تعلیم ختم
کے بعد فوج جوائن کر لی اور وہاں سے یہاں سیکرٹ سروس" ــــ کیپٹن
شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے اس عامر سہیل کا خیال ہو کہ اس کے دادا کی کوئی وسیع
جائیداد ہو گی" ــــ صفدر نے کہا۔

"نہیں ــــ بڑے بھائی صاحب اس معاملے میں بالکل والد صاحب
جیسا نظریہ رکھتے تھے اس لئے لازماً انہوں نے اگر واقعی شادی کی ہو
تو اپنی بیوی اور اس کے والد کو سب کچھ کھل کر بتا دیا ہو گا وہ ایسے
ہی آدمی تھے ــــ اور یہ بات بھی درست ہے کہ ان کی یہ شادی
قطعی والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو پسند نہ آتی اور اگر انہیں بھائی
صاحب کی شادی کا علم ہو جاتا تو شاید وہ ساری عمر کے لئے اس کی
شکل تک دیکھنے کے بھی روادار نہ ہوتے۔ وہ ایسے ہی کٹر خیالات کے
لوگ تھے" ــــ کیپٹن شکیل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صفدر نے
سر ہلا دیا۔

"میں معلوم کرتا ہوں۔ اس کارڈ میں رہائشی فون نمبر بھی درج ہے"
صفدر نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور کارڈ پر لکھے ہوئے

نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ــ عامر سہیل بول رہا ہوں" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نوجوان آواز سنائی دی۔

"مبارک ہو عامر سہیل صاحب ــــ شکیل صاحب واقعی وسیع خاندانی
جائیداد کے مالک ہیں ــــ آپ نے خوب بیوقوف بنایا ہے انہیں ــــ
لیکن ایک بات بتا دوں کہ میرا حصہ دیئے بغیر آپ اپنے مقصد میں کامیاب
نہ ہو سکیں گے" ــــ صفدر نے آواز بدلتے ہوئے کہا۔

"آپ کون صاحب بول رہے ہیں" ــــ؟ دوسری طرف سے
عامر سہیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے فی الحال آپ خدائی فوجدار ہی سمجھ لیں ــــ میں شکیل صاحب
کو اچھی طرح جانتا ہوں اور اتفاق سے آپ کے ساتھ والی میز پر میں بھی
کھانا کھا رہا تھا اس لئے میں نے آپ دونوں کے درمیان ہونے والی
ساری گفتگو سن لی تھی اور پھر میں آپ کے پیچھے آپ کے گھر تک بھی آیا۔
کیونکہ میرا تو دھندہ ہی یہی ہے ــــ ویسے ایک بات ہے آپ نے
ثبوت بڑی محنت سے تیار کئے ہیں" ــــ صفدر نے کہا۔

"آپ جو کوئی بھی ہیں آئندہ مجھے فون کرنے کی کوشش نہ کیجئے گا
مجھے انکل کی جائیداد سے کوئی دلچسپی نہیں ہے کیونکہ میرے پاس میری
والدہ اور نانا کی وسیع جائیداد بھی موجود ہے اور میں خود بھی کماتا ہوں
جہاں تک ثبوت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں بھی آپ کو فکر کرنے کی
ضرورت نہیں۔ اس لئے کہ یہ ثبوت جعلی نہیں ہیں" ــــ دوسری طرف
سے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور

رکھ دیا گیا۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو واقعی تمہارا بھتیجا ہی ثابت ہو رہا ہے ـــــ بہر حال اگر واقعی وہ تمہارا بھتیجا ہے تو تمہیں کیا پریشانی ہے۔ تمہیں تو خوش ہونا چاہیے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا پریشانی ہو سکتی ہے۔ ایک الجھن ہے ـــــ ٹھیک ہے ابھی تو آغاز ہے۔ دیکھو آئندہ کیا ہوتا ہے ـــــ اگر وہ اصل ہے تب بھی پتہ لگ جائے گا ـــــ اور اگر نقلی ہے تب بھی اس کا اصل مقصد سامنے آ ہی جائے گا" ـــــ کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم اگر اجازت دو تو میں اس سلسلے میں مکمل انکوائری کروں" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ضرور کرو لیکن میری طرف سے نہیں ـــــ اپنی طرف سے" ـــــ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کارڈ جیب میں رکھ لیا اور اس کے بعد وہ دوسری باتوں میں مصروف ہو گئے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر نیم دراز بڑی بڑی مونچھوں اور بارعب چہرے والے مضبوط جسم کے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ـــــ بولنے والے کے لہجے میں بھی رعب کا تاثر موجود تھا۔

"عامر بول رہا ہوں جناب" ـــــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو" ـــــ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"کیپٹن شکیل صاحب سے ہوٹل میں ملاقات ہو گئی ہے اور میں نے اسے کارڈ دے دیا ہے ـــــ ویسے یہ انتہائی سرد مہر قسم کا آدمی ہے۔ اس نے کوئی جذباتیت ظاہر ہی نہیں کی۔ اس کے بعد میں گھر آیا۔ پھر ایک آدمی کا فون آیا اور اس نے مجھے اس پوائنٹ پر بلیک میل

کرنے کی کوشش کی" ___ عامر نے کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ" ___ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار مگر سرد لہجے میں پوچھا اور جواب میں عامر نے کیپٹن شکیل سے ہونے والی بات چیت کے ساتھ ساتھ فون کرنے والے کی تمام باتیں بھی بتا دیں۔

"فکر مت کرو ___ وہ بلیک میلر یقیناً کیپٹن شکیل کا کوئی ساتھی ہوگا۔ اس نے تمہیں چیک کرنے کے لئے یہ ساری بات چیت کی ہوگی ___ مجھے رپورٹ مل چکی ہے کہ کیپٹن شکیل کی رہائش گاہ پر ایک اور آدمی بھی موجود ہے" ___ سردار احمد جان نے اسی طرح سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ___ دوسری طرف سے عامر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سردار احمد جان نے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور سائیڈ میز پر رکھی ہوئی الیکٹرک بیل کا بٹن دبا دیا۔

"یس سر" ___ دروازہ کھول کر ایک مقامی نوجوان نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"ربانی کو بلاؤ" ___ سردار احمد جان نے کہا اور نوجوان خاموشی سے واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد ایک بار پھر دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر خاصا قیمتی سوٹ تھا۔ جسامت کے لحاظ سے بھی وہ طاقتور اور فیلڈ کا آدمی لگ رہا تھا۔

"یس باس" ___ آنے والے نے قریب آکر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو ربانی" ___ سردار احمد جان نے کہا اور وہ سامنے رکھی کرسی پر

مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

"سر سلطان والے کام کی کیا رپورٹ ہے" ___؟ سردار احمد جان نے اپنے مخصوص رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"باس ___ سر سلطان سے ملاقات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ان کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہ ہے۔ لیکن وہ آپ کے پیغام کا احترام کرتے ہیں اس لئے وہ کوشش کریں گے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک آپ کا مسئلہ پہنچ جائے" ___ ربانی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"عمران کا پتہ چلا کہ وہ کہاں گیا ہوا ہے" ___ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں پوچھا۔

"جناب! ___ اس کے باورچی کا کہنا ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ شہر سے باہر گئے ہوئے ہیں ___ یہ معلوم نہیں کہ ان کی واپسی کب ہوگی میں نے آپ کا خط اسے دے دیا ہے اور باورچی نے وعدہ کیا ہے کہ جیسے ہی عمران آئے گا آپ کا خط اسے فوراً دے دیا جائے گا" ___ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ___ ٹھیک ہے جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا ___ اگر یہ کیپٹن شکیل واقعی سیکرٹ سروس کا رکن ہے تو پھر کوئی بھی جوابی ردعمل اس کی طرف سے ہو سکتا ہے ___ بس تم نے فی الحال انہیں نظروں میں رکھنا ہے" ___ سردار احمد جان نے کہا۔

"یس باس" ___ ربانی نے کہا اور سردار احمد جان نے سر ہلاتے ہوئے اسے جانے کا اشارہ کیا تو ربانی کرسی سے اٹھا اور سلام کرکے کمرے سے

باہر چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد سردار احمد جان نے میز پر رکھی ہوئی ایک فائل اٹھائی اور ابھی اُسے کھولنے ہی لگا تھا کہ میز پر رکھے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ"۔۔۔ سردار احمد جان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

"ایم بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک سرد اور بھاری سی آواز سنائی دی۔

"اوہ۔ یس باس"۔۔۔ سردار احمد جان نہ صرف یکلخت چونک کر سیدھا ہو گیا بلکہ اس کا لہجہ بھی قدرے مودبانہ ہو گیا۔

"کیا پراگریس ہے مشن کی"۔۔۔؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"باس!۔۔۔ کام جاری ہے۔ ابھی تک تو حالات امید افزا ہیں۔ عمران دارالحکومت میں موجود نہیں ہے لیکن اسی دوران کیپٹن شکیل کا ایک ساتھی صفدر سامنے آ چکا ہے اور مجھے یقین ہے کہ زیادہ سے زیادہ چند روز میں باقی سیکرٹ سروس بھی سامنے آ جائے گی"۔۔۔ احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکرٹ سروس کے چیف کے بارے میں کوئی کلیو ملا۔۔۔ اصل مسئلہ تو اس کا ہے"۔۔۔؟ ایم نے پوچھا۔

"سر سلطان پر کام شروع کر دیا ہے دیکھیئے کیا رزلٹ سامنے آتا ہے۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں سردار احمد جان کبھی اپنے مشن میں ناکام نہیں ہوا"۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ مجھے یقین ہے۔ بس اس عمران کا خیال رکھنا۔ وہ انتہائی

خطرناک آدمی ہے"۔۔۔ ایم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر۔۔۔ میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں"۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیا اور دوسری طرف سے "او کے"۔۔۔ کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن ابھی اس نے رسیور رکھ کر فائل کو کھولا ہی تھا کہ ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی اور اس نے ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ اس بار اس نے صرف یس کہنے پر ہی اکتفا کیا۔

"میں پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ بول رہا ہوں۔۔۔ سیکرٹری صاحب سردار احمد جان صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ سردار احمد جان بول رہا ہوں۔۔۔ بات کرائیے"۔۔۔ سردار احمد جان نے بارعب لہجے میں کہا۔

"سردار احمد جان صاحب!۔۔۔ میں سلطان بول رہا ہوں سیکرٹری خارجہ"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھی ایک بارعب سی آواز سنائی دی۔

"میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے ہمارے مسئلے کو اہمیت دی"۔۔۔ سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ ہمارے معزز دوست ہیں۔ میں نے آپ کا معاملہ صدر مملکت کے گوش گذار کر دیا ہے۔ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا تعلق براہ راست صدر مملکت سے ہے اس لئے یقیناً آپ کا معاملہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ جائے گا۔ اس کے بعد سیکرٹ سروس

کے چیف نے مناسب سمجھا تو آپ سے رابطہ کرے گا ـــــ بہرحال میں
ذاتی طور پر جو کچھ کر سکتا تھا وہ میں نے کر دیا ہے. ایک بات اور ہے.
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کا خصوصی نمائندہ ایک نوجوان علی عمران ہے
اگر آپ کہیں تو میں ان سے بات کروں" ـــــ سر سلطان نے کہا.

"اوہ! ـــ آپ کو تکلیف ہوئی، معذرت خواہ ہوں ـــ علی عمران صاحب
کی تو ویسے ہی بڑی شہرت ہے. میں نے انہیں براہ راست خط لکھا ہے
اور ملاقات چاہی ہے لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ شہر سے باہر گئے ہوئے
ہیں ـــ اگر آپ کے تعلقات ان سے ہوں تو ضرور ہماری سفارش کر
دیجیئے گا" ـــــ سردار احمد جان نے کہا.

"بہتر ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ
ختم ہو گیا. سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا. اس کے چہرے
پر طنزیہ سی مسکراہٹ ابھر آئی تھی.

عمران نے خط کھولا اور اسے پڑھتے ہوئے اس کی پیشانی پر شکنیں
ں ابھر آئیں وہ چار روز بعد دارالحکومت واپس آیا تھا. والدہ کے اصرار پر اسے
ارالحکومت سے بہت دور کسی عزیز کی شادی میں جانا پڑا تھا. وہ رات کو
ی واپس آ گیا تھا لیکن رات کو والدہ نے نہ آنے دیا اس لئے وہ وہیں کوٹھی
یں ہی سو گیا اور اب صبح وہ ناشتہ کر کے جیسے ہی فلیٹ میں آیا سلیمان نے
ط اسے پکڑا دیا.

"سردار احمد جان" ـــــ عمران نے خط کے آخر میں لکھا ہوا نام پڑھ کر
بڑبڑاتے ہوئے کہا. اس کی نظریں ایک بار پھر خط پر پھسلنے لگیں. خط ایک
نفیس اور انتہائی قیمتی کاغذ پر لکھا گیا تھا جس پر سردار احمد جان کے الفاظ
ارن تھے اور ساتھ ہی ایک مشہور قبیلے کا حوالہ بھی تھا جو پاکیشیا سے ملحقہ آزاد
لاقے میں رہتا تھا لیکن پاکیشیا سے اس کے تعلقات بے حد اچھے تھے. خط میں
اتی ملاقات کی استدعا کی گئی تھی اور ساتھ ہی دارالحکومت کی ایک ایسی کالونی

کا پتہ دیا گیا تھا جہاں امرا کی رہائش تھی۔ عمران کے لئے یہ نام نیا تھا اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ یہ کون صاحب ہو سکتے ہیں اور وہ کیوں ذاتی ملاقات چاہتے ہیں۔؟

اسی لمحے سلیمان چائے کے برتن اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے چائے کا کپ بنا کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"صاحب! ــــ سر سلطان کا فون آیا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ جیسے ہی آئیں انہیں فوری فون کریں ــــ کوئی اہم معاملہ ہے" ــــ سلیمان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر باقی برتن اٹھائے خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران کا موڈ ایسا تھا کہ اسے سنجیدگی اختیار کرنا پڑی تھی۔

عمران نے خط میز پر رکھا اور پھر چائے کا کپ اٹھا کر اس کی چسکیاں لینے لگا۔ اس کا ذہن مسلسل اس سردار احمد جان کے متعلق سوچ رہا تھا لیکن چائے ختم ہو جانے کے باوجود جب اسے سردار احمد جان سے کبھی کسی ملاقات کے بارے میں یاد نہ آیا تو اس نے کپ میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس ــ پی۔ اے ٹو سیکرٹری خارجہ" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ــــ سر سلطان سے بات کراؤ" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز رسیور سے سنائی دی۔

"ہیلو عمران بیٹے! ــــ تم آگئے شادی سے واپس" ــــ سر سلطان

[illegible] ہوا تھا۔

"جی ہاں! ــــ لیکن خالی آیا ہوں۔ میں نے تو سنا تھا کہ شادی پر جاؤ تو [illegible] میں ایک عدد حور ساتھ بھیج دی جاتی ہے لیکن وہاں تو لیس دو چھوہارے [illegible] میں آئے اور وہ بھی پہلے مشین گن کی گولیوں کی طرح سر سے ٹکراتے [illegible] گرے تو میں نے ثبوت کے طور پر اٹھا لئے کہ کہیں واپسی میں [illegible] پکڑ جاتے اور پولیس نے روک کر پوچھا کہ کہاں سے آ رہے ہو تو چھوہارے [illegible] زبان چھڑوا لونگا" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دوسری [illegible] سے سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"تمہیں سردار احمد جان کا خط مل گیا ہے ــــ؟" سر سلطان نے کہا [illegible] عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہاں! ــــ ابھی سلیمان نے دیا ہے ــــ ویسے سر سلطان! ــــ ہم [illegible] تو یہ آزاد علاقے والے زیادہ امیر ہیں۔ ایسا نفیس اور قیمتی کاغذ ہے کہ ہمارے ہاں تو کرنسی نوٹ ایسے کاغذ پر بھی نہیں چھپتے اور وہ لوگ ایسے خط [illegible] کے لئے استعمال کرتے ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ کیا مطلب! ــــ کیا تم اس کاغذ کی وجہ سے کوئی اہم بات [illegible] رہے ہو" ــــ سر سلطان کا لہجہ چونکنے والا تھا۔

"اہم بات کیا ہو سکتی ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ یہ علاقے بنجر اور دشوار گذار [illegible] کی وجہ سے غریب ہوں گے۔ لیکن کاغذ دیکھ کر تو یہی معلوم ہوتا [illegible] کہ وہاں کے لوگ بے شک غریب ہوں لیکن کم از کم سردار احمد جان [illegible] نہیں ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے ــــ بہرحال سردار احمد جان جس قبیلے کا

سردار ہے وہ اس علاقے کا سب سے طاقت ور اہم اور بڑا قبیلہ ہے۔
قبیلے کے سربراہ کا نام سردار گل جان ہے۔ سردار احمد جان اس کا بیٹا ہے
حکومت کے ساتھ سردار گل جان کے انتہائی اچھے تعلقات ہیں۔ ویسے
بھی سردار گل جان پاکیشیا کو اپنا وطن سمجھتے ہیں اس لئے سردار احمد جان
بھی ہمارے لئے انتہائی محترم ہیں ۔۔۔ ان کا ایک آدمی میرے پاس
آیا تھا اس نے مجھے سردار احمد جان کی طرف سے پیغام دیا ہے کہ اچا
اچانک ان کے مخالف قبیلے کے پاس انتہائی جدید ترین اسلحہ نظر آنے
لگ گیا ہے اور یہ قبیلہ در پردہ روسیاہ اور کافرستان کا حمایتی ہے ان
کے مطابق ایسی مصدقہ اطلاعات ملی ہیں کہ اس قبیلے نے اپنے علاقے
میں جدید ترین اسلحے کے بڑے بڑے سٹور قائم کر لئے ہیں اور اگر
سٹور قائم رہے تو ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس اسلحے کے زور پر سر
احمد جان کے قبیلے کو ہلاک کر کے سارے علاقے پر قبضہ کر لیں اس
طرح یہ سارا آزاد علاقہ نہ صرف روسیاہ اور کافرستان کی گود میں چ
جائے گا بلکہ اس سے پاکیشیا کے مفادات اور دفاع کو بھی شد
خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔ چونکہ وہ خود اس قبیلے کے علاقے میں
نہیں جا سکتے اس لئے ان کی خواہش ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس
کے ان خفیہ سٹورز کو تلاش کر کے تباہ کر دے۔ وہ سیکرٹ سروس کی
ہر طرح سے امداد کرنے کے لئے تیار ہیں۔ چونکہ معاہدے کے مطابق
پاکیشیا آزاد علاقے میں براہ راست مداخلت نہیں کر سکتا اس لئے
سیکرٹ سروس ہی یہ کام کر سکتی ہے ۔۔۔ چونکہ تم دارالحکومت میں
موجود نہ تھے اس لئے میں نے سردار احمد جان کو فون پر یہ کہہ کر ٹال

کہ معاملہ صدر مملکت کے نوٹس میں دے دیا گیا ہے اور وہاں سے
پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہنچ جائے گا پھر اس کا چیف جو فیصلہ کرے
گا وہ آپ تک پہنچ جائے گا۔ ساتھ ہی میں نے سردار احمد جان کو یہ
مشورہ بھی دیا کہ وہ اس معاملے میں تم سے مل لے کیونکہ تم ایکسٹو کے
خصوصی نمائندے ہو تو اس نے بتایا کہ اس نے براہ راست تمہیں بھی خط
لکھ دیا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویسے سر سلطان! اگر سردار احمد جان نے جو کچھ کہا ہے اگر وہ
واقعی درست ہے تو اس سے پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کو خطرات
تو لاحق ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ اور اس بات پر مجھے بے حد تشویش ہے" ۔۔۔ سر سلطان
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں چیک کر لوں گا" ۔۔۔ عمران نے
کہا اور دوسری طرف سے خدا حافظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور ایک بار
پھر خط اٹھا کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔ لیکن اس بار وہ خاص طور پر
کاغذ کو چیک کر رہا تھا پھر اس نے خط بند کر کے جیب میں ڈالا اور اٹھ کر
ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس بدل کر وہ فلیٹ سے باہر آیا اور
چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت کی پیپر مارکیٹ کی طرف
بڑھی جا رہی تھی۔ سر سلطان سے تو اس نے بس مذاق میں کاغذ کے بارے
میں بات کر دی تھی لیکن سر سلطان کے چونکنے پر اس کے ذہن میں
بھی ایک خلش سی پیدا ہو گئی تھی اور وہ سردار احمد جان سے ملنے سے
پہلے اس کاغذ کے بارے میں معلومات حاصل کر لینا چاہتا تھا کیونکہ کاغذ

واقعی خصوصی قسم کا ہے۔ عام طور پر ایسا کاغذ دیکھنے میں نہ آتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار کاغذ کی ایک بڑی دکان کے سامنے روکی اور پھر نیچے اُتر کر وہ دکان پر پہنچ گیا۔ دکان میں ہر طرف مختلف قسموں کے کاغذوں کے بڑے بڑے رول موجود تھے۔

"جی فرمائیے" ــــ ایک سیلز مین نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کسی ایسے آدمی سے ملنا ہے جو کاغذ کی کوالٹی اور دنیا بھر میں بنائے جانے والے خصوصی کاغذوں کے بارے میں مہارت کا درجہ رکھتا ہو" ــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ مینجر صاحب سے مل لیں ــــ وہی اس بارے میں کچھ بتا سکیں گے" ــــ سیلز مین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک سائیڈ پر بنے ہوئے دروازے کی طرف اشارہ کر دیا جس پر مینجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ عمران سر ہلاتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ایک خاصا بڑا دفتر نما کمرہ تھا جس میں انتہائی قیمتی دفتری فرنیچر موجود تھا۔ ایک بڑی میز کے پیچھے ایک اُدھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ عمران کو اندر آتے دیکھ کر چونک پڑا۔

"فرمائیے جناب" ــــ مینجر نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"فرماتے ہیں ــــ آخر آپ کو فرمائش سننے کی اتنی بھی کیا جلدی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اطمینان سے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔

"ہمارا تو کام ہی آپ جیسے معزز افراد کی خدمت کرنا ہے جناب" ــــ مینجر نے کہا۔ وہ واقعی انتہائی ہوشیار کاروباری آدمی تھا اور پھر عمران

نے سیلز مین سے کہی ہوئی بات اس مینجر کے سامنے بھی دوہرا دی۔

"مجھے پینتالیس سال ہو گئے ہیں اس کاروبار سے منسلک ہوئے اور اس کاروبار کے سلسلے میں پوری دنیا بھی گھوم چکا ہوں ــــ آپ فرمائیں آپ کا مسئلہ کیا ہے ــــ؟ میں کوشش کروں گا کہ آپ کی خدمت کر سکوں" ــــ مینجر نے اسی طرح کاروباری لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران نے جیب سے سردار احمد حبان کا خط نکال کر اسے مینجر کے سامنے رکھ دیا۔

"مجھے یہ بتائیے کہ یہ کاغذ کس ملک کا بنا ہوا ہے اور کس کام آتا ہے؟" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

مینجر نے کاغذ اٹھایا اور اس کا کونہ انگلیوں کے درمیان آہستگی سے ملا اور پھر کاغذ کو ٹیبل لیمپ کے بلب کے سامنے کر کے اُسے غور سے دیکھنے لگا۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ کاغذ کے درمیان بنے ہوئے مخصوص واٹر مارک کو چیک کر رہا ہے۔ لیکن وہ پہلے ہی چیک کر چکا تھا کہ اس کاغذ میں واٹر مارک موجود نہیں ہے بلکہ اس میں ہلکی ہلکی پارے جیسی لہریں نظر آتی تھیں۔

"یہ کاغذ آپ کو کہاں سے ملا ہے جناب" ــــ؟ مینجر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"سڑک پر پڑا ہوا تھا" ــــ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا تو مینجر نے ایک لمحے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر اس نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا اور پھر ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"مجھے افسوس ہے جناب! ــــ یہ کوئی خاص قسم کا کاغذ ہے۔ میں

نے ایسا کاغذ پہلے کبھی نہیں دیکھا" ـــــ مینجر نے اس بار خشک لہجے
کہا اور خط واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔
عمران نے خط لے کر اسے جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے چند
وزیٹنگ کارڈ نکال کر اس نے ان میں سے ایک کارڈ مینجر کے سامنے
رکھ دیا۔
"آپ اپنے آپ کو حراست میں سمجھیں اور میرے ساتھ ہیڈ کوارٹر چلیں"
عمران نے انتہائی خشک لہجے میں کہا اور باقی کارڈ جیب میں ڈالنے کے
بعد اس نے اندرونی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت
بے پناہ سرد مہری تھی۔
"کک ـ کک ـ کیا فرما رہے ہیں آپ" ـــــ مینجر کا چہرہ یکلخت
ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔ کارڈ پر لکھے ہوئے عمران کے عہدے ڈپٹی ڈائر
سنٹرل انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریو
نے اس کی حالت واقعی یکلخت انتہائی خراب کر دی تھی۔
"میں درست کہہ رہا ہوں ـــ اٹھیں، ورنہ آپ کو ہتھکڑی پہنا کر
لے جایا جا سکتا ہے" ـــــ عمران کا لہجہ اور زیادہ خشک ہو گیا۔
"مم ـ مم ـ مگر جناب! ـــ میرا قصور جناب" ـــ مینجر کی حا
قابل رحم حد تک خراب ہو گئی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ ابھی بیہ
ہو کر گر پڑے گا۔
"قصور یہ ہے کہ آپ نے وہ معلومات جو حکومت کو چاہئے تھیں
جان بوجھ کر چھپائی ہے اور یہ بہت سنگین جرم ہے ـــــ آپ
چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ آپ اس کاغذ کے بارے میں معلوما

لیت ہیں لیکن آپ نے جان بوجھ کر اس بات سے انکار کر دیا ہے"۔
عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"ج ـ جناب! ـــ میں معافی چاہتا ہوں ـــ آپ نے پہلے
اپنا تعارف نہیں کرایا ـــ میں کاروباری آدمی ہوں اس لئے میں
کسی الجھن میں نہیں پھنسنا چاہتا تھا ـــــ لیکن اب اگر یہ سرکاری
معاملہ ہے تو میں ہر ممکن تعاون کروں گا ـــــ اگر میری معلومات
سے حکومت کو فائدہ پہنچ سکتا ہے تو مجھے بے حد مسرت ہو گی جناب"۔
مینجر نے جلدی جلدی بولتے ہوئے کہا۔
"ایسی صورت میں حکومت آپ کی مشکور ہو گی ـــ لیکن یہ سوچ
لیجئے کہ اگر آپ نے جھوٹ بولنے یا کچھ چھپانے کی کوشش کی تو پھر"
عمران نے لہجے کو اور زیادہ سخت بناتے ہوئے کہا وہ ان کاروباری افراد
کی نفسیات کو سمجھتا تھا اس لئے جان بوجھ کر ایسی باتیں کر رہا تھا۔
"نہیں جناب ـــ میں شریف اور محب وطن شہری ہوں ـــ یہ
کاغذ جو آپ نے مجھے دکھایا ہے دراصل یہ کاغذ رُوسیاہ میں بننے
والا ایک مخصوص کاغذ ہے۔ اس کاغذ کے اندر آپ کو پارے کی طرح
جو لہریں نظر آ رہی ہیں یہ ایک خاص قسم کی گیس ہے ـــــ یہ تو
مجھے معلوم نہیں ہے کہ اسے استعمال کیسے کیا جا سکتا ہے لیکن بہرحال
اس گیس کی مدد سے کسی بھی ایسے آدمی کو جس کے پاس یہ کاغذ ہو
آسانی سے طویل عرصے کے لئے بیہوش کیا جا سکتا ہے ـــ یہ کاغذ
رُوسیاہ میں صرف کے۔ جی۔ بی خاص خاص موقعوں پر استعمال کرتی
ہے ـــ آج سے چار سال قبل میں کاروبار کے سلسلے میں روسیاہ گیا تھا

تو وہاں مجھے ایک ایسے کارخانے میں جانے کا موقع ملا جو خفیہ طور پر یہ کاغذ تیار کرتا ہے اس کارخانے کا مینجر میرا دوست بن گیا اور پھر اس نے مجھے وہائٹی کے طور پر یہ کاغذ دکھایا تھا اور اس کی خاصیت بتائی تھی۔ ظاہر ہے یہ چیز میرے لئے نئی تھی اس لئے میں بیحد حیران ہوا۔ اس نے مجھے ان لہروں کے بارے میں تفصیل بتائی اور آج چار سال بعد میں نے دوبارہ یہ کاغذ آپ کے ہاتھ میں دیکھا ہے اور آپ سے میرا تعارف نہ تھا اس لئے ظاہر ہے کہ میں آپ کو کیسے یہ تفصیل بتا سکتا تھا“ ——— مینجر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ اسے اس کاغذ کی ساخت عجیب ضرور لگی تھی لیکن اس کی اس حیرت انگیز خاصیت کے بارے میں تو اس کے ذہن میں تصور تک نہ تھا۔

”شکریہ! ——— اب آپ کو یہ کہنا تو ضروری نہیں کہ یہ بات لیک آؤٹ نہ ہو“ ——— عمران نے کہا۔

”اوہ ——— نہیں جناب ——— میں سمجھتا ہوں جناب“ ——— مینجر نے جلدی سے جواب دیا اور عمران نے اس کے سامنے رکھا ہوا اپنا کارڈ اٹھا کر جیب میں ڈالا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل آیا۔ اس کے ذہن میں عجیب سا بھونچال آیا ہوا تھا۔ سردار احمد جان کی طرف سے اس قسم کے خاص کاغذ پر خط لکھ کر بھجوانے سے مسئلہ واقعی الجھ گیا تھا۔ سردار احمد جان تو پاکیشیا کا حلیف تھا اور سیکرٹ سروس سے مدد حاصل کرنے آیا تھا پھر اس قسم کے کاغذ کا استعمال بہرحال اب اس کے ذہن پر سنجیدگی کی گہری تہہ چھا گئی اور اس نے کار کا رخ سرداور کی لیبارٹری کی طرف موڑ دیا اور اب فوری طور پر سرداور کی مدد سے اس کاغذ کی مکمل چیکنگ کرنا چاہتا تھا تاکہ اصل بات سامنے آجائے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی سردار احمد جان نے چونک کر میز پر رکھے ہوئے فون کو دیکھا اور پھر رسیور اٹھا لیا۔

”سردار احمد جان“ ——— سردار احمد جان نے اسی طرح بارعب لہجے میں کہا۔

”ربانی بول رہا ہوں باس! ——— عامر سہیل والی ترکیب بے حد کامیاب رہی ہے۔ اس کیپٹن شکیل اور اس کے بعد اس کے ساتھی صفدر کے فلیٹ میں ہی سپیشل ڈکٹا فون پہنچا دیئے گئے ہیں ——— صفدر نے نہ صرف اپنے طور پر عامر سہیل کے بارے میں انکوائری کی ہے بلکہ اس سلسلے میں اس نے دو اور اشخاص نعمانی اور صدیقی کی بھی ڈیوٹی لگائی تھی اور ابھی تھوڑی دیر پہلے اس صفدر کے فلیٹ میں یہ دونوں آدمی آئے اور انہوں نے اسے یہی رپورٹ دی کہ عامر سہیل صحیح آدمی ہے۔ انہوں نے اس کے محکمے سے اس کے بارے میں تفصیلی رپورٹیں حاصل کر لی ہیں۔ وہاں باتوں کے دوران

تین دوسرے افراد کا بھی ذکر آیا ہے جن کے نام تنویر، چوہان اور خاور
لئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک عورت جولیا کا نام بھی آیا ہے اور سب
سے اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے باتوں کے دوران چیف کا نام بھی لیا ہے"
ربانی نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کے پاکیشیا سیکرٹ
سروس کا ممبر ہونے کا اندازہ درست ثابت ہوا ـــ تم نے ان نئے
آدمیوں کی نگرانی کرائی ہے" ـــ سردار احمد جان نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"چیف سے ان کا مطلب یقیناً ایکسٹو ہوگا ـــ ہمیں اصل تلاش
تو اسی کی ہے۔ بہرحال تم نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے ـــ ویسے
عامر سہیل نے جو کارڈ کیپٹن شکیل کو دیا تھا وہ اس وقت کس کے پاس
ہے" ـــ ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔

"وہ اسی صفدر کے پاس ہے" ـــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ عمران کے بارے میں کوئی خبر ـــ وہ واپس آگیا
ہے یا نہیں" ـــ ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔

"جی ہاں! ـــ وہ واپس آگیا ہے۔ لیکن واپس آنے کے تھوڑی دیر
بعد ہی وہ کار لے کر وہاں سے چلا اور پہلے وہ دارالحکومت کی سپر مارکیٹ
کی ایک دکان پر گیا اور اس کے بعد وہاں سے وہ دارالحکومت سے
شمال مشرق کی طرف ایک سیڈ سپلائی کرنے والی فیکٹری میں چلا گیا ـــ
آپ نے چونکہ اس کے فلیٹ میں ڈکٹا فون لگانے سے منع کر دیا تھا اس

لئے اس کی بات چیت کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ ہم نے
اس کی کار کے عقبی بمپر میں زیرو زیرو لگا دیا ہے جس کی وجہ سے اس
کی نقل و حرکت چیک ہوتی رہی ہے" ـــ ربانی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک آدمی ہے اس لئے اگر اسے ڈکٹا فون کا علم ہو گیا
تو پھر ہو سکتا ہے ہماری ساری پلاننگ ہی فیل ہو جائے اس لئے میں
نے منع کیا تھا ـــ لیکن کاغذ کی دکان اور پھر سیڈ فیکٹری اس کے
جانے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ـــ ؟ بہرحال ٹھیک ہے تم نگرانی جاری
رکھو" ـــ سردار احمد جان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر سامنے میز پر رکھی
ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے منہ سے لگا لی اور دو لمبے لمبے گھونٹ
لے کر اس نے اسے واپس میز پر رکھ دیا۔ اس کا سرخ و سفید چہرہ شراب
کی حدت کی وجہ سے اور زیادہ سرخ ہو گیا تھا۔ آنکھوں میں بھی سرخی ابھر
آئی تھی۔ اس نے کرسی کی نشست سے سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔
اس کی پیشانی پر لکیریں سی ابھر آئی تھیں۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی
گہری سوچ میں غرق ہو۔

چند لمحوں بعد اس نے اچانک آنکھیں کھولیں اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا
اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے پھر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور
اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ربانی سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ربانی
کی آواز سنائی دی۔

"سردار احمد جان بول رہا ہوں" ـــ سردار احمد جان نے کہا۔

"یس باس" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا۔

"ربانی! ـــ کیا ان لوگوں کی بات چیت میں ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کسی قسم کا کوئی اشارہ نہیں ملا ـــ یا تم نے بتایا نہیں" ـــ سردار احمد جان نے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس! ـــ کوئی بات ایسی نہیں ہوئی۔ میں نے خاص طور پر اس بات کو چیک کیا تھا" ـــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عجیب لوگ ہیں ـــ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں لیکن نہ ہی ہیڈ کوارٹر جاتے ہیں اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی گفتگو کرتے ہیں" سردار احمد جان نے کہا۔

"باس! ـــ میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کا سیٹ اپ ہی ایسا ہے کہ یہ لوگ صرف خاص ٹرانسمیٹرز یا فون پر ہی ہدایات لیتے ہوں گے ـــ یا رپورٹیں دیتے ہوں گے ـــ ویسے اب تک ایسا کوئی فون بھی ان میں سے کسی نے وصول نہیں کیا۔ بس پہلی بار چیف کا نام لیا ہے انہوں نے" ـــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ سیٹ اپ ہے تو پھر ہمارا مشن کامیاب نہیں ہو سکتا ـــ ہمارا اصل ٹارگٹ تو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اگر اس کا ہی علم نہیں ہو گا تو پھر مشن کیسے مکمل ہو گا" ـــ سردار احمد جان نے کہا۔

"اگر آپ حکم کریں تو کسی بھی ممبر کو اغوا کر کے اس پر تشدد کر کے اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ـــ ربانی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"احمقانہ باتیں مت کرو ـــ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں کوئی عام مجرم نہیں ہیں ـــ یہ خاص طور پر تربیت یافتہ ہیں اس لئے اول تو انہوں

نے بتانا نہیں ـــ دوسری بات یہ کہ ہو سکتا ہے کہ انہیں سرے سے معلوم ہی نہ ہو ـــ اور تیسری اور اہم بات یہ ہے کہ اس طرح ایک آدمی کے اغوا سے ساری سیکرٹ سروس چونک پڑے گی اور ہماری ساری پلاننگ ہی ختم ہو کر رہ جائے گی" ـــ سردار احمد جان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری باس" ـــ دوسری طرف سے ربانی نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"سنو! ـــ اس بارے میں پوری طرح چوکنا رہنا۔ جیسے ہی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کوئی اشارہ ملے تم نے فوراً مجھے اس سے مطلع کرنا ہے۔" سردار احمد جان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"مسئلہ پیدا ہو گیا ـــ مجھے ایم سے بات کرنی ہو گی" ـــ سردار احمد جان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز سنتے ہی سردار احمد جان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایم اٹنڈنگ یو" ـــ بھاری آواز میں جواب دیا گیا۔

"باس! ـــ مسئلہ کچھ پیچیدہ ہو گیا ہے ـــ میں نے اس لئے فون کیا ہے تاکہ اس بارے میں کھل کر بات ہو جائے" ـــ سردار احمد جان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مسئلہ ہے ـــ کھل کر بات کرو" ـــ دوسری طرف سے ایم نے چیختے ہوئے پوچھا۔

" باس! ــــ ہمارا مشن یہی ہے ناں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مع اس کے چیف کا خاتمہ کر دیا جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے نمبر تھرڈ فائل اڑا لی جائے " ــــ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس " ــــ ایم نے جواب دیا۔

" اس کے لئے ہم نے دو طرفہ پلاننگ کی ہے ــــ ایک تو یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہاڑوں میں لے جایا جائے اور پھر وہاں انہیں ہلاک کر دیا جائے اور حکومت پاکیشیا کو اطلاع دی جائے کہ وہ مخالف قبیلے کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں اور ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف کبھی ٹیم کے ساتھ نہیں جاتا۔ اس لئے سیکرٹ سروس کے جانے کے بعد وہ اکیلا رہ جائے گا اس طرح آسانی سے اس کے ہیڈ کوارٹر پر قبضہ بھی ہو سکتا ہے، اسے ختم بھی کیا جا سکتا ہے اور وہاں سے فائل بھی حاصل کی جا سکتی ہے ــــ اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ٹیم بھیجنے سے انکار کر دے تو پھر سیکرٹ سروس کو نظروں میں رکھا جائے۔ اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلایا جائے اس کے بعد بیک وقت سیکرٹ سروس کے سب ممبران کا خاتمہ کر کے ان کی لاشیں غائب کر دی جائیں ــــ اس طرح بھی چیف اکیلا رہ جائے گا اور اسے آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے " ــــ سردار احمد جان نے مشن کی تفصیلات اس طرح دہراتے ہوئے کہا جیسے وہ ذہن میں لکھی ہوئی کوئی تحریر پڑھ رہا ہو۔

" تم کہنا کیا چاہتے ہو ــــ ظاہر ہے پلاننگ کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے اسے دوہرانے کا کیا فائدہ تھا " ــــ ایم نے ایک بار پھر ناخوشگوار انداز میں کہا۔

" میں ذہنی طور پر جائزہ لے رہا تھا باس! ــــ اس لئے دوہرا رہا تھا۔ بہرحال میرا مقصد یہ تھا کہ اب تک جو صورت حال سامنے آ رہی ہے اس کے مطابق سیکرٹ سروس کے ارکان تو تیزی سے نظروں میں آتے جا رہے ہیں لیکن اب تک نہ ہی ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل رہا ہے اور نہ ہی پراسرار باس کا ــــ اس صورت حال میں اگر سیکرٹ سروس پہاڑوں میں واقعی جانے کے لئے تیار ہو گئی تو پھر ہم اس کے ہیڈ کوارٹر کا کیسے ٹریس کریں گے ــــ؟ اور دوسری صورت میں بھی ہم زیادہ سے زیادہ سیکرٹ سروس کے ارکان کو ہی ختم کر سکیں گے ــــ ہیڈ کوارٹر اور باس والا مسئلہ تو پھر بھی رہ جائے گا ــــ " سردار احمد جان نے کہا۔

" ہاں! ــــ واقعی تمہاری بات درست ہے لیکن یہاں یا وہاں کہیں بھی ہم چاہیں ان لوگوں پر تشدد کر کے ان سے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات حاصل کر سکتے ہیں ــــ آخر وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں انہیں یقیناً معلوم ہوگا " ــــ ایم نے کہا۔

" ہو سکتا ہے انہیں معلوم ہی نہ ہو ــــ مجھے تو یہ سارا سیٹ اپ انتہائی پراسرار لگ رہا ہے " ــــ سردار احمد جان نے کہا۔

" تو پھر تم کیا چاہتے ہو " ــــ؟ اس بار ایم نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اگر ہم نے ان لوگوں کو چھیڑا تو یقیناً سیکرٹ سروس چونک پڑے گی ــــ یہ لوگ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے میں مشہور ہیں ــــ دیکھے

میرے ذہن میں صرف ایک ہی پوائنٹ آیا ہے کہ اگر کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکا تو پھر اس عمران پر ہی تشدد کرنا پڑے گا ـــــ سر سلطان نے اُسے نمائندہ خصوصی کہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسرا کو علم ہو یا نہ ہو، اُسے لازماً علم ہو گا" ـــــ سردار احمد جان نے کہا اور اس بار دوسری طرف سے ایم کے طنزیہ انداز میں ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"تم نے شراب تو زیادہ مقدار میں نہیں پی لی سردار احمد جان ـــ عمران کے بارے میں اچھی طرح جاننے کے باوجود تم ایسی بات کر رہے ہو" ـــــ ایم نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے باس ـــ لیکن اس کے سوا اور کیا چارہ کار ہو سکتا ہے" ـــــ سردار احمد جان نے جواب دیا۔

"اتنی جلدی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہمارے پاس کافی وقت ہے۔ ہمیں کوئی جلدی نہیں ہے اس لئے آہستہ آہستہ صورت حال واضح ہو جائے گی اور جب پوری طرح واضح ہو گی تو اس کا کوئی کامیاب حل بھی تلاش کر ہی لیا جائے گا ـــــ میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آخر تم اتنی جلدی کیوں پریشان ہو گئے ہو" ـــــ ایم نے کہا۔

"واقعی باس ـــ بس ایسے ہی ذہن میں ایک بات آ گئی تھی۔ بہرحال ٹھیک ہے ابھی تو ابتدا ہے" ـــــ سردار احمد جان نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بس تم ربانی کو ہر لحاظ سے ہوشیار رہنے کا کہتے رہنا۔ کیونکہ اگر سیکرٹ سروس کے کانوں میں اصل مشن کی ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو پھر ہمیں کھل کر سامنے آنا پڑے گا اور ہم کھل کر سامنے نہیں آنا چاہتے۔ اسی لئے

تو اس بار تمہیں آگے کیا گیا ہے" ـــــ ایم نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ـــ بس ایک ذہنی کیفیت تھی، ورنہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے آج تک ناکامی کے بارے میں سوچا بھی نہیں اور ربانی تو ایسے معاملات کا ماہر ہے" ـــــ سردار احمد جان نے کہا اور دوسری طرف سے "او کے" ـــ کہہ کر رسیور رکھ دیا گیا۔ سردار احمد جان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور سردار احمد جان نے چونک کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــ اس نے اس بار جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ربانی بول رہا ہوں باس ـــ عمران کی کار آپ کی کالونی میں داخل ہو چکی ہے۔ وہ یقیناً آپ سے ملنے آ رہا ہے ـــ میں نے سوچا آپ کو اطلاع کر دوں" ـــــ ربانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ سردار احمد جان نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ذرا ٹھیک ٹھاک حالت میں عمران سے ملنا چاہتا تھا کیونکہ اس کے بارے میں اس نے بڑی تعریفیں سن رکھی تھیں اس لئے وہ پہلی ملاقات میں ہی اس پر ایسا تاثر چھوڑنا چاہتا تھا کہ عمران اس کے متعلق کسی قسم کے شبہ میں مبتلا نہ ہو سکے۔

عمران سردادر کے دفتر میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعہ میں
مصروف تھا۔ یہ کتاب اس نے سردادر کی میز پر رکھی ہوئی دیکھی تھی
سردادر اس سردار احمد جان کا خط لے کر اس کا سائنسی طور پر تجزیہ کرنے
گئے ہوئے تھے اس لیے عمران اس دوران کتاب پڑھنے میں مصروف
ہو گیا تھا اور پھر نجانے اُسے کتنا وقت لگ گیا کہ دروازہ کھلنے کی آواز
سن کر عمران چونک پڑا۔ سردادر اندر داخل ہو رہے تھے۔ عمران نے
کتاب بند کر کے رکھ دی۔

"کمال ہے عمران! ــــ یہ واقعی انتہائی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ و
جب تم نے پہلے اس کے متعلق بتایا تھا تو مجھے قطعی یقین نہ آیا تھا کہ
کاغذ میں ایسا سسٹم بھی موجود ہو سکتا ہے ــــ لیکن اب تجزیہ
یہ بات ثابت ہو گئی ہے" ــــ سردادر نے اپنی مخصوص کرسی پر
ہوتے کہا۔

"اوہ واقعی ــــ سچ پوچھیں تو مجھے بھی یقین نہ آرہا تھا اس لئے
تو آپ کے پاس آیا تھا" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے! ــــ یہ کاغذ نہیں ہے ــــ یہ دراصل سینتھالین
کی انتہائی دو نفیس شیٹس ہیں جنہیں ایکرومائٹ کے ساتھ ملا کر تیار کیا
گیا ہے اور ایکرومائٹ کے ملنے کی وجہ سے جو خلا پیدا ہو جاتا ہے اس
میں الیستھاس گیس کے زیرو مالیکیول بھرے ہوتے ہیں ــــ بظاہر یہ
کاغذ کی طرح ہی ہے۔ اس پر چھپائی بھی ہو سکتی ہے اور اس پر
لکھا بھی جا سکتا ہے ــــ اسے کاغذ کی طرح موڑا بھی جا سکتا ہے اور
تہہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ کاغذ نہیں ہے اور جب ایک
مخصوص حصے میں سے ریڈیو لہروں کی توانائی کو پھیلا دیا جائے تو ایکرومائٹ
غائب ہو جاتا ہے اور الیستھاس گیس کے زیرو مالیکیول آپس میں مل کر فوراً
ہوا میں مل جاتے ہیں اور اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ایک مخصوص رینج
میں یہ ہوا انسانی ذہن کو وقتی طور پر ماؤف کر کے اسے بیہوش کر دیتی
ہے" ــــ سردادر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں
نے ایک بڑا سا کاغذ جس پر سائنسی تجزیے کی کمپیوٹر رپورٹ درج تھی
عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران کافی دیر تک اس رپورٹ کو پڑھتا رہا۔

"سردادر! ــــ یہ کاغذ تو انتہائی مہنگا پڑتا ہوگا ــــ میرے
خیال میں اتنے ٹکڑے کی تیاری جس پر اس سردار نے خط لکھا ہے کم از کم
پچاس لاکھ روپے تو خرچ آجاتے ہوں گے" ــــ عمران نے سر
اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے ہاں تو شاید اس سے بھی زیادہ خرچ آئیں لیکن روسیاہ میں
اتنا خرچہ نہیں ہوگا کیونکہ وہاں یہ سب چیزیں وہ خود بڑی تعداد میں
تیار کرتے ہیں جب کہ ہمیں دوسروں سے اسے خریدنا پڑتا ہے" ۔۔۔
سردادر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
"ٹھیک ہے ۔۔۔ چلو ایک بات تو کلیئر ہو گئی ۔۔۔ شکریہ سردار
آپ کو میں نے ڈسٹرب کیا" ۔۔۔ عمران نے کاغذ کو بند کر کے جیب
میں ڈالتے ہوئے کہا۔
"اگر تم مناسب سمجھو تو یہ کاغذ مجھے دے دو ۔۔۔ میرے ذہن میں
اس کے تجزیے کے دوران ایک نیا آئیڈیا آیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ
اس کاغذ کی مدد سے اس آئیڈیے پر مزید کام کر کے دیکھوں" ۔۔۔
سردادر نے کہا۔
"ٹھیک ہے آپ رکھ لیں ۔۔۔ مجھے تو ویسے بھی خطرہ لگا رہے گا
کہ کسی وقت اس کی وجہ سے بیہوش ہو جاؤں" ۔۔۔ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور سردادر بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران ان سے
اجازت لے کر لیبارٹری کے بیرونی گیٹ کی طرف چل پڑا۔ اب بہرحال یہ
بات طے ہو چکی تھی کہ یہ سردار احمد جان روسیاہ کا کوئی خصوصی ایجنٹ
ہے اور کسی خاص مقصد کے لئے یہاں یہ سب ڈرامہ کھیلا جا رہا ہے
اب اس نے اس سردار احمد جان سے ملنے کا فیصلہ کر لیا تاکہ اب وہ
اس کے اصل مقصد کو تلاش کرنے پر کام کر سکے۔ لیکن پھر اچانک اس
کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے کار کا رخ سر سلطان کے دفتر کی
طرف موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سر سلطان کے دفتر میں موجود تھا۔

"کیا فیصلہ کیا تم نے سردار احمد جان کے قبیلے کی مدد کے سلسلے میں"؟
سر سلطان نے عمران سے پوچھا۔
"کیا کسی طرح قبیلے کے سردار گل جان سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔؟
عمران نے ان کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔
"سردار گل جان سے ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔؟ سر سلطان عمران کی بات
سن کر بری طرح چونک پڑے۔
"میں چاہتا ہوں کہ سردار احمد جان سے بات چیت سے پہلے اصل
سردار سے بات ہو جائے ۔۔۔ سردار احمد جان نوجوان ہیں جبکہ سردار
گل جان بزرگ آدمی ہیں۔ ہو سکتا ہے سردار احمد جان جذباتی انداز میں
بڑھا چڑھا کر بات کر رہے ہوں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔
"سردار گل جان تو طویل عرصے سے علیل ہیں اس لئے قبیلے کی عملی
طور پر سربراہی سردار احمد جان نے ہی سنبھال رکھی ہے ۔۔۔ ویسے
ان سے بات ہو سکتی ہے پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت" ۔۔۔ سر سلطان
نے کہا۔
"کیا ان کے پاس براہ راست فون نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"مجھے معلوم نہیں ۔۔۔ ویسے ہونا تو چاہیئے۔ بہرحال میں پولیٹیکل ایجنٹ
سے بات کر کے معلوم کرتا ہوں" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں
نے رسیور اٹھا کر پی۔ اے کو آزاد علاقے کے پولیٹیکل ایجنٹ سے بات
کرانے کے لئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اگر سردار گل جان سے براہ راست بات نہ ہو سکے تو آپ میری بات

اس پولٹیکل ایجنٹ سے کرا دیجیئے ایکسٹو کے نمائندہ کی حیثیت سے
عمران نے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور سر سلطان نے ہاتھ بڑھا
رسیور اٹھا لیا۔
"سر — پولٹیکل ایجنٹ اجمل خان صاحب سے بات کیجیئے" —
پی اے نے کہا۔
"بات کراؤ" — سر سلطان نے کہا۔
"ہیلو سر — میں اجمل خان بول رہا ہوں" — چند لمحوں بعد ایک
بھاری سی آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔
"سلطان بول رہا ہوں — اجمل خان صاحب! — بڑے قبیلے
کے سردار گل جان سے فون پر بات چیت ہو سکتی ہے؟ میں نے ان
ضروری بات کرنی ہے" — سر سلطان نے کہا۔
"سردار گل جان سے — اوہ نہیں سر! — وہ بے حد علیل ہیں
اور تقریباً نیم غشی کی حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بات کرنا تو
طرف، کسی کو صحیح طور پر پہچانتے بھی نہیں" — دوسری طرف
کہا گیا تو سر سلطان نے رسیور پر ہاتھ رکھ کر یہی بات سامنے بیٹھے ہو
عمران کو بتا دی۔
"آپ میری بات کرائیں اس پولٹیکل ایجنٹ سے — لیکن پہلے
اچھی طرح تعارف کرا دیں" — عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ہیلو اجمل خان! — پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو بڑے قبیلے
کے سردار احمد جان نے کسی معاملے میں مدد کی درخواست کی ہے ان

... ان کے نمائندہ خصوصی جناب علی عمران صاحب آپ سے
... کرنا چاہتے ہیں — آپ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کے
... اختیارات سے تو اچھی طرح واقف ہوں گے اس لئے آپ برائے
... مہربانی انہیں کسی قسم کی شکایت کا موقع نہ دیں" — سر سلطان نے
... اجمل خان کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"میں سمجھتا ہوں جناب!" — دوسری طرف سے اجمل خان نے
... مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سر سلطان نے رسیور عمران
... کی طرف بڑھا دیا۔
"ہیلو — علی عمران بول رہا ہوں" — عمران نے انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔
"یس سر — میں پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان بول رہا ہوں۔ فرمائیے!"
دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اور زیادہ مؤدبانہ ہو گیا۔
"اجمل خان! — سردار گل جان کب سے بیمار ہیں —؟" عمران
نے پوچھا۔
"جی دو سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے" — اجمل خان نے
... جواب دیتے ہوئے کہا۔
"انہیں کیا بیماری ہے —؟" عمران نے پوچھا۔
"ویسے تو جناب! — بڑھاپا بذات خود ایک بیماری ہوتی ہے۔ لیکن
... سال قبل سردار گل جان کی صحت بے حد اچھی تھی۔ پھر اچانک انہیں
... بلڈ پریشر کی بیماری لاحق ہوئی اور باوجود علاج کے معاملہ بڑھتا چلا گیا —
... گزشتہ ایک ماہ سے وہ بے حد بیمار ہیں۔ ڈاکٹر تو بلڈ پریشر ہی بتاتے

ہیں" ـــــ اجمل خان نے جواب دیا۔

"ان کے بعد بڑے قبیلے کا سردار کون بنے گا" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"قبائلی روایات کے مطابق تو ان کے بڑے صاحبزادے سردار سکندر کا حق ہے لیکن چونکہ سردار اسد جان جو ان کے چھوٹے بھائی ہیں وہ طور پر بے حد فعال ہیں جب کہ سردار سکندر جان تقریباً گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں اس لئے اکثر کہا جاتا ہے کہ سردار سکندر جان اپنے چھوٹے بھائی کے حق میں دستبردار ہو جائیں گے" ـــــ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ شروع سے ہی گوشہ نشین قسم کے آدمی ہیں ـــ یا بعد ایسے ہو گئے ہیں" ـــ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ شروع سے ہی انتہائی سیدھے سادے اور مرنجان مرنج قسم کے آدمی ہیں لیکن جب سے ان کے والد بیمار ہوتے ہیں وہ کچھ زیادہ ہی گوشہ نشین ہو گئے ہیں" ـــ اجمل خان نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سردار احمد جان تعلیم یافتہ ہیں یا ـــ؟" عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ـــ وہ خاصے تعلیم یافتہ ہیں۔ پاکیشیائی نیشنل یونیورسٹی سے انہوں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی ہے" ـــ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"روسیاہ کے متعلق ان کے نظریات کیا ہیں" ـــ؟ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

روسیاہ وہ اکثر آتے جاتے رہتے ہیں ـــ وہاں ان کے دوست بھی ہیں اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے یہاں کے بااثر قبائلی اکثر روسیاہ شوگران بلکہ کافرستان آتے جاتے رہتے ہیں۔ لیکن بہرحال اتنا مجھے معلوم ہے کہ سردار احمد جان پاکیشیا کے زبردست حامی ہیں۔ وہ تو آزاد قبائلی علاقے کو باقاعدہ پاکیشیا میں شامل کرنے کی بات بھی اکثر کرتے رہتے ہیں" ـــ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا یہ بتائیں کہ بڑے قبیلے کے مخالف قبیلے کے متعلق حکومت پاکیشیا کو رپورٹ ملی ہے کہ اس کے پاس اچانک بے پناہ اور انتہائی جدید اسلحہ نظر آنے لگ گیا ہے اور انہوں نے جدید ترین اسلحے کے خفیہ ڈپو پہاڑوں میں قائم کر لئے ہیں" ـــ عمران نے کہا۔

"جناب ـــ مجھے سردار احمد جان نے گذشتہ دنوں یہ بات کی تھی میں نے اپنے طور پر وہاں مکمل تحقیقات کی ہے لیکن یہ بات ثابت نہیں ہو سکی ـــ البتہ یہ بات درست ہے کہ دوسرے قبیلے کے افراد کے پاس اب جدید اسلحہ نظر آنے لگا ہے لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ـــ بڑے قبیلے کے افراد بھی وہی جدید اسلحہ استعمال کرتے ہیں اسلحہ روسیاہ، شوگران اور کافرستان سے سمگل کیا جاتا ہے ـــ پہاڑی سٹورز کی بابت تھی وہ غلط ثابت ہوئی ہے اس لئے میں نے سردار احمد جان کے اصرار پر حکومت پاکیشیا کو سردار احمد جان کی اطلاع ایک رپورٹ ارسال کر دی تھی" ـــ پولیٹیکل ایجنٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس بات کے امکانات ہیں کہ دوسرا قبیلہ اس بڑے قبیلے پر

اچانک حملہ کر کے اسے ختم کر دے اور سارے علاقے پر قبضہ کر لے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں جناب! ـــ ایسا تو عملی طور پر بھی ناممکن ہے۔ ویسے قبیلہ تعداد کے لحاظ سے بھی اتنا کم ہے کہ وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتے"۔ اجمل خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس دوسرے قبیلے کی ہمدردیاں کس ملک کے ساتھ ہیں"۔ ـــ عمران نے پوچھا۔

"وہ بھی پاکیشیا کا ہی حلیف ہے جناب"۔ ـــ پولیٹیکل ایجنٹ نے جواب دیا۔

"اوکے ـــ اب آپ سے یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ یہ تمام گفتگو کسی طرح بھی لیک آؤٹ نہیں ہونی چاہئے ـــ اسے ٹاپ کانفیڈنشل ہی رہنا چاہئے"۔ ـــ عمران نے کہا۔

"میں اپنی ذمہ داری بخوبی سمجھتا ہوں سر"۔ ـــ اجمل خان نے جواب دیا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"تم نے تو اس پر ایسے جرح شروع کر دی جیسے تم اس سے کوئی خاص بات اگلوانا چاہتے تھے ـــ بات کیا ہے۔ کیا یہ سردار احمد جان مشکوک ہے"۔ ـــ سر سلطان نے کہا۔ عمران سے بات چیت کے دوران چونکہ انہوں نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا اس لئے وہ ساری بات چیت باقاعدہ سنتے رہے تھے۔

"نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں ـــ دراصل ہمیں ہر پہلو کا خیال رکھنا پڑتا ہے ـــ اچھا اب مجھے اجازت دیجئے۔ اب میں سردار احمد جان سے مل لوں۔ اس کے بعد اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ کروں گا"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سر سلطان کو سلام کر کے وہ ان کے دفتر سے نکلا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار اس کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی جہاں سردار احمد جان کی رہائش تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے کار کوٹھی کے بڑے پھاٹک پر روکی اور کار سے نیچے اتر کر اس نے ستون پر لگی ہوئی کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک قبائلی جس کے ہاتھ میں جدید ساخت کی گن تھی باہر آ گیا۔

"سردار صاحب سے کہیں کہ علی عمران ملنے آیا ہے"۔ ـــ عمران نے کہا اور وہ قبائلی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھل گیا اور عمران کار اندر لے گیا۔ پورچ میں کار روک کر وہ جیسے ہی اترا ایک اور ادھیڑ عمر قبائلی تیزی سے چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"تشریف لائیے جناب! ـــ میں سردار صاحب کا نائب الف خان ہوں"۔ ـــ آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ عمران کو برآمدے کے کونے میں بنے ہوئے ایک خوبصورت سے ڈرائینگ روم میں لے آیا۔ چند لمحوں بعد عمران کے سامنے مشروب کا گلاس بھی پہنچ گیا اور ابھی عمران نے مشروب ختم ہی کیا تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دراز قد، ٹھوس اور خوبصورت جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ بارعب تھا۔ بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔ وہ واقعی کسی پہاڑی قبیلے کا سردار لگتا تھا جسم پر البتہ جدید لباس تھا۔

"مجھے سردار احمد جان کہتے ہیں"۔ ـــ آنے والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم — مم — مجھے حقیر فقیر — پُرتقصیر کو علی عمران کہتے ہیں۔ ویسے آپ صرف علی عمران بھی کہہ سکتے ہیں" —— عمران کے چہرے پر چھائی سنجیدگی یکلخت ایسے غائب ہوگئی تھی جیسے وہ زندگی میں کبھی سنجیدہ رہا ہی نہ ہو۔ اس وقت اس کے چہرے پر حماقتوں کا آبشار اپنی پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔

"القاب اچھے ہیں — بہرحال تشریف رکھیئے" —— بارعب چہرے والے سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ رکھ لیجیے — مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے" —— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور سردار احمد جان بے اختیار ہنس پڑے

"خوب — آپ تو واقعی بے حد حاضر جواب ہیں" —— سردار احمد جان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں سردار صاحب! — میں تو بڑا پکا مسلمان ہوں" —— عمران نے کہا تو سردار احمد جان چونک پڑے۔

"مسلمان — لیکن میں نے کب کہا ہے کہ آپ مسلمان نہیں ہیں" —— سردار احمد جان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کہا تو یہی جاتا ہے کہ مسلمان حساب میں کمزور ہوتے ہیں اور حاضر جواب کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے کہ جس کے پاس ہر سوال کا جواب حاضر ہو" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار سردار احمد جان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"بہت خوب — آپ نے آج مجھے قہقہہ مار کر ہنسنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ورنہ میرے ملنے والے مجھے انتہائی سنجیدہ آدمی سمجھتے ہیں۔ بہرحال

[میں] آپ کا بے حد مشکور ہوں کہ آپ میرا خط ملنے پر ملاقات کے لئے [تشریف] لائے — دراصل ہم آجکل انتہائی خطرناک حالات سے دوچار [ہیں] اور آپ کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے [...]ن کے خاص آدمی ہیں اس لئے میں نے خصوصی طور پر آپ کو [...] کہ آپ سے ملاقات کی خواہش کی تھی — ویسے میں [...]لطان کو سارا معاملہ گوش گذار کر چکا ہوں" —— سردار احمد جان نے [...]نجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"[...]ھے معلوم ہے — میری سر سلطان سے ملاقات ہو چکی ہے لیکن [...]ا آپ یہ بتائیں گے کہ آپ کو یہ رپورٹ کیسے ملی کہ آپ کے مخالف [...]بیلے نے پہاڑوں میں جدید اسلحے کے خفیہ سٹورز قائم کر رکھے ہیں؟" [...]ان نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا اکثر روسیاہ آنا جانا رہتا ہے — وہاں میرے خاصے دوست [...] وہیں سے مجھے ایک حتمی رپورٹ ملی تھی — روسیاہ دراصل [...]ن قبیلے کی سرپرستی کر کے یہ سارا علاقہ ہتھیانا چاہتا ہے" —— [...]ار احمد جان نے جواب دیا۔

"پھر آپ نے پولٹیکل ایجنٹ کو حسب ضابطہ رپورٹ دی" —— ؟ [...]ان نے پوچھا۔

"جی ہاں — اور انہوں نے اپنے طور پر انکوائری بھی کی۔ لیکن [...]ے جہاں روسیاہ جیسی سپر پاور ملوث ہو، وہاں بیچارے پولٹیکل [...]ٹ کی انکوائری کیا حیثیت رکھتی ہے" —— سردار احمد جان نے [...] دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر یہ سٹورز تباہ بھی کر دیتی ہے تو اس سے کیا ہوگا ۔۔۔ روسیاہ انہیں دوبارہ اسلحہ دے دیگا"۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار احمد جان کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لئے تیزی سے الجھن کے تاثرات ابھرے لیکن جلد ہی دور ہو گئے ۔

"اصل بات یہ ہے کہ دوسرے قبیلے کا سردار مستونگ خان روسیاہ سے درپردہ ملا ہوا ہے ورنہ قبیلے کے دوسرے افراد شاید ایسے نہ ہوں اس لئے اگر اسلحے کے سٹورز کے ساتھ ساتھ مستونگ خان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے تو یہ مسئلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے"۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا ۔

"پولیٹیکل ایجنٹ کی معرفت اگر اس مستونگ خان کو یہاں پاکیشیا طلب کر کے پوری طرح چھان بین کر لی جائے تو کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہوگا ۔۔۔ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں جا کر کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہتی جس سے قبائلیوں میں پاکیشیا کے خلاف نفرت پھیلے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"اول تو مستونگ خان یہاں آئے گا ہی نہیں ۔۔۔ اور اگر آ بھی جائے تو ظاہر ہے اس نے یہ بات تسلیم تو نہیں کرنی کہ اس نے اسلحہ سٹور کر رکھا ہے ۔۔۔ اس کے لئے تو آپ کو وہاں جا کر ہی تحقیقات کرنا ہوگی"۔ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چیف کو یہ ساری باتیں بتا دونگا۔ اس کے بعد چیف کیا فیصلہ کرتے ہیں اس بارے میں بھی آپ کو اطلاع مل جائے گی ۔۔۔ ویسے ایک بات بتائیں آپ نے براہ راست روسیاہ پر الزام لگا دیا ہے ۔ کیا اس کے پس منظر میں کوئی خاص بات ہے"۔۔۔ عمران نے سردار احمد جان کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور سردار احمد جان عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا ۔

"خاص بات کیا ہو سکتی ہے ۔ سب جانتے ہیں کہ مستونگ خان کا آنا جانا اور اٹھنا بیٹھنا روسیاہیوں کے ساتھ کافی ہے"۔۔۔ سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"ایسی بات تو آپ کے متعلق بھی کہی جا سکتی ہے ۔۔۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ چیف سب کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کریں گے ۔ ویسے بھی چیف کے اپنے بھی ایسے ذرائع ہیں جن سے وہ خود براہ راست انتہائی اہم معلومات حاصل کر لیتے ہیں اس لئے آپ کوئی فکر نہ کریں ۔ اب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔۔ ہاں ایک بات اور مجھے یاد آگئی ہے ۔ سلطان بتا رہے تھے کہ حکومت پاکیشیا آزاد قبائلی سرداروں سے جلد ہی ایسا معاہدہ کرنے والی ہے جس کے بعد آزاد علاقہ باقاعدہ پاکیشیا کا حصہ بن جائے گا ۔۔۔ اس صورت میں تو روسیاہ کچھ بھی نہ کر سکے گا"۔۔۔ عمران نے کہا تو سردار احمد جان کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھنچ گئے ۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ کوئی سردار بھی ایسا معاہدہ نہیں کر سکتا ۔ ہم صدیوں سے آزاد چلے آرہے ہیں اور آزاد ہی رہیں گے ۔۔۔ پھر یہاں سب سے بڑا قبیلہ تو ہمارا ہی ہے ۔ جب ہم ہی اس بات کو نہیں مانیں گے تو یہ معاہدہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ سردار احمد جان کے لہجے میں بے پناہ سختی تھی ۔

"ہاں !۔۔۔ یہ بات تو ہے ۔۔۔ اگر آپ ذاتی طور پر اس آئیڈیئے کی مخالفت کریں گے تو پھر ظاہر ہے ایسا نہ ہو سکے گا"۔۔۔ عمران نے کہا ۔

"بالکل مخالفت کروں گا ۔۔۔ میں ذاتی طور پر اپنے علاقے کو غلام نہیں بنا سکتا۔ چاہے یہ غلامی پاکیشیا کی ہی کیوں نہ ہو" ۔۔۔ سردار احمد جان نے انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ بہرحال یہ آپ لوگوں کا اپنا معاملہ ہے۔ ہمارا تو اس سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے ۔۔۔ اب مجھے اجازت"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور سردار احمد جان بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اس سے مصافحہ کر کے باہر آیا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ اس کے ذہن میں سردار احمد جان کے متعلق بے شمار خیالات گڈمڈ سے ہو رہے تھے۔ خاص طور پر یہ بات کہ پولیٹیکل ایجنٹ نے اسے بتایا تھا کہ سردار احمد جان پاکیشیا کے ساتھ علاقے کو شامل کرنے کا حامی ہے لیکن اس کے سامنے سردار احمد جان نے جو موقف اختیار کیا تھا وہ اس بات کے سراسر الٹ تھا اور سردار احمد جان کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اس معاملے میں انتہائی سخت موقف رکھتا ہے۔ اس لئے وہ دانش منزل جا کر اس بارے میں خصوصی طور پر نہ صرف سوچ بچار کرنا چاہتا تھا بلکہ وہ روسیاہ میں موجود سیکرٹ سروس کے سپیشل فارن ایجنٹس کو بھی اس بارے میں مزید چھان بین کرنے کی ہدایات دینے کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی روسیاہ نے دوسرے قبیلے کو بھاری مقدار میں اسلحہ دیا ہے یا نہیں۔

دانش منزل پہنچ کر عمران نے پھاٹک کھلوایا اور کار اندر لے گیا۔ اس کے عقب میں چونکہ پھاٹک خود بخود بند ہو گیا تھا اس لئے وہ کار

مخصوص پارکنگ کی طرف بڑھا لے گیا لیکن ابھی وہ کار روک کر اترا ہی تھا کہ اس نے بلیک زیرو کو برآمدے سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتے کار کی طرف آتے دیکھا تو وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔

"کیا بات ہے بلیک زیرو ۔۔۔ اگر تمہارے دل میں میرا اتنا ہی احترام پیدا ہو گیا ہے تو پھاٹک سے باہر آ کر میرا استقبال کرنا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم تھا کہ آپ اپنے ساتھ سپیشل انڈیکیٹر بھی لا رہے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے قریب آتے ہوئے کہا اور تیزی سے کار کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"سپیشل انڈیکیٹر ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ عمران نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور اسی لمحے بلیک زیرو نے کار کے عقبی بمپر کے نچلے حصے کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بٹن اتارا اور عمران کی طرف مڑ گیا۔

"سپیشل سسٹم نے اسے چیک کر کے بے کار بھی کر دیا اور نشاندہی بھی کر دی" ۔۔۔ بلیک زیرو نے وہ بٹن عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران حیرت سے اس بٹن کو دیکھنے لگا۔ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا کہ یکلخت وہ اور زیادہ چونک پڑا۔

"سپیشل انڈیکیٹر ۔۔۔ ویری بیڈ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ صورت حال میری توقع سے کہیں زیادہ خراب ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو حیران رہ گیا۔

"صورت حال ۔۔۔ کیسی صورت حال" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"آؤ" ـــــ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھا
آپریشن روم کی طرف بڑھ گیا۔
"تم بیٹھو ـــــ میں اس کا تفصیلی تجزیہ کر لوں ـــــ مجھے یہ ک
نئی ساخت کا لگ رہا ہے" ـــــ عمران نے آپریشن روم میں داخ
ہو کر اپنے پیچھے آتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا اور ت
تیزی سے لیبارٹری کی طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔
لیبارٹری میں کافی دیر گذارنے کے بعد عمران جب واپس آپریشن
میں آیا تو بلیک زیرو کچن سے نکلا اور اس کے ہاتھ میں چائے کے
کپ موجود تھے۔
"بہت خوب! ـــ اب گھر داری عورتوں سے مردوں میں منتقل
گیا ہے ـــ جیسے ایک مشہور شاعر نے کہا تھا کہ پردہ عورتوں سے منتقل
ہو کر مردوں کی عقل پر پڑ گیا ہے" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے
مسکرا کر کہا اور بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔ اس نے چائے کا ایک کپ
عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ اٹھائے وہ اپنی مخصوص کرسی
طرف بڑھ گیا۔
"ہاں! ـــ اب بتائیے کہ یہ کیا چکر ہے ـــ آپ کی کار پر سپیشل
انڈیکیٹر کی موجودگی اور اس سے آپ کی لاعلمی ـــــ اور پھر آپ نے
یہ کہنا کہ صورت حال آپ کی توقع سے زیادہ خراب ہے ـــــ
ساری باتوں کا کیا مطلب ہے" ـــ؟ بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھ
ہوئے کہا تو عمران ہنس پڑا۔
"ارے ارے ـــ ایک چائے پلوا کر تم نے تو پورا انٹرویو لینا شرو

ر دیا ہے" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بھی ہنس پڑا۔
"اصل میں مجھے اس بات پر بے چینی ہے کہ آپ کی کار سے اس
سپیشل انڈیکیٹر کی دستیابی کا مطلب ہے کہ کوئی اہم کیس شروع بھی
ہو چکا ہے اور میں ابھی تک اس سے بے خبر ہوں" ـــــ بلیک زیرو
نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس نے جواب دینے کی بجائے ٹیلیفون کا
رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"صفدر بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی صفدر کی آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
"اوہ ـ یس باس" ـــــ دوسری طرف سے صفدر کی مؤدبانہ آواز
سنائی دی۔
"صفدر! ـــ سپیشل سٹور سے ایس۔ ایف ڈکٹا فون لے کر میزان
کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھانوے بلاک اے میں فٹ کر دو ـــ اور پھر وہاں
ہونے والی ہر قسم کی بات چیت کا ٹیپ ہیڈ کوارٹر بھجوا دو۔ اس کے ساتھ
ساتھ تم نے وہاں آنے جانے والے کی بھی نگرانی کرنی ہے ـــ اپنے
ساتھ دوسرے ممبرز بھی لے لو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں اسے
ہدایات دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر" ـــــ صفدر نے جواب دیا۔
"سنو! ـــ اس کوٹھی میں آزاد علاقے کا ایک سردار احمد جان رہتا
ہے۔ خاص طور پر اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
"یس باس" ـــــ صفدر نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"سردار احمد جان ـــــ آپ تو میرا تجسس اور بڑھاتے جا رہے ہیں"

بلیک زیرو نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اصل بات یہ ہے کہ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ چکر کیا ہے۔ بہرحال میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں" ـــــ عمران نے بلیک زیرو کے چہرے پر موجود بے پناہ تجسس دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر سلیمان سے خط ملنے سے لے کر سردار احمد جان سے ملاقات تک سارے واقعات اس نے مختصر طور پر بتا دیئے۔

"یہ کاغذ والی بات انتہائی حیرت انگیز ہے ـــ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ سردار احمد جان خود رُوسیاہی ایجنٹ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ انڈیکیٹر بھی روسیاہی ساخت کا ہے ـــ میں نے لیبارٹری میں اسے چیک کر لیا ہے اور اگر میں دانش منزل نہ آتا تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ میری کار میں فٹ ہے ـــ ویسے اس سے صرف اس بات کی نشاندہی ہو سکتی ہے کہ میری کار کہاں کہاں گئی ہے ـــ اس میں ڈکٹافون سسٹم موجود نہیں ہے" ـــ عمران نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سارے چکر کا مقصد کیا ہو سکتا ہے" ـــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔

"بظاہر تو یہی مقصد نظر آتا ہے کہ رُوسیاہ کسی پُراسرار مقصد کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آزاد قبائلی علاقے میں بھجوانا چاہتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران نے جب خود ہی پُراسرار مقصد کے الفاظ کہہ دیئے تھے تو اب وہ اس بارے میں مزید سوالات بھی نہ کر سکتا تھا۔

اب صفدر کی رپورٹ ملنے کے بعد ہی پتہ چلے گا ـــــ ہو سکتا ہے کوئی خاص بات سامنے آ جائے۔ اس انڈیکیٹر کی موجودگی سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سردار احمد جان اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ کوئی گروپ بھی ہے ـــــ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس انڈیکیٹر سے سردار احمد جان کا کوئی تعلق ہی نہ ہو اور یہ کوئی اور چکر ہو" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

سردار احمد جان عمران کے جانے کے بعد کافی دیر تک اپنے خاص کمرے میں بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے چہرے پر گہری تشویش کے آثار نمایاں تھے۔ اس کی چھٹی حس بار بار کسی خطرے کی نشاندہی کر رہی تھی۔ ا ذہنی طور پر عمران کی باتوں نے بُری طرح الجھا دیا تھا۔ عمران کی یہ بات کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسلحے کے سٹورز تباہ بھی کر دیئے تو کب رُوسیاہ دوبارہ اسلحہ نہ دیے گا۔ اس کی ساری پلاننگ کو بے معنی کر کے رکھ دیا تھا۔ یہ پوائنٹ تو اس کے ذہن میں بھی نہ آیا تھا اور اب وہ یہی سوچ رہا تھا کہ کیا وہ اس اُلجھن کا ذکر ایم سے کرے یا اسے گول کر جائے۔ کیونکہ پہلے ہی ایم سے پریشانی کی بات کر کے وہ خاصا شرم ہوا تھا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے الماری کھول کر شراب کی بوتل نکالی اور دوبارہ کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے شراب پینا شروع کر دی ذہنی طور پر کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا تھا۔ ایک بوتل کے بعد جب اس

طبیعت سیر نہ ہوئی تو اس نے دوسری بوتل الماری سے نکال لی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے کھولتا، سائیڈ ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سردار احمد جان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر بوتل میز پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان سپیکنگ" ــــ سردار احمد جان نے سخت لہجے میں کہا۔

"ربانی بول رہا ہوں باس! ــــ دو انتہائی اہم خبریں ہیں آپ کے لئے ــــ ایک تو یہ کہ عمران آپ سے ملنے کے بعد سیدھا ایک ایسی عمارت میں گیا ہے جو قلعہ نما ہے اور اس کے ساتھ ہی عمران کی کار میں فٹ ٹرانسمیٹر بھی بے کار ہو گیا ہے۔ اس نے کاشن دینا بند کر دیئے ہیں ــــ اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ عمران کے اس عمارت میں جانے کے کچھ دیر بعد ہی سیکرٹ سروس کے چیف نے صفدر کو فون کر کے حکم دیا کہ وہ کسی سپیشل سٹور سے ایس۔ ایم ڈکٹا فون لے کر آپ کی کوٹھی میں پہنچا دے اور کوٹھی کے اندر ہونے والی ہر قسم کی گفتگو ٹیپ کر کے اُسے ہیڈ کوارٹر پہنچاتے ــــ مزید ہدایت یہ دی گئی ہے کہ وہ دوسرے ممبروں کے ساتھ کوٹھی کی مکمل نگرانی کرے اور خاص طور پر آپ کا نام لے کر یہ کہا گیا ہے کہ آپ کی بھرپور اور مکمل نگرانی کرائی جائے" ــــ ربانی نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ اس کا مطلب ہے کہ یہ عمارت ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے ــــ اور یہ مسخرہ عمران ہی دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے" ــــ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں! ــــ اس کے اس عمارت میں جانے کے بعد ان کا صفدر کو دیئے جانے سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے ــــ اور خاص پر جب عمران آپ سے ابھی مل کر گیا ہے" ــــ ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں ہوشیار رہوں گا ــــ صفدر کے مزید ساتھ کا پتہ چلا" ــــ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"صرف اس عورت کے فلیٹ کا پتہ چل گیا ہے جس کا نام جولیا باقی ابھی تک وہی لوگ سامنے ہیں جن کے بارے میں پہلے سے علم" ربانی نے جواب دیا۔

"تم نے کہا تھا کہ عامر سہیل نے جو کارڈ کیپٹن شکیل کو دیا تھا وہ صفدر کے پاس ہے ــــ کیا وہ ابھی تک صفدر کے پاس ہی ہے" ــــ سردار احمد جان نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"جی ہاں! ــــ لیکن وہ فلیٹ میں ہے۔ صفدر نے کوٹ تبدیل کر تھا ــــ البتہ ایک بات اور میں نے آپ سے کرنی تھی ــــ جو خط آپ نے عمران کے فلیٹ میں پہنچایا تھا وہ خط عمران کے ساتھ ساتھ رہا۔ لیکن جب وہ سیڈ فیکٹری گیا تو اس کے بعد اس خط کے ساتھ رابطہ اچانک ٹوٹ گیا اور اس کے بعد اب تک یہ رابطہ بحال نہیں ہو سکا" ــــ ربانی نے کہا۔

"ٹوٹ گیا کا کیا مطلب" ــــ سردار احمد جان بری طرح چونک پڑا۔

"یوں لگتا ہے جیسے اس کاغذ کو ضائع کر دیا گیا ہو" ــــ ربانی نے کہا تو سردار احمد جان کے بھینچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھینچ گئے

"ٹھیک ہے" ــــ سردار احمد جان نے بھینچے بھینچے ہونٹوں سے کہا ...کہ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر ایک ...ں میں سے گذرتا ہوا ایک اور چھوٹے کمرے میں آیا اور اس نے کمرے ... دیوار کی جڑ میں مخصوص انداز میں بوٹ کی ٹو ماری تو فرش کا ایک ...ن ڈھکن کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ کھلے ہوتے حصے سے اب ...ڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ سردار احمد جان سیڑھیاں اترتا ...لا گیا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا اس نے دروازہ کھولا اور ... بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ بند کر کے اس نے سائیڈ ...گے ہوتے سوئچ پینل پر ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے سرر کی ...آواز کے ساتھ ہی دروازے پر سیاہ رنگ کی فولادی چادر چڑھ گئی۔ ...دار احمد جان تیزی سے کمرے کی دیوار سے نصب ایک قد آدم مشین ...طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین پر چڑھے ہوئے سرخ رنگ کے کور کو ہٹایا ...پھر مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف رنگوں ...کے چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے تو وہ مشین کے سامنے ...ٹ کر ایک سائیڈ پر موجود بڑی سی میز کی طرف بڑھ گیا جس کے پیچھے ...اونچی نشست کی کرسی بھی رکھی ہوئی تھی۔ سردار احمد جان کرسی پر ...بیٹھ گیا اور اس نے میز کی ایک دراز کھول کر اس میں سے ایک ...ید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے میز پر رکھ کر اس پر ایک مخصوص ...فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو۔ ہیلو ــــ ایکس ذی تھری کالنگ چیف۔ اوور" ــــ سردار ...جان نے بار بار یہ فقرہ روسیاہی زبان میں دوہرانا شروع کر دیا۔ اس

کا لہجہ بھی خالصتاً روسیاہی تھا۔

"یس۔ چیف اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری سخت آواز سنائی دی۔

"چیف۔۔۔ میں پاکیشیا کے دارالحکومت سے کال کر رہا ہوں۔ مشن ایس ایس کی موجودہ صورت حال آپ سے ڈسکس کرنی ہے اوور"۔۔۔ سردار احمد جان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ایم سے بات نہیں ہوئی۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بلر سے لہجے میں کہا گیا۔

"ایم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں چیف!۔۔۔ کیونکہ موجودہ پلاننگ ایم کی ہی ہے اور مجھے موجودہ پلاننگ جینئیل ہوتی نظر آ رہی ہے اور آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایم اپنی پلاننگ پر کوئی تنقید برداشت ہی نہیں کر سکتے۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان نے سپاٹ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور سردار احمد جان نے ساری پلاننگ دہرانے کے شروع سے لے کر اب تک کی ساری صورت حال پوری تفصیل سے بتا دی۔

"تمہارا اختلاف کن پوائنٹس پر ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چیف۔۔۔ جہاں تک میں سمجھا ہوں۔ لیٹر پیپر کا کہیں سائنسی تج کیا گیا ہے کیونکہ اس کے بغیر اس کا رابطہ لنک مشین سے ختم نہیں ہو سکتا۔ اس طرح یقیناً انہیں اس لیٹر پیپر کی اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہو گا اور تج

کا مقصد یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں اس کے بارے میں کچھ نہ کچھ معلوم ہو گا۔۔۔ دوسری بات یہ کہ عامر سہیل کا کردار اس لئے ڈالا گیا تھا کہ عامر سہیل اس کیپٹن شکیل کا بھتیجہ بن کر جذباتی طور پر اس کے بہت قریب ہو جائے گا اور عامر سہیل کی مدد سے آسانی سے سیکرٹ سروس کا ہر ایجنٹ کیپٹن شکیل کے ذریعے سامنے لایا جا سکے گا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے معاملے میں انتہائی سرد مہری کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ عامر سہیل کے بارے اس کے ساتھیوں نے باقاعدہ انکوائری بھی شروع کر دی ہے اور ظاہر ہے وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔۔۔ کہیں نہ کہیں انہیں کوئی کلیو مل جائے گا۔ اس طرح یہ عجیب و غریب پلاننگ بھی ہمارے خلاف چلی جائے گی۔۔۔ اور تیسری بات یہ کہ اس علی عمران کی باتوں سے مجھے یقین ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کی ٹیم آزاد علاقے میں نہیں بھیجے گا کیونکہ منطقی طور پر اس کی یہ بات درست ہے کہ اگر ایک بار اسلحے کے سٹور ختم ہو گئے تو روسیاہ دوبارہ ایسا مزید اسلحہ دے سکتا ہے اس لئے ٹیم بھیجنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ اور یقیناً پاکیشیا اور آزاد علاقے کے سرداروں کے درمیان باہمی معاہدے کی بات چیت کسی نہ کسی سطح پر ہو رہی ہو گی جس سے ہم لاعلم ہیں۔۔۔ اور آخری بات یہ کہ اس عمران کے مجھ سے مل کر جانے کے بعد میری گفتگو اور نگرانی کے احکامات پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے دیئے جانے کا مطلب ہے کہ عمران خود ہی چیف ہے اور اسے مجھ پر بھی یقیناً کوئی شک پڑ گیا ہے۔۔۔ ایسی صورت میں ایم کی موجودہ پلاننگ کا کیا حشر ہو سکتا ہے اس بارے میں آپ بہتر سوچ سکتے ہیں۔ اوور"۔۔۔ سردار احمد جان

نے پوری وضاحت سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس صورت میں پلاننگ کے دوسرے حصے پر فوری عمل
جا سکتا ہے ـــــ ہیڈکوارٹر کا ہمیں علم ہو گیا ہے ـــ اگر عمران چیف
ہے تو وہ بھی تمہارے سامنے ہے ـــــ سیکرٹ سروس کے بیشتر ممبران
بھی سامنے ہیں تو ان سب کا خاتمہ آسانی سے کیا جا سکتا ہے ـــــ اگر
پہلا حصہ ناکام ہو جاتا ہے تو دوسرے حصے پر عملدرآمد میں تو کوئی رکاوٹ
نہیں ہے۔ اوور" ـــــ چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے۔ لیکن اس کا ابھی سے فیصلہ ہو جانا چاہیے
ایسا نہ ہو کہ وہ لوگ جب ہماری گردنیں پکڑ لیں تب ہم فیصلہ کریں کہ دوسرے
حصے پر عمل کرنا چاہیے ـــــ اور اس کے ساتھ یہ رسک بھی بہرحال موجود
رہے گا کہ جیسے ہی حملہ شروع ہو گا سیکرٹ سروس جو ابھی صرف
شک و شبہ میں پھنسی ہوئی ہے فوری طور پر اور بھرپور انداز میں حرکت میں
آجائے گی۔ اوور" ـــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو ـــ کھل کر بات کرو۔ فیلڈ ورک تو تم نے ہی کرنا ہے
ایم کے ذمہ تو صرف پلاننگ بنانا اور اس پر ہونے والے عملدرآمد کو سپروائز
کرنے کا کام چھوڑا گیا تھا۔ اوور" ـــــ چیف نے کہا۔

"باس! ـــ میرا خیال ہے کہ ہمیں دوسرے حصے پر فوری طور پر عملدرآمد
کر دینا چاہیے ـــــ مقصد تو سپر سویپ ہے یعنی موجودہ سیکرٹ سروس کا
مکمل خاتمہ ـــــ اس کے امکانات موجود ہیں مگر اس کے لئے ہمیں دو کام
کرنے ہوں گے۔ ایک تو اس عامر سہیل کو فوری طور پر سامنے سے ہٹانا ہو گا
دوسرا مجھے بھی فوری طور پر سکرین سے ہٹنا ہو گا تاکہ اگر کوئی کمی رہ جائے

سیکرٹ سروس ہمیں تلاش ہی نہ کر سکے ـــــ ربانی اور اس کا گروپ
تو پہلے سامنے ہی نہیں ہے۔ سامنے تو صرف میں اور عامر سہیل ہی ہیں
ہمارے سامنے سے ہٹ جانے کی وجہ سے وہ لوگ ہمارے خلاف کچھ بھی
نہ کر سکیں گے۔ اوور" ـــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"تمہاری باتیں درست ہیں ایس۔ دی تھری ـــــ عمران کو جب شک
پڑ گیا ہے تو وہ اب بھوت کی طرح تمہارے پیچھے پڑ جائے گا ـــــ وہ ان
معاملات میں انتہائی شاطر آدمی ہے ـــــ اصل میں ایم سے دو بنیادی
غلطیاں ہوئی ہیں۔ اسے عمران کے سامنے لیٹر پیڈ نہ لانا چاہیے تھا اور دوسری
بات یہ کہ تمہیں بھی صرف بات کر کے واپس چلا جانا چاہیے تھا ـــــ اگر
سیکرٹ سروس کی ٹیم نے وہاں جانا ہوتا تو خود بخود پہنچ جاتی۔ اوور" ـــــ
چیف نے کہا۔

"ایم کا خیال تھا کہ اگر وہ اپنے طور پر وہاں گئے تو نجانے کس روپ میں
جائیں اور ہم سے ٹریس نہ ہو سکیں۔ اس طرح اگر وہ میرے ساتھ جائیں
گے تو ہمارے سامنے رہیں گے اور ہم آسانی سے کسی بھی لمحے ان کا مکمل
خاتمہ کر سکتے ہیں ـــــ لیٹر پیڈ بھی اسی لئے بھجوایا تھا کہ عمران جیسے شاطر
اور ہوشیار آدمی کا شاید ویسے خاتمہ کیا جانا ممکن نہ ہو تو اس لیٹر پیڈ کے ذریعے
جو اس کے فلیٹ میں ہی رہے گا اسے کسی بھی وقت بے ہوش کیا
جا سکتا ہے اور اس کے بعد اس کا خاتمہ انتہائی آسان ہو جائے گا۔ اوور" ـــــ
سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ پلاننگ تو ایم کی اچھی ہے لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے
اس میں واقعی رسک موجود ہے ـــــ اوکے ـــ تم ایسا کرو کہ فوری طور

پر سکرین سے ہٹ جاؤ اور اس وقت تک انتظار کرو جب تک ہیڈ کوا
اور اس کے چیف کے بارے میں حتمی معلومات نہیں مل جائیں —
عامر سہیل کو بھی بتا دو — سیکرٹ سروس کے باقی ممبران کو بھی ٹریس
کرتے رہو — اور پھر جیسے ہی سب کچھ سامنے آئے فل اور فائنل ا
کر کے تمام سیکرٹ سروس کا مکمل صفایا کر دو — لیکن اس بات
خیال رکھنا کہ اکیلا عمران ایک طرف اور باقی پوری سیکرٹ سروس ایک طرف
رکھی جائے تو دونوں پلڑے برابر ہی رہیں گے۔ اس لئے عمران کا خاتمہ
ہر صورت میں ہونا چاہیئے۔ اوور" — چیف نے کہا۔
"اگر ایسی بات ہے چیف! — تو پھر زیادہ آسان بات یہ ہے کہ پہلا
عمران کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر موقع دیکھ کر باقی سیکرٹ سروس کا
خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اوور" — سردار احمد جان نے کہا۔
"یہ کام بھول کر بھی نہ کرنا — جو کچھ کرنا اکٹھا ہی کرنا — اگر عمرا
اتنی آسانی سے مرنے والوں میں سے ہوتا تو نجانے اب تک کتنی بار مر
ہوتا۔ اوور" — چیف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن چیف! — موجودہ سیکرٹ سروس کے خاتمے سے رو سیاہ کو کیا
فائدہ پہنچے گا — حکومت پاکیشیا دوسری ٹیم بنا دے گی۔ اوور" — سردا
احمد جان نے کہا۔
"ایسی ٹیم شاید صدیوں میں بھی دوبارہ نہ بن سکے۔ بس اتنا ہی کہنا کا
ہے — اوکے — میں ایم کو کال کر کے واپس بلا لیتا ہوں۔ اب تم خ
مختار ہو — ایس ایس مشن کو جس طرح چاہو مکمل کرو لیکن اتنا تو تم اچھ
طرح جانتے ہو گے کہ ایس۔ ون میں ناکامی کے لفظ کے کیا معنی ہوتے ہیں

... اینڈ آل" — دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور
... احمد جان نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر میز پر
... ے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
... بول رہا ہوں" — رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
... آواز سنائی دی۔
... احمد جان بول رہا ہوں" — سردار احمد جان نے ... طرح
... لہجے میں کہا۔
... ! — میں نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ کی نگرانی ہو رہی ہے" —
... بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔
... ہے — تم فکر نہ کرو — میں سپیشل روم سے بول رہا ہوں
... مشین بھی آن ہے۔ اس لئے آواز چیک نہیں ہو سکتی —
... بات کرو" — سردار احمد جان نے اسی لہجے میں کہا۔
"وہ — پھر ٹھیک ہے باس! — ویسے آپ کی کوٹھی کے گرد صفدر
... دو ساتھیوں سمیت موجود ہے۔ ایک آدمی جس کا نام تنویر ہے وہ
... ہے — جبکہ نعمانی نام کا آدمی سامنے کے رخ پر ہے اور
... کچھ دور ہٹ کر ایک نو تعمیر شدہ کوٹھی کے اندر موجود ہے —
... نے ایک مخصوص گن کے ذریعے کوئی سرخ رنگ کا کیپسول آپ کی
... کے اندر پھینکا تھا" — ربانی نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے — سنو! ابھی چیف سے تفصیلی بات ہو گئی ہے۔
... واپس بلا لیا گیا ہے اور اب ایس ایس مشن کا میں مکمل سربراہ بن
... — اس کے ساتھ ہی لائن آف ایکشن بھی تبدیل کر دی گئی

ہے۔ عامر سہیل کو فوراً سکرین آف ہونے کا حکم دے دو ــــ میں بھی
سردار احمد جان یہاں سے باقاعدہ جا رہا ہوں۔ اس کے بعد واپس تمہارے
ہیڈ کوارٹر میں سپیشل میک اپ میں پہنچ جاؤں گا ــــ میری واپسی
تک تم نے مزید، جتنے بھی سیکرٹ سروس کے ممبران ٹریس ہو سکتے ہوں
کرنے ہیں اور اس ہیڈ کوارٹر عمارت میں چیکنگ مشین پہنچانی ہے تاکہ
اندر موجود حفاظتی سسٹم کے بارے میں ہمیں تفصیلی معلومات حاصل
ہو سکیں ــــ میں واپس آ کر فل ایکشن کروں گا کیونکہ اب ایس ایس مشن
کو یہیں دارالحکومت میں ہی مکمل کرنے کے احکامات چیف نے دے
دیئے ہیں" ــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ــــ مشن جب یہاں آسانی سے مکمل ہو سکتا ہے
تو پھر مزید ڈھیل دینے کی کیا ضرورت ہے" ــــ ربانی نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اب اس مشن کی کامیابی یا ناکامی کا انحصار صرف تمہاری اور تمہارے گروپ
کی کارکردگی پر ہے ــــ اور تم یہ بات تو اچھی طرح جانتے ہی ہو گے کہ
ناکامی کا مطلب ایس۔ وی میں کیا ہوتا ہے" ــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں باس! ــــ آپ بے فکر رہیں" ــــ دوسری طرف
سے ربانی نے کہا۔

"سنو! ــــ میری واپسی تک تم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ کوئی
مداخلت کسی طرح بھی نہ کرنا جس سے سیکرٹ سروس کو معمولی سا شک
بھی پڑے ــــ انتہائی احتیاط سے کام کرنا ــــ اور سنو! ــــ تھوڑی دیر
بعد تم نے مجھے فون کر کے بابا جان کی طبیعت زیادہ خراب ہونے کی

اطلاع دینی ہے۔ سمجھ گئے ہو" ــــ سردار احمد جان نے کہا۔

"یس باس! ــــ سمجھ گیا ہوں" ــــ ربانی نے جواب دیا اور سردار احمد
جان نے ــــ او۔ کے ــــ کہہ کر رسیور رکھا اور پھر ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر دراز
میں ڈالنے کے بعد وہ اٹھا اور مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کو
آف کیا اور واپس اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس پر سیاہ فولادی چادر
چڑھی ہوئی تھی۔ اس نے سوئچ پینل کا بٹن دبایا تو سیاہ فولادی چادر واپس
دیوار میں غائب ہو گئی۔ اب دروازہ نظر آنے لگ گیا تھا۔ سردار احمد جان
نے دروازہ کھولا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کھلے حصے سے نکل کر کمرے
میں پہنچ گیا۔ دیوار کی جڑ میں پیر مار کر اس نے فرش کا کھلا حصہ برابر
کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر سے اٹھ کر
وہ اندر آیا تھا۔ ابھی اس کمرے میں پہنچے اسے چند ہی لمحے ہوئے تھے
کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سردار احمد جان نے ہاتھ
بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"سردار احمد جان بول رہا ہوں" ــــ سردار احمد جان نے انتہائی
رعب دار لہجے میں کہا۔

"شیر خان بول رہا ہوں سردار ــــ بڑے سردار صاحب کی طبیعت
اچانک بے حد خراب ہو گئی ہے۔ آپ فوراً پہنچیں" ــــ دوسری طرف
سے بے حد گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"اوہ ــــ اچھا اچھا ــــ میں آ رہا ہوں۔ زیادہ خراب تو نہیں ہے" ــــ
سردار احمد جان نے گھبراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سردار ــــ آپ فوراً پہنچنے کی کریں باقی اللہ کو جو منظور ہو گا" ــــ

دوسری طرف سے کہا گیا اور سردار احمد جان نے رسیور رکھا اور پھر جلدی سے میز پر رکھی ہوئی الیکٹرک بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"جی سردار" — کمرے کا دروازہ کھلنے کے بعد ایک نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بابر کو کہو کہ جلدی جیپ تیار کرے۔ بابا جان کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے اور ہمیں سارے کام چھوڑ کر فوراً جانا ہے — اور سنو! رستم کو میرے پاس بھیج دو — جلدی" — سردار احمد جان نے کرسی سے اٹھتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"جی سردار" — نوجوان نے کہا اور جلدی سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک اُدھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔

"جی سردار" — اُدھیڑ عمر آدمی نے ادب سے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"رستم خان! شیر خان کا ابھی فون آیا ہے کہ بابا جی کی طبیعت اچانک بگڑ گئی ہے اس لئے ہمیں فوراً واپس جانا ہے۔ تم کوٹھی کا خیال رکھنا۔ اگر وہ عمران صاحب دوبارہ آئیں یا ان کا فون آئے یا کسی اور کا آئے انہیں بتا دینا کہ ہمیں کیوں فوراً واپس جانا پڑ گیا ہے — جیسے ہی بابا جی کی طبیعت ٹھیک ہو گی ہم واپس آجائیں گے" — سردار احمد جان نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"جی سردار — حکم کی تعمیل ہو گی" — رستم خان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جاؤ اور جیسے ہی جیپ تیار ہو، مجھے اطلاع دو — میں اس دوران لباس بدل لوں" — سردار احمد جان نے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر اپنے فلیٹ میں بیٹھا ٹیلیویژن پر ایک دستاویزی فلم دیکھنے میں مصروف تھا اُسے دستاویزی فلمیں بے حد پسند تھیں اس لئے اس کے پاس پوری دنیا میں بنی ہوئی وڈیو دستاویزی فلموں کا خاصا ذخیرہ موجود تھا اور وہ جب بھی فارغ ہوتا تو یا تو کوئی نئی خریدی ہوئی دستاویزی فلم دیکھنے لگتا یا اپنی وڈیو لائبریری سے کوئی فلم نکال لیتا تھا۔ اس وقت جو فلم چل رہی تھی وہ برفانی انسان پر بنائی گئی ایک دستاویزی فلم تھی اس فلم میں ایسے شواہد اکٹھے کئے گئے تھے جس سے یہ بات ثابت ہوتی تھی کہ دنیا میں کہیں نہ کہیں برفانی انسان کا وجود بہر حال ہے۔ گو آج تک کوئی برفانی انسان مکمل وجود کی صورت میں سامنے نہ آیا تھا لیکن برف میں اس کے پیروں کے نشانات اور اس کی تصویروں کی بنا پر یہ فلم بنائی گئی تھی۔ فلم چونکہ خاصی دلچسپ اور تجسس انگیز تھی اس لئے صفدر آرام کرسی پر بیٹھا اُسے دیکھنے میں پوری طرح مگن

تھا کہ اچانک کال بیل کی آواز سنائی دی اور صفدر بے اختیار چونک پڑا۔ دوسرے لمحے وہ اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے" ۔۔۔ صفدر نے دروازے کی چٹخنی کھولنے سے پہلے حسب عادت پوچھا۔

"س س ۔۔۔ صدر صاحب کا فلیٹ یہی ہے" ۔ دوسری طرف سے عمران کی بڑی سہمی ہوئی سی آواز سنائی دی ا صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر چٹخنی کھولی اور پ دروازہ کھول دیا۔

"اگر صدر جیسے بڑے عہدیدار ایسے ہی فلیٹوں میں رہنے لگ جا تو ملک کی قسمت نہ بدل جاتے" ۔۔۔ صفدر نے ایک طرف ہٹتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ملک کی قسمت صرف رہنے سے نہیں بدل سکتی ۔۔۔ محنت کام سے بدلتی ہے ۔۔۔ اگر تمہاری بجائے صدر مملکت بھی فلیٹ میں کر ٹی۔ وی دیکھتے رہیں تو قسمت نے واقعی بدل جانا ہے لیکن یہ تبد زوال کی طرف ہی ہوگی ۔۔۔ ترقی کی طرف نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ عم نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ سامنے ڈرائنگ روم کے کونے میں چلتا ہوا ٹی۔ وی یہاں سے دکھائی دے رہا تھا اور صفدر بے اختی ہنس پڑا۔

"صدر کے پاس تو ظاہر ہے کام ہوگا ۔۔۔ ہم تو آجکل مکمل طور پ ہیں" ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ برفانی انسان والی فلم دیکھ رہے ہو ۔۔۔ واہ! آگ کے ا

واقعی برفانی نظارہ ہی اچھا لگتا ہے ۔۔۔ ٹھنڈک نہ سہی ٹھنڈک کا احساس ہی سہی" ۔۔۔ عمران نے ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"آگ کا انسان ۔۔۔ کیا مطلب! ۔۔۔ انسان تو مٹی سے بنا ہوا ہے آگ سے تو شیطان بنا ہے" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو اگر تم نے غلطی درست کر ہی لی ہے تو ایسے ہی سہی ۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہا تھا کہ یہاں پاکیشیا میں جس قدر گرمی پڑتی ہے یہاں کے رہنے والے کو آگ کا انسان بھی کہا جا سکتا ہے ۔۔۔ بہرحال اپنے بارے میں تم بہتر جان سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا صفدر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ کیونکہ عمران نے بڑے خوبصورت انداز میں اس کے اپنے فقرے کے مطابق اسے شیطان بنا دیا تھا۔ بہرحال اس نے ٹی۔ وی بند کر دیا۔ ظاہر ہے عمران کی موجودگی میں کسی دوسری بات سے لطف لینے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

"آج ادھر کیسے بھول پڑے آپ" ۔۔۔ صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"بس دکھاوے کے لئے جا رہا تھا ۔۔۔ میں نے سوچا کہ چلو شہ بالا کو بھی ساتھ لیا جائے" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"دکھاوے کے لئے ۔۔۔ اوہ سمجھ گیا ۔۔۔ مطلب ہے کہ آپ جولیا کو دیکھنے جا رہے تھے" ۔۔۔ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں یہی تمہاری سمجھ جانے والی خصوصیت ایسی ہے کہ تم سکہ بند قسم کے شہ بالا بن سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور صفدر ایک بار پھر

ہنس پڑا۔

"لیکن عمران صاحب! ——— جولیا کے فلیٹ میں جاتے ہوئے آپ کو
میرا سہارا لینے کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی" ——— صفدر نے جان
کر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تمہیں معلوم تو ہے کہ پاکیشیا میں اب اسلامی قانون نافذ ہو
اور جولیا بہرحال نامحرم ہے ——— اس لئے اکیلے اس کے فلیٹ میں
قانون کی نگاہ میں مشکوک بھی ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تو آپ یہ "نا" ہٹا کیوں نہیں دیتے" ——— صفدر نے
طرح لطف لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اس فلیٹ سے جولیا کو ہٹا کر پھر وہاں
عمران نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔ کمال ہے ——— آپ جیسا آدمی بھی میری بات نہیں
آپ نے کہا ہے کہ جولیا نامحرم ہے اس لئے آپ وہاں اکیلے نہیں
جاتے ——— اس لئے میں نے کہا ہے کہ آپ "نا" ——— ہٹا د
جولیا کو محرم بنا لیں ——— پھر تو کوئی پابندی نہ ہو گی" ——— صفدر
اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ ذرا سی جو امید باقی رہ گئی ہے ا
بھی خاتمہ بالخیر ہو جائے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"امید کا خاتمہ بالخیر ——— کیا مطلب" ——— ؟ اس بار صفدر چون
"ظاہر ہے "نا" ——— کی وجہ سے ہی تو سارا اسکوپ تھا ——— نا

تو آپ ختم ——— نامحرم کا مطلب ہوتا ہے جس سے شادی ہو سکتی ہو۔
اور محرم وہ ہوتا ہے جس سے شادی ہو ہی نہ سکتی ہو ——— جیسے ماں
بہن بیٹی وغیرہ ——— اب مجھے یہ تو معلوم نہ تھا کہ تم اس قدر عالم فاضل
آدمی ہو گے اس لئے میں نے تو "نا" کا سیدھا سادہ مطلب لیا تھا کہ
مشہور مثال ہے کہ وہ سیاست دان ہی نہیں جو "ہاں" ۔ نہ کہے اور وہ
عورت ہی نہیں جو "نا" ۔ نہ کہے ——— اور ظاہر ہے جولیا عورت ہے
اس لئے میں سمجھا کہ "نا" ہٹا دینے کا مطلب ہے کہ جولیا کو فلیٹ
سے ہٹا دیا جائے" ——— عمران نے اس طرح وضاحت کرتے ہوئے
کہا جیسے استاد بچوں کو سبق پڑھاتے ہیں اور صفدر کے چہرے پر گہری
ندامت کے آثار پھیلتے چلے گئے۔

"ویری سوری عمران صاحب! ——— میں نے آج تک ان الفاظ کے
اصل معنوں پر کبھی غور ہی نہ کیا تھا ——— میں تو سمجھا تھا کہ "نا" ——— ہٹنے
کا مطلب ہے کہ آپ جولیا سے شادی کر لیں ——— اب مجھے کیا معلوم تھا
نامحرم کا مطلب دوسرا ہوتا ہے" ——— صفدر نے شرمندہ سے لہجے
میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کی آنکھوں میں بے اختیار
چمک ابھر آئی تھی۔

"واہ! ——— کیا خوبصورت لفظ بولا ہے تم نے ——— "شادی" ——— جی چاہتا
ہے تمہارا منہ چوم لوں لیکن تمہارے منہ پر موجود مونچھوں کا برش ذرا ہارڈ قسم
کا ہے اس لئے مجبوری ہے ——— میں تو تمہارے مشورے پر عملدرآمد کے
لئے تیار ہوں ——— بزرگ کہتے ہیں نیک مشورے پر فوری عملدرآمد کرنا چاہیے
لیکن اب کیا کروں یکطرفہ ٹریفک والا مسئلہ ہے" ——— عمران نے مسکراتے

ہوتے کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔
"آپ کم از کم میرے سامنے تو یہ بات نہ کیا کریں ——— آپ بھی اپنے
متعلق مس جولیا کے جذبات اچھی طرح جانتے ہیں اس کے باوجود ———
اب میں کیا کہوں" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم سب کچھ کہہ سکتے ہو ——— شہ بالا کو حق ہوتا ہے ہر بات کہنے کا ———
لیکن ایک مسئلہ اور بھی ہے کہ شہ بالا عام طور پر شادی شدہ ہوتا ہے۔
کا مطلب ہے کہ پہلے تمہارا نمبر آئے گا پھر ہی تم شہ بالا بن سکو گے ———
مسئلہ ختم ——— نہ ہی چیف لے تمہارا نمبر لگنے دیتا ہے اور نہ تم نے شہ بالا بننا
ہے" ——— عمران نے بڑے مایوس سے لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار
ہنس پڑا۔
"ٹالنے کے لئے آپ واقعی انتہائی خوبصورت جواز پیدا کر لیتے
ہیں ——— بہرحال آپ بیٹھیں۔ میں آپ کے لئے چائے بناتا ہوں" ———
صفدر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ تیزی
سے سائیڈ میں موجود کچن کی طرف بڑھ گیا۔
عمران نے میز پر رکھا ہوا ایک رسالہ اٹھایا اور اسے دیکھنے لگا لیکن
پھر اسے رکھ کر وہ اٹھا اور ایک سائیڈ میں موجود کتابوں کے ریک کی
طرف بڑھ گیا۔ وہ چونکہ ذہنی طور پر فارغ تھا اس لئے اس نے سوچا
شاید صفدر کی ذاتی لائبریری سے کوئی اچھی سی کتاب مل جائے تو
وہ اسے پڑھنے کے لئے ساتھ لے جائے گا۔ پھر اس نے ایک کتاب پسند
کی اور اسے کھینچ کر وہ واپس کرسی کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت چونک
دوسرے لمحے وہ تیزی سے ریک کی طرف گھوما اور غور سے اس خالی جگہ

کو دیکھنے لگا جہاں سے اس نے کتاب کھینچی تھی۔ پھر اس نے پھرتی سے
دائیں طرف والی کتاب کو بھی اٹھا لیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق
سے ایک طویل سانس نکل گیا۔
"یہ تو بک ربن ہے ——— میں سمجھا نجانے کیا چیز ہے" ——— عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا کیونکہ پہلی کتاب نکالتے وقت اسے سرخ رنگ کے
ربن کے سرے کی جھلک ساتھ والی کتاب سے نکلی ہوئی دکھائی دی تھی۔
اور اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی ڈائنامیٹ کا فلیتہ ہو۔ اس لئے عمران
چونکا تھا لیکن اب ساتھ والی کتاب نکالنے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ جسے
وہ ڈائنامیٹ کا فلیتہ سمجھا تھا وہ دراصل کتاب کے اندر نشانی رکھنے کے
لئے لگائے جانے والا ربن ہے جو کتاب سے نکل کر ریک کے تختے پر گر گیا
تھا اور اس کے اوپر کتاب آگئی۔ اس کا دوسرا سرا تختے کی درمیانی جھری
میں ڈھلکا ہوا تھا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر وہ ربن اٹھایا تاکہ اسے کتاب
کے اندر رکھ دے لیکن جیسے ہی وہ ربن کو اٹھانے لگا اس کا دوسرا سرا
ریک کی پشت اور تختے کی درمیانی جھری میں پھنس گیا۔
"کیا مطلب" ——— ؟ عمران نے حیرت بھرے انداز میں سوچا اور پھر
اس نے جھک کر تختے کے نیچے سے اس کے دوسرے سرے کو دیکھا ہی
تھا کہ بے اختیار اچھل پڑا۔ دوسرے لمحے اس نے ربن کو چھوڑ کر تختے کے
نچلے حصے میں ہاتھ ڈالا اور پھر جیسے ہی اس کا ہاتھ باہر آیا اس کی آنکھیں
حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ربن کے دوسرے سرے پر ایک انتہائی جدید
مائیکرو فون بٹن بندھا ہوا تھا۔ عمران اسے غور سے دیکھتا رہا۔ ویسے اس
کی آنکھوں میں اب بھی شدید ترین حیرت موجود تھی۔ دوسرے لمحے اس نے

جلدی سے اُسے دوبارہ بالکل پہلے کی طرح رکھ دیا اور پھر کتابوں کو واپس رکھ کر وہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

اسی لمحے صفدر چائے کے دو کپ اٹھائے ڈرائینگ روم میں داخل ہوا

"کیا ہوا۔ آپ کچھ پریشان سے دکھائی دے رہے ہیں" ــــ صفدر نے عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی اور سوچ کو مارک کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بس اچانک خیال آگیا ہے کہ تمہیں شہ بالا بنانے کے چکر میں کہیں میں ساری عمر کنوارہ ہی نہ رہ جاؤں۔ اس لئے سوچ رہا تھا کہ کسے شہ بالا بنایا جائے ــــ لیکن سوائے سوپر فیاض کے اور کوئی ایسا آدمی ہی نہیں جو شادی شدہ ہو۔ اور سوپر فیاض کو تم جانتے ہو۔ وہ شہ بالا بننے کی بجائے خود دولہا بننے کے لئے تیار ہو جائے گا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"آپ نے خود ہی کوشش نہیں کی ــــ چلئے سیکرٹ سروس کے ممبران مسئلہ تو چیف کی اجازت پر منحصر ہے مگر ٹائیگر تو سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے ــــ اسی طرح سلیمان ہے ــــ جوزف ہے ــــ جوانا ہے ــــ کسی ایک کی شادی کرا دیجیے۔ بس شہ بالا تیار" ــــ صفدر نے کرسی پر بیٹھ کر چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"اصل میں میری قسمت میں کوئی گڑبڑ ہے ــــ مجھے جو بھی ملتا ہے عورت بیزار ہی ملتا ہے ــــ ٹائیگر صاحب کو بلڈ ریز مشن کے دوران ایک محترمہ ساگوری نے پسند کر لیا تھا لیکن ٹائیگر صاحب خالص خونخوار قسم کے ٹائیگر ثابت ہوئے ــــ جوزف تو عورت کا تصور کرتے ہی کانپنے لگ

...لب۔ اُسے فوراً ہی شیشاکی جھیل کے کنارے پر ناچنے والی وہ عورتیں یاد آجاتی ہیں جو مردوں کا خون چوستی ہیں ــــ اور جہاں تک جوانا کا تعلق ہے اسے شادی کرنے سے زیادہ عورتوں کی گردنیں توڑنے میں مزہ آتا ہے ــــ اور رہ گیا سلیمان ــــ تو وہ واقعی تیار ہے لیکن یہاں بھی مفلسی آڑے آجاتی ہے۔ اس کی سابقہ تنخواہیں اور بونس کی ادائیگی ہو تو اس کا کام بنے ــــ اب مفت میں تو شادی ہونے سے رہی"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی آپ کو طویل انتظار کرنا پڑے گا" ــــ صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ــــ اتنا مایوس ہونے کی بھی ضرورت نہیں ہے ــــ بس کوئی ایسی محترمہ مل جانے دو جو تمہارے چیف کو کنٹرول کر سکے۔ بس پھر دیکھنا باجماعت شادیاں ہوں گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا ــــ کہاں چل دیئے آپ" ــــ ؟ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جوئندہ یابندہ ــــ یعنی جو تلاش کرتا ہے اسی کو ملتا ہے۔ اس لئے چیف کی ہونے والی بیگم کو تلاش کرنے جا رہا ہوں ــــ دعا کرنا، چیف کے لئے بھی اور میرے لئے بھی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور صفدر ہنستا ہوا اٹھا اور اس نے عمران کے جانے کے بعد دروازہ لاک کیا اور واپس ڈرائینگ روم میں آکر اس نے ٹی۔ وی دوبارہ آن کر دیا اور کرسی پر بیٹھ کر ایک بار پھر

فلم دیکھنے میں مصروف ہوگیا۔ کافی دیر بعد فلم ختم ہوئی تو اس نے اٹھ کر
کے ساتھ ساتھ ٹی۔وی بھی آف کیا ہی تھا کہ میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی
تیزی سے مڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"صفدر سپیکنگ"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں صفدر۔۔۔۔ چیف نے ایمرجنسی آرڈر دیا ہے"۔
دوسری طرف سے جولیا کی سپاٹ آواز سنائی دی۔

"ایمرجنسی آرڈر"۔۔۔۔ صفدر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔۔ چیف کے دوسرے آرڈر تک ایمرجنسی آرڈر جاری رہے گا۔۔۔۔ انتہ
محتاط رہنا"۔۔۔۔ جولیا نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی
ختم ہوگیا۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے
گہری سنجیدگی طاری تھی۔ ایمرجنسی آرڈر ایک خاص کوڈ تھا اور صفدر اس کا
کے معنی اچھی طرح جانتا تھا۔ ایمرجنسی آرڈر کا مطلب تھا کہ فلیٹ چھوڑ کر متبا
رہائش گاہ پر شفٹنگ۔ نام بھی تبدیل اور میک آپ بھی کرنا ہوگا۔ اس کے
انتہائی احتیاط کا مطلب تھا کہ نگرانی سے ہوشیار رہا جائے۔ لیکن وہ یہ
تھا کہ آخر اچانک ایمرجنسی آرڈر نافذ ہونے کا مقصد کیا ہے۔ بہرحال و
سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس بدلنے کے ساتھ ساتھ میک
بھی کر لے اور پھر فلیٹ کے خفیہ دروازے سے نکل کر نگرانی کا خیال ر
ہوتے متبادل رہائش گاہ پر پہنچ جائے۔

سیاہ رنگ کی کار تیزی سے مڑ کر ایک شاندار کوٹھی کے گیٹ پر رک
گئی اور ڈرائیور نے جو ایک مقامی آدمی تھا نیچے اتر کر ستون پر لگی ہوئی کال بیل
کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔

"ایس۔ وی۔ تھری"۔۔۔۔ مقامی آدمی نے آہستہ سے آنے والے سے کہا تو
وہ تیزی سے مڑا اور دوبارہ سائیڈ پھاٹک سے اندر داخل ہوگیا جبکہ وہ مقامی
آدمی واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے بڑا پھاٹک کھلا اور کار
تیزی سے چلتی ہوئی اندر داخل ہوگئی۔ پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود
تھیں۔ سیاہ رنگ کی کار بھی ان کے عقب میں جا کر رک گئی۔ برآمدے میں
دو آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔

"ایس وی تھری"۔۔۔۔ کار سے اترنے والے نے اونچی آواز میں کہا۔
تو ان دونوں نے بے اختیار بوکھلاہٹ بھرے انداز میں اسے سلام کیا
اور تیزی سے اس کی طرف بڑھے۔

"ربانی کہاں ہے" ——— ؟ آنے والے نے سخت لہجے میں پوچھا۔
"باس آپریشن رُوم میں ہیں" ——— ان میں سے ایک نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور آنے والا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ درمیانی راہداری سے گذر کر وہ آخر میں موجود سیڑھیاں اترتا ہوا ایک بند دروازے پر پہنچا جس پر سُرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔

"ربانی! — دروازہ کھولو — میں سردار احمد جان ہوں" ——— آنے والے نے سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بٹن کو پریس کرتے ہوئے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا تو دوسرے لمحے دروازے کے اوپر جلتا ہوا سُرخ بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ آٹومیٹک انداز میں کھلتا چلا گیا۔ سردار احمد جان جو مقامی میک اَپ میں تھا آگے بڑھا۔ یہ ایک بڑا ہال کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مختلف قسم کی مشینیں نصب تھیں اور ہر مشین کے سامنے ایک آدمی موجود تھا۔ ایک سائیڈ پر شیشے کا بنا ہوا ایک کیبن تھا۔ اسی لمحے کیبن کا دروازہ کھُلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔

"آپ آگئے باس" ——— نوجوان نے جو ربانی تھا سپاٹ سے لہجے میں کہا۔
"ہاں! — مگر کیا بات ہے تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں" سردار احمد جان نے چونک کر کہا۔

"باس! — کل دوپہر سے سیکرٹ سروس کے وہ تمام ممبران جو ہماری نظروں میں تھے اچانک اپنے فلیٹس سے چلے گئے ہیں اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی ——— اور باہر نگرانی پر موجود افراد کو بھی ان کے جانے کا علم نہیں ہوا —— وہ خفیہ راستوں سے گئے ہیں کیونکہ ہمارے آدمی سامنے موجود تھے" — ربانی نے سردار احمد جان کے ساتھ کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! — کہاں چلے گئے ہیں وہ" ——— ؟ سردار احمد جان نے وہاں ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"باس! — پہلے اس عورت جولیا کو فون کال آئی۔ ایکسٹو نے اس سے بات کی تھی۔ اس نے اس سے کہا کہ سب ممبرز کو اطلاع دے دو کہ تاحکم ثانی ایمرجنسی آرڈر جاری رہے گا —— وہ سب انتہائی محتاط رہیں ۔ اس جولیا نے پوچھا کہ یہ آرڈر اس کے لئے بھی ہے تو اس نے "یس" — کہا اور رابطہ ختم ہوگیا —— جولیا نے باری باری سب کو کال کیا اور یہی آرڈر ان تک پہنچا دیا۔ اس نے سات کالیں کیں۔ ہمیں صرف چار کا علم ہو سکا تھا —— بہرحال وہ چاروں یہ فون ملنے کے بعد اچانک غائب ہو گئے ۔ وہ جولیا بھی غائب ہے۔ ابھی تک ان کی واپسی کا انتظار کر رہے ہیں لیکن فلیٹس کے دروازے بند ہیں اور اندر مکمل خاموشی ہے" ——— ربانی نے کرسی پر بیٹھ کر پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"وہ ڈکٹا فون کام کر رہے ہیں" ——— ؟ سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔
"یس باس! — وہ فلیٹس میں موجود بھی ہیں اور کام بھی کر رہے ہیں" — ربانی نے جواب دیا۔
"اس ہیڈ کوارٹر والی عمارت کو چیک کیا تھا تم نے" ——— ؟ سردار احمد جان نے پوچھا۔
"یس باس! — چیکنگ مشین نے اندر پہنچنے کے بعد کام ہی نہیں کیا۔

یوں لگتا ہے جیسے اندر کوئی ایسا خصوصی انتظام ہے کہ جو مشین بھی
کے اندر پہنچتی ہے یکلخت کام کرنا چھوڑ دیتی ہے ——— پہلے بھی
کی کار جیسے ہی اس عمارت کے اندر گئی اس کے بمپر کے نیچے لگے
سپیشل انڈیکیٹر نے کام چھوڑ دیا اور اب بھی ایسا ہی ہوا ہے“ ———
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران تو نظروں میں ہے یا وہ بھی غائب ہو چکا ہے ———
سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”وہ بھی غائب ہے ——— وہ صفدر کے فلیٹ پر گیا۔ وہاں پہلے
گپیں ہانکتے رہے اس کے بعد وہ فلیٹ سے گیا۔ ہمارے آدمی اس
نگرانی کر رہے تھے لیکن ایک سڑک کا موڑ مڑنے کے بعد اس کی
اچانک غائب ہو گئی۔ یوں لگتا ہے جیسے کار کو آسمان کھا گیا ہو
نگل گئی ——— اس ساری سڑک کی چیکنگ کر لی گئی ہے لیکن کو
نہیں چل سکا اور نہ ہی وہ فلیٹ میں واپس آیا ہے۔ اب میں
کے فلیٹ کی نگرانی کرا رہا ہوں“ ——— ربانی نے جواب دیتے ہو

”ان سب لوگوں کا اس طرح اچانک غائب ہو جانے کا مطلب
یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ سیکرٹ سروس
ممبروں اور ان کی رہائش گاہوں کی نگرانی ہو رہی ہے اور ہو
کہ کسی فلیٹ میں موجود ڈکٹا فون ان کی نظروں میں آ گیا ہو“ ———
سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اگر ایسی بات ہوتی باس! ——— تو پھر کم از کم وہ ڈکٹا فون تو ضرور
کر دیا جاتا۔ جب کہ سارے ڈکٹا فون باقاعدہ کام بھی کر رہے ہیں“ ———

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ——— ویری بیڈ ——— ویری بیڈ ——— ربانی! فوراً ان
کا رابطہ ختم کر دو۔ ورنہ دلیوز ڈیٹیکٹر کی مدد سے وہ ان ڈکٹا فونز
مانیٹرنگ سنٹر تلاش کر کے یہاں ہمارے سروں پر آ کھڑے ہوں گے“ ———
سردار احمد جان نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور ساتھ ہی ایک جھٹکے
سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”واقعی باس! ——— لیکن اس طرح اگر وہ دوبارہ فلیٹس میں آ گئے
تو پھر معلوم ہی نہ ہو سکے گا“ ——— ربانی نے کہا۔

”صرف ایک ایک آدمی ان کے فلیٹس کے سامنے رکھ لو ——— فوری
اور یہ مشینی لنک بند کر دو ——— جلدی کرو“ ——— سردار احمد جان نے
تو ربانی تیزی سے کیبن میں موجود ایک طویل و عریض مشین کی طرف
بڑھ گیا اور اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلٹا
تو سامنے موجود مشین مکمل طور پر آف ہو چکی تھی۔ حالانکہ پہلے اس پر
چھوٹے کئی بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔

”عامر سہیل کا کیا ہوا“ ——— سردار احمد جان نے پوچھا۔

”وہ ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ میک اپ ختم کر دیا گیا ہے اور اس
کے ساتھ ہی اس کا تمام سیٹ اپ بھی“ ——— ربانی نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ان لوگوں کے اچانک غائب ہو جانے کی وجہ
ہم فوری طور پر روشنی سے اندھیرے میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن
انہیں ان کے ٹھکانوں اور ان کی رہائش گاہوں کا علم ہو چکا ہے
ان کے ہیڈ کوارٹر کا بھی ——— اور اب ہمیں سب سے زیادہ اس

ہیڈکوارٹر پر توجہ کرنی چاہیئے ـــــ اگر ہم کسی طرح اس ہیڈکوار
کور کرلیں تو پھر یہ سارے ممبرز خود بخود ہماری گرفت میں آجائیں
چیکنگ مشین کے فیل ہوجانے کا مطلب ہے کہ اندر انتہائی جدید
سائنسی انتظامات موجود ہیں" ـــــ سردار احمد جان نے ایسے
میں بات کرتے ہوئے کہا جیسے سامنے بیٹھے ہوئے ربانی کو کہ
بجائے اپنے آپ سے باتیں کر رہا ہو۔

"باس! ـــ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں ایک بات کہوں
چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ربانی نے قدرے ہچکچاتے ہوئے
سردار احمد جان بے اختیار چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"بات ـــ کونسی بات ـــ کیا کہنا چاہتے ہو تم" ـــــ
احمد جان نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کے تصور میں بھی یہ با
آسکتی ہو کہ ربانی بھی کوئی بات کہہ سکتا ہے۔

"باس! ـــ ہماری پلاننگ بنیادی طور پر غلط ہے ـــ
پلاننگ کے ساتھ ہم ایس۔ ایس مشن میں کسی صورت میں بھی کام
نہیں ہو سکتے" ـــــ ربانی نے کہا۔

"پلاننگ بنیادی طور پر غلط ہے ـــ کیا مطلب ـــ کھل
کرو" ـــــ سردار احمد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ ہمیں اس طرح چھپ کر کام کرنے کی بجائے
کام کرنا چاہیئے۔ اگر ہم کھل کر کام کرتے تو اب تک کم از کم سیکرٹ
کے چار ممبرز تو ہلاک ہو چکے ہوتے ـــــ لیکن ہم اس طرح چھ
کام کر رہے ہیں جیسے ہم سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کوئی انتہا

ہے کی تنظیم سے متعلق ہوں" ـــــ ربانی نے جواب دیا۔

"تمہیں اصل حالات کا علم نہیں ہے۔ اصل مسئلہ اور ہے ـــــ
ان پلاننگ یہ بھی کہ سیکرٹ سروس کو ایک مشن دے کر پہاڑی علاقوں میں
ے بلایا جائے اور پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے ـــــ اس کے بعد اس کے
ہیڈکوارٹر پر ریڈ کیا جائے اور اسے تباہ و برباد کرنے کے ساتھ ساتھ
وہاں سے فائل بھی حاصل کر لی جائے ـــــ اس طرح روسیاہ کے تین
مشن بیک وقت مکمل ہو سکتے تھے ـــــ ایک تو موجودہ سیکرٹ سروس کا
مکمل خاتمہ ـــ دوسرا سیکرٹ سروس کے ہیڈکوارٹر سے فائل کا حصول۔
اور تیسرا اور آخری مشن یہ کہ اس کے بعد روسیاہ ان آزاد پہاڑی علاقوں
میں اپنا مخصوص جاسوسی سنٹر قائم کر سکے گا ـــــ تمہیں معلوم تو ہے
کہ اس کے لئے ہمارے قبیلے کے ایک سو سے زائد نوجوانوں کو روسیاہ میں
خفیہ طور پر باقاعدہ تربیت بھی دی جا رہی ہے۔ یہ سنٹر پہاڑوں کے اندر
خفیہ ہوگا اور وہاں روسیاہ ایسے جدید ترین سائنسی آلات نصب کرے گا
جس سے نہ صرف پاکیشیا، بہادرستان بلکہ ناگالینڈ۔ شوگران کے خاص خاص
اڈے نظروں میں رہیں گے بلکہ اس سنٹر سے وہ فضا میں موجود ایکریمیا
کے چیکنگ خلائی سیاروں کو بھی آسانی سے جام کر سکے گا ـــــ بہرحال
یہ بہت بڑا منصوبہ ہے اور اس منصوبے کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھنے
کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کیا جانا ضروری ہے ـــــ ہمیں
اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ ہم کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس یا ایکریمین ایجنٹوں
کے سامنے نہیں آتے ـــــ اور خاموش رہ کر کام کرنے کا مقصد بھی یہی
تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ختم بھی ہو جائے اور کسی کو یہ علم ہی نہ ہو سکے کہ

اُسے کس نے ختم کیا ہے ــــ رُوسیاہ نے ــــ ایکریمیا نے ــــ کافرستا
نے ــ یا کس نے ــــ لیکن پھر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ پاکیشیا سیکر
سروس پہاڑوں میں جانے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے میں نے چیف
سے بات کی اور اس طرح ایم کو ہٹا لیا گیا اور میں بھی بظاہر پیچھے ہٹ گ
اور اب ہم نے یہاں رہ کر ان کا خاتمہ کرنا ہے ــــ پلاننگ یہی
کہ جب تک ان کا سارا سیٹ اپ سامنے نہ آجائے، ہم لوگ ایکشن
نہ آئیں ــــ آج تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک ممبر بھی کسی کے سا
نہ آیا تھا لیکن چھان بین کے بعد اس کیپٹن شکیل کے متعلق معلوم ہو
اُسے ملٹری انٹیلی جنس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس میں ٹرانسفر کیا گیا
اس پر مزید کام کیا گیا تو وہ سامنے آگیا لیکن وہ بالکل اکیلا رہتا تھا
انتہائی کم گو اور کم ملنے جُلنے والا آدمی ہے ــــ چنانچہ عامر سہیل
بطور اس کا بھتیجہ سامنے لایا گیا تاکہ عامر سہیل اس کے قریب رہ کر اس
سے ملنے والوں میں سے سیکرٹ سروس کے ممبرز کو چیک کرے گا لیک
ہمارا یہ منصوبہ بھی فیل ہو گیا ــــ اس کیپٹن شکیل نے کوئی جذباتی ردعمل
ہی ظاہر نہ کیا البتہ اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ اس نے سپیشل کارڈ صفدر کو
دے دیا۔ اس طرح ہمیں یہ علم ہو گیا کہ صفدر بھی سیکرٹ سروس کا مم
ہے اور اس کی وجہ سے دوسروں کا بھی علم ہو گیا ــــ عمران کے بار
میں ہم پہلے ہی جانتے تھے۔ بہرحال عمران کی وجہ سے ہمیں ہیڈ کوارٹر
بھی علم ہو گیا ــــ لیکن ان سب کے اس طرح غائب ہو جانے کے
بعد واقعی ہمیں نئے سرے سے پلاننگ کرنا ہو گی ــــ ایسی پلاننگ
جس کی مدد سے ہمارے تمام مقاصد تیزی سے مکمل ہو سکیں" ــــ سردا

جان نے پورے حالات کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔
"میں تو اب بھی یہی کہتا ہوں باس! ــــ کہ ہمیں اب کھل کر سامنے
آنا چاہئے ــــ ہیڈ کوارٹر پر ہم انتہائی طاقتور بموں کی بارش کر دیں
اس طرح وہاں موجود سائنسی نظام بھی خود بخود تہس نہس ہو کر رہ جائے
ــــ ربانی نے کہا۔
"نہیں ربانی تم ــــ زیادہ جوش نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ہیڈ کوارٹر
تباہ ہونے سے وہ ریڈ فائل بھی ختم ہو جائے گی جسے حاصل کرنا رُوسیاہ کے
لئے انتہائی ضروری ہے ــــ ہمیں اسے اندر سے فتح کرنا ہو گا تب ہی
مقاصد پورے ہو سکتے ہیں" ــــ سردار احمد جان نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"اوہ ـ یس باس" ــــ ربانی نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔
"تم اپنی تمام تر توجہ سیکرٹ سروس کے ممبران کی طرف رکھو ــــ میں نے
دوسرے اپنے سیکشن کے دس آدمی کال کر لئے ہیں وہ آج ہی ایک مخصوص
جگہ پہنچنے والے ہیں۔ میں ان کے ساتھ ہیڈ کوارٹر پر کام کروں گا ــــ
اور میرا رابطہ صرف سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہو گا ــــ سمجھے"
سردار احمد جان نے کہا۔
"دوسرا اڈہ باس" ــــ؟ ربانی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"ہاں دوسرا اڈہ ہے۔ تمہیں اس کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہونا چاہیے تاکہ
دونوں ظفری سیکشن اور ربانی سیکشن کے درمیان کوئی تعلق کسی طرح بھی
نہ ہو سکے ــــ تم صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھے رپورٹیں دو گے
اور ہدایات لے کر ان پر عمل کرو گے ــــ بہرحال سیکرٹ سروس
کے ممبران کا خاتمہ تمہارے سیکشن کی ڈیوٹی ہے" ــــ سردار احمد جان نے

اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— ربانی نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور سردار ا
تیزی سے مڑا اور کیبن سے نکل کر ہال میں سے ہوتا ہوا بیرونی درا
کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل
سردار احمد جان سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر راہداری میں پہنچ گیا۔
دیر بعد اس کی کار اس کوٹھی سے نکل کر دوبارہ دارالحکومت کی
دوڑتی ہوئی دارالحکومت کے جنوبی علاقے کی طرف بڑھی جا رہی

دانش منزل کے آپریشن روم میں اس وقت بلیک زیرو اکیلا بیٹھا
ہوا تھا لیکن وہ بار بار اس دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جس دروازے
سے دانش منزل کی لیبارٹری کو راستہ جاتا تھا۔ عمران کافی دیر سے لیبارٹری میں
موجود تھا پھر اچانک وہ دروازہ کھلا اور عمران اندر داخل ہوا۔

"پتہ چل گیا عمران صاحب" ——— ؟ بلیک زیرو نے انتہائی اشتیاق آمیز
لہجے میں پوچھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے بھی اُٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"پتہ چل جاتا ——— لیکن اچانک وہ ڈکٹا فون آف ہو گیا۔ اس طرح سارا
سلسلہ ہی ختم ہو گیا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص
کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا مطلب! ——— سلسلہ کیسے ختم ہو گیا" ——— ؟ بلیک زیرو نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کے بیٹھنے کے بعد کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔
"ڈکٹا فون کو دلیوز چیکنگ مشین سے لنک کیا اور پھر دارالحکومت کے

تفصیلی نقشے کو مشین میں مخصوص انداز میں ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہی میں نے مشین آن کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا، ڈکٹافون یکلخت آف ہوگیا ـــــ اس میں سے نکلنے والی مخصوص ویوز ہی ختم ہوگئیں۔ دو لفظوں میں اس کے ریسیونگ سیٹ کو آف کر دیا گیا ہے۔ اس لئے اس ڈکٹافون کی مدد سے ریسیونگ سیٹ کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا"۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہیں اس بات کا علم ہوگیا ہو کہ ڈکٹافون چیکنگ کی جا رہی ہے اس لئے انہوں نے اُسے آف کر دیا ہو ـــــ ڈکٹافون جو جولیا، کیپٹن شکیل، صدیقی اور نعمانی کی رہائش گاہوں سے ملے ہیں ان کو چیک کیا آپ نے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ظاہر ہے ـــــ لیکن وہ سب بیک وقت ہی آف کر دیئے گئے ہیں ـــــ چلو اس سے صفدر والے سے تو انہیں مشین ایڈجسٹمنٹ کے دوران کوئی آواز سنائی دے گئی ہو۔ حالانکہ میں نے اپنے طور پر تو پوری احتیاط کی تھی لیکن باقی ڈکٹافون تو میں نے ساؤنڈ پروف پیکنگ میں رکھے ہوئے تھے وہ کیوں آف کر دیئے گئے ہیں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو کے بھینچے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس بار سیکرٹ سروس کے خلاف کوئی انتہائی گہری اور خطرناک سازش ہو رہی ہے۔ پہلے آپ کی کار سے سپیشل انڈ ملا جس کا آپ کو علم ہی نہ تھا ـــــ پھر صفدر کے فلیٹ سے یہ ڈکٹا سامنے آیا۔ اس کے بعد باقی چند ممبران کے فلیٹس سے بھی یہ برآمد ہوئے۔

بلکہ بالکل سامنے دانش منزل میں انتہائی جدید چیکنگ مشین بھی پھینکی گئی۔ اگر دانش منزل کا خصوصی نظام آن نہ ہوتا تو پوری دانش منزل کو اس مشین سے ٹریس کر لیا جاتا ـــــ یہ سب کچھ ہو بھی رہا ہے اور ہم ان باتوں سے قطعی بے خبر ہیں۔ ہمیں کسی بات کا علم ہی نہیں کہ کون لوگ ہیں اور کیوں ایسا ہو رہا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے تیز تیز لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس بار معلوم ہوتا ہے کہ سیر کے مقابل سوا سیر آیا ہے ـــــ آج تک ہم دوسرے لوگوں کو حیران کرتے چلے آ رہے تھے ـــــ کوئی ایسا تو آیا جس نے ہمیں حیران تو کیا ششدر کر دیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"واقعی ششدر ہونے والی بات ہے۔ یہ تصور ہی نہیں ہو سکتا تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کے فلیٹس میں باقاعدہ جدید ڈکٹافون کام کر رہے ہیں اور نہ ہی ایکسٹو کو اس کا علم ہے اور نہ ہی سیکرٹ سروس کے ممبران کو" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ایکسٹو کی عزت بچانے کے لئے تو مجھے صفدر کے فلیٹ میں نظر آنے والا ڈکٹافون واپس رکھنا پڑا۔ ورنہ اس بار واقعی ہزار آنکھیں رکھنے والا ایکسٹو والد اوپر اندھا سمجھ لیا جاتا" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے ہونٹ اور زیادہ بھینچ گئے۔

"آپ ہنس رہے ہیں۔ جبکہ میرے ذہن میں آندھیاں سی چل رہی ہیں"۔ بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو آخر کار وہ بول ہی پڑا۔ عمران نے بے اختیار قہقہہ مارا۔

"ذہن ـــــ جب ہم کام کرتے ہیں تو مخالفوں کے ذہنوں میں بھی ایسی

ہی آندھیاں چلتی ہوں گی ـــــ لیکن اتنا پریشان ہونے کی ضرورت
نہیں ہے۔ اب تک ہم واقعی مکمل اندھیرے میں تھے اور شکر کرو
تمہاری ٹیم بچ گئی ہے۔ نجانے انہوں نے کیا سوچ کر فائنل ایکشن
نہیں کیا ورنہ مجھے خطرہ تھا کہ اس بار سیکرٹ سروس کو دفنانا ہی پڑتا
عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے اس بار روسیاہ کی کوئی خصوصی تنظیم ہمارے خلاف
کر رہی ہے" ـــــ اچانک بلیک زیرو نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"روسیاہ کی تنظیم ـــ یہ نتیجہ تم نے کیسے نکال لیا ـــــ ؟ کیا
سردار احمد جان کی وجہ سے" ـــــ ؟ عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں! ـــ اس کی یہاں آمد کے بعد ہی یہ پُراسرار سلسلہ شروع
ہے ـــ اور گو اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ وہ اصل سردار ا
ہے اور بڑے قبیلے کے سردار گل جان کی طبیعت بھی واقعی انتہا
خراب ہو گئی تھی اور سردار احمد جان بھی وہیں موجود ہے اور یہ کوٹھی
سردار احمد جان کے لئے مخصوص ہے لیکن ان سب باتوں کے با
میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ اس چکر میں لازماً ملوث ہے ـــ وہ لا
روسیاہ کا ایجنٹ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

عمران نے جواب میں کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ
موجود سپیشل ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ کال
کی طرف سے ہی ہو گی کیونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر عمران کی ذاتی فریکو
ایڈجسٹ تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ـ ہیلو ـ ٹائیگر کالنگ باس ـ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر آ

ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ـ عمران اٹنڈنگ یو" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"باس! ـ میں نے اصل عامر سہیل کا کھوج نکال لیا ہے ـــ وہ
یہاں کے ایک بدمعاش روڈنی کی ذاتی قید میں ہے۔ اوور" ـــ دوسری
طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اصل عامر سہیل کا کیا مطلب! ـــ میں سمجھا نہیں ـــ یہ اصل اور
نقل کا سلسلہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ اوور" ـــــ عمران نے حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"باس! ـــ انکوائری سے تو یہی پتہ چلا تھا کہ محکمہ رجسٹریشن کا آفیسر
عامر سہیل محکمے سے طویل اور بغیر تنخواہ کے رخصت لے کر کہیں چلا گیا ہے
اس کا گھر بھی بند ہے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں چلا گیا
ہے ـــ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے میں ڈریگون سپیشل کلب میں موجود
تھا۔ یہ کلب روڈنی کی ملکیت ہے کہ باتوں باتوں میں اس کے
اسسٹنٹ نے عامر سہیل کا ذکر کیا تو میں چونک پڑا ـــــ میں نے
اسے گھما پھرا کر پوچھا تو اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم
جس کا نام عامر سہیل ہے، روڈنی کی ذاتی قید میں ہے اور کافی عرصہ
سے ہے ـــ میں نے اس کا حلیہ بھی معلوم کر لیا ہے۔ وہ بالکل
عامر سہیل جیسا ہی ہے ـــ اب اگر آپ کہیں تو میں روڈنی سے
معلومات حاصل کروں۔ اوور" ـــ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

"روڈنی کی ذاتی قید میں ہے ـــ کیا مطلب! ـــ اس نے اُسے کیوں قید کیا ہوا ہے۔ اوور" ـــ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس! ـــ یہ کافی طویل عرصے سے قید ہے ـــ کیپٹن شکیل صاحب کو عامر سہیل کے ملنے سے بھی پہلے کا ـــ اسی لئے تو میں نے اصل عامر سہیل کے الفاظ کہے تھے۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ ـــ تو یہ بات ہے ـــ ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں۔ انتہائی اہم معاملہ ہے ـــ یہ روڈنی کہاں ہوگا۔ اوور" ـــ عمران نے پُرجوش لہجے میں پوچھا۔

"ڈریگون سپیشل کلب میں موجود ہے ـــ میں نے معلوم کر لیا۔ اوور" ـــ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے ـــ تم زیرو میک اپ میں آنا ـــ میں بھی اسی میک اپ میں ہونگا ـــ اوور اینڈ آل" ـــ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ اہم کلیو ثابت ہو سکتا ہے بلیک زیرو ـــ اس لئے میں خود جا رہا ہوں ـــ ویسے تم پوری طرح ہوشیار رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ چیکنگ مشین سے بھی زیادہ جدید کوئی اور حربہ استعمال کریں" ـــ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ عام سے میک اپ میں دانش منزل کی خصوصی کار لے کر اس کے خفیہ راستے سے نکل کر سڑک پر پہنچ گیا تھا۔ جب سے یہ

معاملہ چلا تھا اس نے اپنی کار دانش منزل میں ہی بند کر دی تھی اور دانش منزل کی خصوصی کار پر خفیہ راستے سے آ جا رہا تھا تاکہ اگر کسی بھی طریقے سے دانش منزل کی یا اس کی اپنی چیکنگ ہو رہی ہو تو اُسے ٹریس نہ کیا جا سکے۔

پندرہ منٹ کی تیز ڈرائیونگ کے بعد وہ ڈریگون سپیشل کلب تک پہنچ گیا۔ یہ ایک جدید انداز کی بنی ہوئی عمارت تھی جس کا بیرونی رخ بالکل اژدھے کے انداز میں بنایا گیا تھا۔ بظاہر تو یہ غیر ملکی کھانوں کا ریسٹورنٹ تھا لیکن اس کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں نہ صرف ہر قسم کی منشیات ملتی تھیں بلکہ وہاں اونچے پیمانے پر جوا بھی کھیلا جاتا تھا ـــ یہ معلومات اُسے اس کلب کے بارے میں پہلے سے معلوم تھیں لیکن چونکہ وہ ایسے معاملات پر توجہ نہ دیتا تھا اس لئے اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ اس کے مالک کا نام روڈنی ہے۔ کار ایک سائیڈ پر روک کر وہ نیچے اُترا اور پھر تیزی سے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن وہاں اُسے ٹائیگر نظر نہ آیا۔ زیرو میک اپ ایک مخصوص میک اپ تھا اس لئے عمران نے اُسے زیرو میک اپ کا کہا تھا تاکہ وہ اُسے آسانی سے پہچان سکے اور ٹائیگر کو یہاں باہر ہی ہونا چاہیئے تھا۔

"ہو سکتا ہے وہ اندر ہو" ـــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کلب کے ہال میں داخل ہو گیا۔ لیکن وہاں داخل ہوتے ہی اُسے حیرت ہوئی کیونکہ ہال میں موجود افراد جو غیر ملکی کھانے کھانے میں مصروف تھے انتہائی اعلیٰ طبقے کے افراد تھے۔ ہال کا ماحول بھی شریفانہ اور سنجیدہ تھا جب کہ اس کا خیال تھا کہ یہاں جرائم پیشہ افراد کی کثرت ہو گی لیکن اب یہاں کا

ماحول دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ روڈنی نے کلب کی بظاہر حیثیت شریفانہ رکھی ہوئی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ خود بھی خاصا گہرا آدمی ہو گا
عمران تیز تیز قدم اٹھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"مجھے روڈنی سے ملنا ہے" ۔۔۔ اس نے کاؤنٹر پر کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ابھی دفتر سے اٹھ کر کہیں گئے ہیں اور یہ معلوم نہیں کہ کہاں گئے ہیں اور کب واپس آئیں گے" ۔۔۔ لڑکی نے انتہائی مہذبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے ساری بات ہی کہہ دی۔

"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے ۔۔۔ میں نے ان سے فوری اور لازماً ملنا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پام ویو کالونی میں ان کی رہائش ہے ۔۔۔ کوٹھی نمبر بارہ۔ اے بلاک لیکن وہ رہائش پر کسی سے ملنا پسند نہیں کرتے" ۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ تھینک یو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب ہی پہنچا تھا کہ اس کی کلائی پر ضربیں لگنی شروع ہو گئیں۔ اس کا مطلب تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی تھی۔ تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے نکل کر اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ ٹائیگر کالنگ ۔ اوور" ۔۔۔ کار میں بیٹھ کر اس نے جیسے ہی واچ ٹرانسمیٹر آن کر کے کان سے لگایا، ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ عمران اٹینڈنگ یو ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ روڈنی آپ کے آنے سے پہلے کلب سے نکل گیا تھا۔ اس لئے میں اس کے پیچھے جا پڑا ۔۔۔ وہ اس وقت امپیریل کالونی کی ایک کوٹھی نمبر ایک سو ایک میں موجود ہے ۔۔۔ کوٹھی کے باہر چیف انجینئر ڈویلپمنٹ اتھارٹی لطف اللہ خان کی نیم پلیٹ موجود ہے ۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے ۔۔۔ میں وہیں آ رہا ہوں ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے کار سٹارٹ کی اور دوسرے لمحے کار ایک بار پھر سڑک پر دوڑنے لگی۔ امپیریل کالونی وہاں سے زیادہ دور نہ تھی۔ اس لئے تھوڑی دیر بعد عمران امپیریل کالونی میں داخل ہو گیا۔ ایک سو ایک نمبر کوٹھی کالونی کے تقریباً آخر میں تھی اس لئے وہاں تک پہنچتے پہنچتے عمران کو دس منٹ مزید لگ گئے۔ کوٹھی کے سامنے سے گذر کر اس نے کچھ آگے جا کر کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر جیسے ہی نیچے اترا، قریب ہی زیر تعمیر عمارت کی ایک دیوار کے پیچھے سے ٹائیگر زیرو میک اپ میں باہر آ گیا۔ چونکہ عمران کے پاس اس کی کار نہ تھی اس لئے ٹائیگر کار نہ پہچان سکا تھا اور عمران باہر آیا تب ہی وہ اسے پہچان سکا۔

"کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ عمران نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

"وہ ابھی تک اندر ہے باس" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور واپس کار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ کوٹھی کا پھاٹک کھل رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس میں سے گہرے نیلے رنگ کی کار باہر نکلی جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر بھاری چہرے اور بڑی بڑی مونچھوں والا آدمی موجود تھا۔

"یہی روڈنی ہے باس" ـــــ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلا
دہ دونوں اس طرح کار کے قریب کھڑے تھے جیسے راہ جاتے اچانک
مل گئے ہوں۔ روڈنی نے بھی سرسری سی نظر ان کی طرف ڈالی لیکن
پھر کار آگے بڑھ گئی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"وہ تیسری گلی میں کھڑی ہے" ـــــ ٹائیگر نے کہا۔

"تم جاؤ اس کے پیچھے ـــــ میں اس کوٹھی کو چیک کروں گا"
عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا جہاں اس کی کار موجود
تھی۔ عمران نے کار کی فرنٹ سیٹ کو اوپر اٹھایا اور اس کے نیچے
بنے ہوئے باکس میں سے اس نے ایک عجیب سی ساخت کا پستول
نکال کر ہاتھ میں لیا اور اس کے ساتھ ہی اندر موجود ایک ڈبے کو
کھول کر اس میں سے اس نے ایک چھوٹا سا ڈکٹافون کیپسول نکال کر اسے
چارج کیا اور پھر اسے پستول کے میگزین میں ڈال کر اس نے ادھر ادھر
دیکھا۔ جب کسی کو خصوصی طور پر اپنی طرف متوجہ نہ پایا تو اس نے پستول
کی نال کا رخ ڈاکٹر لطف اللہ کی کوٹھی کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔
سٹک کی تیز آواز کے ساتھ ہی پستول کی نال سے وہ کیپسول نکل کر
ہوا میں اڑتا ہوا کوٹھی کے پورچ کی چھت پر جا گرا اور عمران تیزی سے
مڑا اور اس نے پستول کو سیٹ اٹھا کر واپس باکس میں ڈالا اور اس کے
اندر سے ایک چھوٹا سا رسیونگ سیٹ نکال کر اس نے سیٹ بند کی اور
پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے رسیونگ سیٹ کو ڈیش بورڈ
کے اوپر رکھا اور کار چلا کر اسے آگے بڑھا لے گیا۔ ایک لمبا چکر کاٹ کر

اس نے کوٹھی کے قریب موجود درختوں کے ایک جھنڈ میں پہنچ کر
کار روکی۔ اس نے ڈیش بورڈ سے رسیونگ سیٹ اٹھا کر اس نے ایک
بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے اس کے کانوں میں ٹیلیفون کی گھنٹی
بجنے کی ہلکی ہلکی آواز سنائی دی۔ یہ آواز اس رسیونگ سیٹ سے
نکل رہی تھی۔

"ہیلو۔ لطف اللہ خان بول رہا ہوں" ـــــ ایک ہلکی سی آواز سنائی
دی اور پھر خاموشی طاری رہی۔ کیونکہ رسیور سے نکلنے والی آواز کو ڈکٹافون کیچ
نہ کر پا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے ابھی ابھی آپ کا پیغام ملا ہے۔ روڈنی صاحب
ابھی واپس گئے ہیں اور رقم بھی دے گئے ہیں ـــــ میں کوشش کروں گا
آپ کا مطلب سے جلد مکمل کر سکوں" ـــــ دوبارہ وہی ہلکی سی آواز
سنائی دی اور چند لمحوں کے لئے پھر خاموشی طاری رہی۔

"ٹھیک جناب ـــــ گارنٹی سے کام ہو جائے گا ـــــ آپ بے فکر
رہیں زیادہ سے زیادہ دو روز میں کام کر دوں گا" ـــــ لطف اللہ خان
نے کہا اور اس کے بعد نمبر ڈائل کئے جانے کی آواز سنائی دی۔

"لطف اللہ خان بول رہا ہوں ـــــ اسلم خان ریکارڈ کیپر سے بات کراؤ"
چند لمحوں بعد لطف اللہ خان کی آواز دوبارہ سنائی دی اور خاموشی طاری ہو گئی۔

"اسلم ـــــ میرے ذاتی ریکارڈ سے سنٹرل زون کا ماسٹر پلان اور سنٹرل
زون کے سیوریج پلان نکال کر ان کی کاپیاں کراؤ اور یہ کاپیاں فوری طور
پر میری کوٹھی پر پہنچا دو ـــــ گیٹ پر رسول بخش کو دے دینا" ـــــ
لطف اللہ خان نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی۔

گو بظاہر یہ ساری بات چیت غیر متعلق تھی۔ ٹائیگر نے اُسے بتا د
کہ یہ لطف اللہ خان ڈویلپمنٹ اتھارٹی کا چیف انجینئر ہے او
انجینئر نے ظاہر ہے ایسے ہی کاغذات منگوائے تھے لیکن روڈ
شخص کی طرف سے کسی چیف انجینئر کو کام دینا اور خاص طور پ
حوالہ ــــ یہ سب باتیں اس کے ذہن میں کسی خاص بات کے
ہونے کا اشارہ کر رہی تھیں۔ اس لئے اس نے سوچا کہ وہ انتظ
کرے ۔ جب وہ اسلم حسین یہ کاغذات دے جائے تو اس کے بعد
اس لطف اللہ خان سے پوچھ گچھ کرے۔ چنانچہ وہ انتظار کرنے
تھوڑی دیر بعد واچ ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی کال آگئی اور عمران
جلدی سے اس کا ونڈ بٹن کھینچ کر مخصوص انداز میں پریس کر دیا
"ٹائیگر کالنگ ۔ اوور" ــــ ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔
"یس ــــ عمران بول رہا ہوں ــــ کیا رپورٹ ہے ۔ اوور"
عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔
"روڈی واپس اپنے کلب میں آیا ہے اور دفتر میں موجود ہے"
دوسری طرف سے ٹائیگر نے اطلاع دیتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے ۔ نگرانی جاری رکھو ــــ میں بعد میں تمہیں کال
گا ــــ اوور اینڈ آل" ــــ عمران نے کہا اور ونڈ بٹن مزید
اس نے رابطہ ختم کر دیا۔
اسی لمحے ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی نمبر پلیٹ والی ایک جیپ کوٹھی
گیٹ کے سامنے رکی اور اس میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے
اتر کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا او

ادھیڑ آدمی باہر آیا۔ وہ اس ادھیڑ عمر آدمی سے باتیں کرتا رہا۔ اور پھر
آدمی دوبارہ جیپ کی طرف مڑا اور اس نے جیپ میں سے بڑے
تہہ شدہ کاغذ جو نقشے ہی لگتے تھے اٹھا کر اس ملازم کو دے دیئے
ازم واپس اندر چلا گیا جب کہ وہ ادھیڑ عمر آدمی دوبارہ جیپ میں
اور جیپ جدھر سے آئی تھی اُدھر واپس چلی گئی۔ عمران خاموشی
کار میں بیٹھا رہا۔
"ناب ! ــــ اسلم حسین یہ کاغذ دے گیا ہے" ــــ دروازہ کھلنے کی آواز
کے ساتھ ہی اس رسول بخش کی آواز سنائی دی۔
"ٹھیک ہے ــــ میز پہ رکھ دو اور سنو ! ــــ اب مجھے کسی طرح بھی
سٹرب نہ کیا جائے ــــ جو بھی آئے اسے ٹال دینا" ــــ لطف اللہ خان
کی آواز سنائی دی۔
"بہتر سر" ــــ رسول بخش نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند ہونے
کی آواز سنائی دی۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ لطف اللہ خان یا تو غیر شادی شدہ ہے
ر اس کوٹھی میں اکیلا اس ملازم کے ساتھ رہتا ہے یا پھر اس کی فیملی
یں گئی ہوئی ہے۔ ورنہ اس کی بیوی یا بچوں میں کسی کی آواز تو سنائی
تی۔ اس نے ریسیونگ سیٹ آف کیا اور پھر کار سے اُتر کر وہ تیز تیز قدم
اتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اب اس لطف اللہ خان سے مل کر اس
کے دیتے ہوئے مشن کی وضاحت کرانا چاہتا تھا جس کے لئے اسے
دی گئی تھی۔ اس کا قیاس تو یہی تھا کہ یہ کوئی غیر متعلق مسئلہ ہے لیکن
ہ بہرحال پوری طرح مطمئن ہونا چاہتا تھا۔
گیٹ پر رک کر عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد

سائیڈ پھاٹک کھلا اور وہی ملازم نما آدمی باہر آگیا۔

"جی فرمایئے" ——— ملازم نما آدمی نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران آواز سے ہی پہچان گیا کہ یہی رسول بخش ہے۔

"فرماتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس رسول بخش کو گردن سے پکڑا اور اسے دھکا دیتا ہوا سائیڈ پھاٹک سے اندر لے گیا۔

"کیا ——— کیا کر رہے ہیں" ——— رسول بخش نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا لیکن اندر داخل ہو کر عمران نے اس کی گردن چھوڑی اور جیب سے ریوالور نکال لیا جس پر سائلنسر لگا ہوا تھا۔

"آواز نکالی تو ابھی ڈھیر کر دونگا" ——— عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— میں تو نوکر ہوں" ——— رسول بخش نے خوف سے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو زندہ ہو ——— ورنہ ایک لمحے میں کھوپڑی کے ٹکڑے ہو جاتے ——— چلو چیف انجینئر کے پاس لے چلو مجھے ——— اور سنو ——— اگر تم نے کوئی غلط حرکت کی تو میں ذمہ دار نہ ہونگا" ——— عمران نے اسی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— مجھے مت مارو ——— میں تو غریب نوکر ہوں" ——— رسول بخش کی حالت واقعی قابل رحم ہو گئی تھی۔

"جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو ——— میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ٹھیک ہے ——— چیف انجینئر صاحب اپنے خاص کمرے میں ہیں ——— آؤ میں تمہیں وہاں لے چلتا ہوں ——— لیکن مجھے نہ مارو۔ میں غریب آدمی ہوں ——— میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں" ——— رسول بخش نے بری طرح خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم نے تعاون کیا تو زندہ رہو گے ورنہ ———" عمران کا لہجہ اس طرح سخت تھا اور پھر وہ رسول بخش کے پیچھے چلتا ہوا کوٹھی کے اندرونی حصے میں آگیا۔

"اس کمرے میں ہیں چیف صاحب" ——— رسول بخش نے ایک دروازے کے سامنے رک کر کہا اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ عمران نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مار دیا تھا۔ رسول بخش کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا دوسرے لمحے ساکت ہو گیا۔

اسی لمحے دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا۔ دروازے پر ایک بھاری بدن والا ادھیڑ عمر آدمی کھڑا ہوا تھا۔ وہ فرش پر پڑے رسول بخش اور سامنے کھڑے عمران کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"چلو اندر" ——— عمران نے یکلخت ہاتھ بڑھا کر ریوالور اسکے سینے پر رکھا اور اُسے دھکیلتا ہوا کمرے کے اندر لے گیا۔

"کک ——— کک ——— کون ہو تم" ——— اس ادھیڑ عمر آدمی نے خوف سے کنکھیاتے ہوئے کہا۔

یہ ایک دفتر نما کمرہ تھا جس کی ایک سائیڈ پر میز تھی جس پر ٹیبل لیمپ جل رہا تھا اور اس کے نیچے دو بڑے بڑے نقشے پھیلے ہوئے پڑے تھے

یہ یقیناً لطف اللہ خان چیف انجینئر تھا جو ان نقشوں پر بیٹھا کام کر رہا تھا کہ باہر سے رسول بخش کے چیخنے کی آواز سن کر باہر آیا تھا۔ عمران نے لات مار کر عقب میں دروازہ بند کر دیا اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور کا رخ ظاہر ہے اب لطف اللہ خان کی طرف تھا اس کے چہرے پر شدید خوف تھا۔

"روڈنی نے تمہیں کونسا مشن دیا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"روڈنی نے ۔۔۔ کون روڈنی" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل پر جا گرا۔ عمران کا زوردار تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا تھا

"بتاؤ" ۔۔۔ عمران کی لات گھومی اور لطف اللہ خان کی چیخ ۔ ایک بار پھر کمرہ گونج اٹھا۔ عمران کی لات اس کی پسلیوں پر پڑی تھی

"بب ۔۔ بب ۔۔ بتاتا ہوں ۔۔۔ مت مارو مجھے ۔۔ بتاتا ہوں" لطف اللہ خان نے بری طرح پھڑکتے ہوئے اور کراہتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ۔۔۔ اور سنو ! ۔۔۔ اب اگر تم نے انکار کیا تو لمحے میں گردن توڑ دونگا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا

لطف اللہ خان پہلو پر ہاتھ رکھے بری طرح لڑکھڑاتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے حلق سے کراہیں نکل رہی تھیں، چہرہ تکلیف کی شدت سے صرف مسخ ہو گیا تھا بلکہ پورا چہرہ پسینے میں ڈوب گیا تھا۔

"بولو" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اس نے مجھے کہا تھا کہ ایک خاص عمارت کے نیچے موجود سرکاری سیو

ان کو چیک کر کے اس کا نقشہ بنا کر دوں اور چونکہ سیوریج سسٹم کا ریکارڈ ی تحویل میں تھا اس لئے میں نے وعدہ کر لیا" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے اہتے ہوئے کہا۔

"کونسی عمارت ہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس نے مجھے پتہ لکھ کر دیا تھا اس کی مدد سے چیک کر رہا تھا ۔۔۔ میں ال ملا یہ اس عمارت کو نہیں جانتا" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے جواب یتے ہوئے کہا۔

"چلو ادھر میز کی طرف ۔۔۔ اور مجھے دکھاؤ کونسی عمارت ہے" ۔۔۔ ران نے کہا اور لطف اللہ خان تیزی سے مڑ کر میز کی طرف بڑھ گیا۔ ران ریوالور لئے اس کے پیچھے تھا۔

"یہ ہے وہ عمارت ۔۔۔ میں نے اس کے گرد سرخ دائرہ ڈال دیا ہے" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے ماسٹر پلان میں ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔ اس جگہ سرخ دائرہ پڑا ہوا تھا۔

عمران غور سے ماسٹر پلان کو دیکھتا رہا اور دوسرے لمحے وہ اس بری طرح اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے اچانک ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ کیونکہ یہ ت دانش منزل تھی۔ سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر۔

"کتنی رقم دی تھی تمہیں اس نے اس کام کے لئے" ۔۔۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔

"ایک لاکھ روپے" ۔۔۔ لطف اللہ خان نے جواب دیا۔

"روڈنی کے جانے کے بعد فون کس کا آیا تھا جسے تم نے کہا تھا کہ دو ں میں کام مکمل ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے

کہا اور لطف اللہ خان ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تت ۔۔۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔۔ لطف اللہ خان نے ا
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ ۔۔۔۔ ورنہ ایک لمحے میں گول
چھلنی کر دوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"روڈنی نے مجھے آکر کہا تھا کہ ایک بہت بڑے نواب کو یہ نق
چاہئیں ۔۔۔۔ روڈنی میرا پہلے سے واقف تھا کیونکہ میں اس
کلب میں آتا جاتا رہتا ہوں۔ چونکہ کام ناجائز تھا اس لئے جب رو
مجھے ایک لاکھ روپیہ دیا تو میں نے خوشی سے حامی بھر لی ۔۔۔۔ ر
کے جانے کے بعد اس نواب کا فون آیا۔ وہ کنفرم کر رہا تھا کہ روڈنی
مجھے کام دیا ہے یا نہیں ۔۔۔ اور کام کب تک ہو جائے گا۔ اس نے
نام صرف نواب بتایا تھا۔ لیکن اب چیکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ اس
کے نیچے سیوریج لائن ہے ہی نہیں ۔۔۔ اس عمارت کا اپنا سیوریج س
ہوگا ۔۔۔۔ اب میں سوچ رہا تھا کہ میں کیا کروں ۔۔۔۔ کیا اسے رقم وا
کر دوں یا فرضی نقشہ بنا کر دے دوں کہ باہر سے رسول بخش کے چیخ
آواز سنائی دی اور میں نے دروازہ کھولا تو تم سامنے آ گئے" ۔۔۔۔ لطف
خان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہوں ۔۔۔ روڈنی کو فون کرو اور اسے یہاں بلاؤ ۔۔۔۔ جو بہانہ م
آئے کر دینا۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اگر دس منٹ کے اندر اندر روڈنی یہاں
پہنچا اور تم نے اسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو گولیوں سے
کر دوں گا ۔۔۔۔ ہاں! اگر روڈنی یہاں پہنچ گیا تو تمہاری جان بچ سکتی

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"م ۔۔۔ بلاتا ہوں ۔۔۔۔ وہ آجائے گا" ۔۔۔۔ لطف اللہ خان
طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا
اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ عمران ریوالور
کے بالکل قریب موجود تھا۔

"یوان سپیشل کلب" ۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"روڈنی سے بات کرائیں ۔۔۔۔ میں لطف اللہ خان بول رہا ہوں"۔
اللہ خان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک
آواز رسیور پر سنائی دی۔

"روڈنی بول رہا ہوں ۔۔۔ کیا بات ہے جناب! ۔۔۔ آپ نے کیسے
ہے" ۔۔۔۔ روڈنی کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مسٹر روڈنی! ۔۔۔ میں نے نقشے منگوا لئے ہیں اور انہیں چیک کرنے
تو یہ دیکھ کر مجھے بے حد الجھن ہوئی ہے کہ جو محل وقوع آپ نے بتایا
وہاں دو بڑی بڑی عمارتیں ہیں ۔۔۔۔ اب میں نے آپ سے پوچھنا ہے
آپ کو کس عمارت کے سیوریج سسٹم کے بارے میں معلومات مہیا کرنی
۔۔۔ آپ یہاں آکر میری الجھن حل کر دیں تاکہ میں کام کو آگے بڑھا
وں" ۔۔۔۔ لطف اللہ خان نے کہا۔

"دونوں کے بارے میں معلومات دے دیں ۔۔۔۔ نواب صاحب کی
مطلوبہ عمارت ہوگی وہ خود سمجھ جائیں گے۔ مجھے تو انہوں نے جو
محل وقوع بتایا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم

نہیں ہے" ـــــ دوسری طرف سے روڈنی نے جواب دیا اور
نے جلدی سے ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ دیا۔
"اسے کہو کہ نواب صاحب کا نمبر بتا دے تاکہ اس سے پوچھا
عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ماؤتھ پیس سے ہاتھ اٹھا لیا۔
"اگر ایسی بات ہے تو پھر نواب صاحب کا فون نمبر بتا دیجیے
ان سے تفصیل پوچھ لیتا ہوں ـــــ آپ کے جانے کے بعد نواب
کا فون آیا تھا وہ جلدی کر رہے تھے اس لئے میں نے فوری نقشہ جا
منگوا لئے تھے" ـــــ لطف اللہ خان واقعی انتہائی ذہانت بھر
انداز میں بات کر رہا تھا۔
"ٹھیک ہے ـــــ تم خود ان سے تفصیل پوچھ لو ـــــ میں نمبر
ہوں" ـــــ دوسری طرف سے روڈنی نے کہا اور اس کے ساتھ
اس نے نمبر بتا دیا۔
"شکریہ" ـــــ لطف اللہ خان نے کہا اور اسی لمحے عمران نے
بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور لطف اللہ خان کے ہاتھ سے رسیور لے کر کر
پر خود ہی رکھ دیا۔
"ایک طرف ہٹ کر دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ ـــــ
کرو" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"مم ـ مگر" ـــــ لطف اللہ خان نے کچھ کہنا چاہا ہی تھا کہ عمران
سائلنسر لگی ہوئی نال اس کی گردن سے لگا دی۔
"اچھا اچھا" ـــــ لطف اللہ خان نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا
سے سامنے والی دیوار کی طرف بڑھا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ریا

ل کر اسے نال سے پکڑا اور پھر اس سے پہلے کہ لطف اللہ خان دیوار
پہنچتا ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر پڑا اور وہ
چیختا ہوا سامنے دیوار سے جا ٹکرایا اور ٹکرا کر نیچے گر ہی رہا تھا
ان کی لات گھومی اور لطف اللہ کی کنپٹی پر پوری قوت سے پڑی
اللہ خان کے حلق سے ایک اور زوردار چیخ نکلی اور اس کا جسم ایک
لیے لئے پھیلا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ بیہوش ہو چکا تھا۔
عمران تیزی سے مڑا اور اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر تیزی
اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس ـ انکوائری پلیز" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
کی مودبانہ آواز سنائی دی۔
"چیف آف ملٹری انٹیلی جنس" ـــــ عمران نے لہجے کو انتہائی کرخت
تے ہوئے کہا۔
"اوہ ـ یس سر ـ یس سر" ـــــ آپریٹر نے بری طرح گھبرائے ہوئے
میں کہا۔
"ایک نمبر بتا رہا ہوں ـــــ تم بتاؤ گے کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے ـــــ
انتہائی حد تک درست پتہ بتانا۔ کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے" ـــــ عمران
اسی طرح انتہائی سخت لہجے میں کہا۔
"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے روڈنی کا بتایا
ہوا نمبر دوہرا دیا۔
"یس سر ـ میں چیک کرتا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور
عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا رہا۔

"ہیلو سر" ——— چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس" ——— عمران نے کہا۔

"پتہ نوٹ کر لیں جناب! ——— لیک ویو کالونی، کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک ——— فون نواب ارشد حسین خان کے نام پر لگا ہوا ہے جناب" دوسری طرف سے آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے ——— ایک بار پھر چیک کر لو۔ کوئی غلطی نہ ہونی چاہیئے۔ ورنہ تم سرد قبر میں بھی اتارے جا سکتے ہو" ——— عمران نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم ——— مم ——— میں دوبارہ چیک کر لیتا ہوں جناب! ——— ویسے نے پہلے بھی بہت احتیاط سے چیک کیا ہے" ——— دوسری طرف آپریٹر نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی اور اس وہی نام اور پتہ دوبارہ دوہرا دیا۔

"اب یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں کہ اِٹ اِز ٹاپ سیکرٹ" ——— عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ نہیں سر ——— میں سمجھتا ہوں سر" ——— آپریٹر نے جواب دیا عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر اس نے تیزی سے ایکسٹو کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے بلیک زیرو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ——— ایک پتہ نوٹ کرو" ——— عمران نے اصل لہجے میں کہا اور ساتھ ہی آپریٹر کا بتایا ہوا پتہ دوہرا دیا۔

"جی ہاں سر ——— نوٹ کر لیا ہے" ——— بلیک زیرو نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"صفدر اور تنویر کو وہاں بھیج دو اور انہیں کہو کہ وہ بیہوش کرنے والے کیپسول اپنے ساتھ لے جائیں ——— ہو سکتا ہے اس کوٹھی کی نگرانی ہو رہی ہو۔ اس لئے انہیں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے ——— اس کوٹھی میں کوئی نواب ارشد حسین رہتا ہے اُسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیں ——— لیکن سپیشل وے سے ——— سامنے سے نہیں ——— سمجھ گئے" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کے ہاں کہنے پر اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر تیزی سے روڈنی کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ لہجہ مودبانہ تھا لیکن بولنے والا مقامی تھا۔

"میں چیف انجینئر لطف اللہ خان بول رہا ہوں ——— نواب صاحب سے بات کرنی ہے ——— مجھے یہ نمبر ڈریگون سپیشل کلب کے روڈنی نے دیا ہے" ——— عمران نے اس بار لطف اللہ خان کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ واقعی کسی بہت بڑے نواب سے بات کر رہا ہو۔

"ہولڈ کرو" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی۔ اس کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ نواب بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کا لہجہ بے حد تفاخرانہ تھا۔ لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا واقعی کوئی نواب ہی ہے۔

"جناب نواب صاحب! ـــــ میں چیف انجینئر لطف اللہ خان بول رہا ہوں ـــــ روڈنی نے مجھے جو پتہ دیا تھا اور آپ نے بھی فون پر جلدی کرنے کے لئے کہا تھا اس لئے میں نے فوری طور پر کام شروع کر دیا۔ لیکن جناب! ــــ اس پتے کے مطابق تو نقشے میں دو عمارتیں ہیں ـــــ اب میں اُلجھ گیا ہوں کہ آپ کس عمارت کے سیوریج سسٹم کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں ـــــ میں نے روڈنی سے بات کی لیکن روڈنی کو خود معلوم نہیں تھا اس لئے اس نے آپ کا نمبر دیا تو میں نے آپ سے بات کی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"ہم نے روڈنی سے کنفرم کر لیا ہے کہ تم نے اس سے بات کی ہے۔ تم دونوں عمارتوں پر کام مکمل کر کے روڈنی تک پہنچا دو ـــــ ہم تمہارا انعام ڈبل دے دیں گے لیکن کام ہر لحاظ سے مکمل ہونا چاہیئے۔ خاص طور پر سیوریج کے وہ پوائنٹ جو ان عمارتوں کے اندر کھلتے ہیں ان کی پوری تشریح ہونی چاہیئے ـــ سمجھ گئے ہو" ـــ دوسری طرف سے اسی لہجے میں کہا گیا۔

"یس سر ـــ ٹھیک ہے جناب! ـــ میں دونوں پر کام کر دیتا ہوں۔ آپ واقعی انصاف پسند ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے ریسیور رکھ دیا گیا تو عمران نے بھی ریسیور رکھ دیا۔ پھر وہ میز کی طرف بڑھا۔ اس نے وہاں پڑے ہوئے دونوں نقشے اٹھائے چونکہ یہ اصل نقشے نہ تھے بلکہ ان کی نقلیں تھیں اس لئے اس نے میز پر پڑے سگریٹ کے پیکٹ کے اوپر موجود لائٹر اٹھایا اور ملحقہ دروازے کی طرف بڑھ گیا جس کی ساخت بتا رہی تھی کہ وہ باتھ روم کا دروازہ ہے پھر اس نے اندر جا کر لائٹر کی مدد سے دونوں نقشے جلا کر ان کی راکھ کموڈ میں بہا دی اور باتھ روم سے باہر

اب مسئلہ تھا اس لطف اللہ خان اور اس کے ملازم رسول بخش کا۔ لطف اللہ خان نے رشوت لے کر سرکاری کاغذات کی نقول فراہم کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے وہ مجرم تھا لیکن رسول بخش کا کوئی قصور نہ تھا اور اگر وہ لطف اللہ خان کو ہلاک کر دیتا تو ظاہر ہے الزام اس بیچارے رسول بخش پر بھی آ سکتا تھا اور اگر وہ لطف اللہ خان کو قانون کے حوالے کرتا تو لازماً یہ بات بھی سامنے آ جاتی کہ وہ کس چیز کے بارے میں معلومات لینے آ رہا تھا اس لئے دانش منزل بھی پولیس یا انٹیلی جنس کی نظر میں آ سکتی تھی۔ چنانچہ اس نے جھک کر لطف اللہ خان کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد لطف اللہ خان کے جسم میں حرکت کے آثار پیدا ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا اور پھر لطف اللہ خان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اس کے چہرے پر ابھی تک بے پناہ تکلیف کے آثار نمایاں تھے اور آنکھوں میں گہری سرخی اُتر آئی تھی۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ" ـــــ عمران نے ایک بار پھر ریوالور جیب سے نکالتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور لطف اللہ خان جلدی سے نہ صرف اٹھ کر بیٹھ گیا بلکہ تیزی سے کھڑا ہو گیا۔

"تم نے ایک لاکھ روپے کے بدلے سرکاری راز غیر متعلق آدمی کو فروخت کرنے کی کوشش کی ہے ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"س س ـ سرکاری راز ـــ مم ـ مم ـــــ" لطف اللہ خان نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— یہ ماسٹر پلان اور سیوریج پلان سرکاری راز نہیں
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نن — نہیں — یہ تو پبلک ریکارڈ ہے —— کوئی بھی آدم
سرکاری فیس ادا کر کے اس کی نقل لے سکتا ہے۔ یہ تو اس سیو
پلان کی سالانہ چیکنگ ہونی تھی اس لئے میں نے یہ پلان اپنی تح
میں لے لئے تھے —— یہ سرکاری راز نہیں ہیں" —— لطف ا
خان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اگر یہ سرکاری راز نہیں ہیں تو پھر اس لارڈ نے تمہیں ایک بد معا
کی معرفت ایک لاکھ روپے کیوں دیئے ہیں —— وہ دفتر سے
کی نقلیں نہ لے سکتے تھے" —— عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"سالانہ چیکنگ کی وجہ سے قانونی طور پر ایک ماہ کے لئے ا
نقشوں کی نقلیں جاری نہیں کی جاتیں —— روڈنی نے پہلے دف
سے نقلیں حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن چونکہ ایک ماہ تک ا
پر پابندی تھی اور روڈنی کو جلدی بھی تھی اور وہ میرا دوست بھی تھ
اس لئے وہ میرے پاس آیا اور ایک لاکھ روپے کی تو اس نے خو
مجھے آفر کی تھی۔ ورنہ میں اسے ویسے بھی ان کی نقلیں جاری کرنے
کی خصوصی اجازت دے دیتا" —— لطف اللہ خان نے کہا۔

"تم نے بہر حال ضابطے کے خلاف کام کیا ہے اور اس کے لئے باقاع
رقم بھی لی ہے اس لئے میرے نزدیک یہ بد دیانتی ہے ——
میں بد دیانت آدمی کو برداشت نہیں کر سکتا —— اس لئے کیا یہ بہت
نہیں کہ تم جیسے بد دیانت آدمی کو گولی مار دی جائے" —— عمران نے

انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت سفاکی کے آثار
نمودار ہو گئے تھے۔

"مم —— مم —— معاف کر دو —— میرے بچے ابھی چھوٹے ہیں ——
معاف کر دو —— میں رقم روڈنی کو واپس کر دوں گا —— میں آئندہ
کبھی کوئی کام خلاف ضابطہ نہ کروں گا —— مم —— مجھے مت مارو" ——
لطف اللہ خان نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سنو! —— رقم روڈنی کو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ
وہ ایک لاکھ روپے اور اپنی طرف سے ایک لاکھ روپے ملا کر تم نے
آج ہی اسے کوڑھیوں کے علاج کے لئے بنائے گئے ہسپتال کو
ڈونیٹ کرنے ہیں —— آج ہی —— کل میں ہسپتال سے کنفرم کر لوں گا۔
اگر تم نے وہاں دو لاکھ روپے جمع نہ کرائے تو کل تمہارے جسم میں کم از کم
دس گولیاں گھس چکی ہوں گی —— سمجھ گئے ہو" —— عمران نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"مم —— مم —— میں آج ہی جمع کرا دوں گا —— میں وعدہ کرتا ہوں"
لطف اللہ خان نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور سنو! —— اگر تم نے کسی کو بھی میری یہاں آمد اور ان تمام باتوں
کے متعلق کچھ بتایا تو تب بھی تمہارا یہی حشر ہو گا" —— عمران نے اسی
سخت لہجے میں کہا۔

"مم —— میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا —— میں وعدہ کرتا ہوں" ——
لطف اللہ خان نے ایک بار پھر وعدہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی
عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے ایک بار پھر گھوما اور اس کی انگلی کا

مڑا ہوا ایک پوری قوت سے لطف اللہ خان کی کنپٹی پر ایک
پڑا اور وہ بُری طرح چیختا ہوا ایک بار پھر زمین پر گر کر چند لمحوں
لئے تڑپا اور پھر بیہوش ہو گیا۔
" یہ تمہاری بے ضابطگی کی معمولی سی سزا ہے" ——— عمران
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی سردار احمد جان نے جو مقامی میک اپ
میں تھا ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
یس" ——— اس نے سرد لہجے میں کہا۔
کے۔ ون بول رہا ہوں ——— آپ کے لئے میرے پاس اہم خبریں
ہیں" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔
کیسی خبریں" ——— ؟ سردار احمد جان نے بری طرح چونکتے ہوئے
پوچھا۔
ڈریگون سپیشل کلب کے مالک روڈنی کو اس کے دفتر میں گولی مار کر
ہلاک کر دیا گیا ہے اور قاتل کا کوئی پتہ نہیں چلا ——— روڈنی کی لاش
سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اس پر کافی تشدد کیا گیا ہے ——— اس کے
ساتھ ہی دوسری اطلاع بھی ہے کہ نواب ارشد حسین جو ہمارا خاص ایجنٹ
تھا بھی کوٹھی سے غائب ہو چکا ہے۔ اس کے تمام ملازم کوٹھی میں بیہوش

پڑے ہوئے پائے گئے ہیں۔ ان کے مطابق وہ اچانک بیہوش
جب کہ کوٹھی کے اندر کوئی آیا بھی نہ تھا" ـــــ دوسری طرف
کہا گیا۔

"اوہ ـــ ویری بیڈ ـــ کس نے ایسا کیا ہوگا ـــ اور کیوں
سردار احمد جان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے نواب ارشد حسین کے ذمے آپ والا مشن یعنی سی
سروس کے ہیڈ کوارٹر کے نیچے موجود سیوریج لائن کا نقشہ اور تفص
حاصل کرنے کا کام لگایا ہوا تھا اور نواب ارشد حسین نے کہا تھا کہ و
آسانی سے کرا سکتا ہے کیونکہ اس کا یہاں کے محکموں میں خاصا
رسوخ ہے ـــ اور آپ کو معلوم ہے کہ روڈنی بھی اسی کا ہی
ہے ـــ اصل عامر سہیل کو بھی روڈنی کی ہی تحویل میں رکھا گیا
عامر سہیل والا سارا کام بھی نواب ارشد حسین کے ذریعے ہی کرایا گیا
وہ انتہائی بارسوخ اور بااثر آدمی ہے اس لئے آج تک اس پر
کو شک نہیں ہو سکا تھا کہ وہ یہاں ہمارا مین ایجنٹ ہے۔ لیکن
اسے اچانک اغوا کر لیا گیا ہے اور روڈنی کو بھی ہلاک کر دیا گیا
کے۔ ون نے کہا۔

"نواب ارشد حسین ایس۔ ون کے بارے میں کتنا کچھ جانتا ہے"۔
سردار احمد جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایس۔ ون کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتا ـــ وہ تو م
ایجنٹ تھا اور براہ راست میں اسے ڈیل کرتا تھا ـــ عامر سہیل وا
بھی میں نے ہی اسے دیا تھا اور وہ کام اس نے انتہائی ذمہ داری

اور ویسے بھی وہ آج تک پہلے کبھی ٹریس نہیں ہو سکا ـــ پہلی بار
ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایسا مقامی سیکرٹ سروس نے ہی کیا
ـــ کے۔ ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ں کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روڈنی اور اس نواب
ین کے بارے میں کوئی کلیو مل گیا ہے اور وہ فوری طور پر حرکت
آگئی ـــ یہ تو اچھا ہوا کہ وہ زیادہ سے زیادہ نواب ارشد حسین سے
علوم کر سکیں گے کہ وہ کے۔ جی۔ بی کے لئے کام کرتا ہے ـــ ایس۔ ون کا
ے میں انہیں معلوم نہ ہو سکے گا ـــ بہرحال ٹھیک ہے ـــ آئی۔ ایم
ے۔ ون! ـــ کہ ایس۔ ون کی وجہ سے تمہارا اہم آدمی ٹریس ہو گیا"
مد جان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

وئی بات نہیں ـــ مجھے ایسے مقامی ایجنٹوں کی کبھی پرواہ نہیں رہی
ں تم کے بدلے ایسے اور کئی ایجنٹ پیدا کئے جا سکتے ہیں ـــ میں نے
لئے کال کیا ہے کہ آپ خود سیکرٹ سروس سے بچ کر رہیں۔ اسے اگر
کا معمولی سا کلیو بھی مل گیا تو یہ قیامت بن کر آپ پر ٹوٹ پڑے گی"
ون نے کہا اور سردار احمد جان نے شکریہ کہہ کر رسیور کریڈل پر
دیا۔

یشن تو میرے لئے مصیبت بن کر رہ گیا ہے ـــ کسی طرح حل ہی
ے میں نہیں آ رہا" ـــ رسیور رکھ کر سردار احمد جان نے غصیلے لہجے
بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر اس طرح شکنیں ابھر آئی تھیں
ا اس کی پیشانی کسی گراموفون ریکارڈ کا ایک حصہ ہو۔ آنکھوں سے
الجھن کے آثار نمایاں تھے۔

وہ کرسی سے اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔ کافی دیر تک وہ
طرح ٹہلتا رہا۔ پھر تیزی سے دوبارہ میز کی طرف بڑھا۔ اس کا
بتا رہا تھا کہ وہ کسی خاص نتیجے پر پہنچ گیا ہے۔ اس نے جلدی سے
اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"ایس۔ ڈی ہیڈ کوارٹر" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
سنائی دی۔
"ایس۔ ڈی تھری بول رہا ہوں نکولائی" ــــ سردار احمد جان نے
تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"اوہ ــ یس باس" ــــ دوسری طرف سے اس طرح چونکتے
لہجے میں کہا گیا جیسے ایس۔ ڈی تھری کی طرف سے یہاں فون کئے
پر اسے شدید حیرت ہو۔
"تمام ممبرز کو الرٹ کر دو ــــ میں خود ہیڈ کوارٹر آ رہا ہوں ــــ
اب نئی لائن آف ایکشن پر کام کرنا ہے" ــــ سردار احمد جان۔
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر تیزی
سے میز کی دراز کھولی۔ اس میں سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا
فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ دوسرے لمحے اس نے اس کا بٹن
کر دیا اور ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی مخصوص آواز نکلنے لگی۔
"ہیلو ــ ہیلو ــ ایس۔ ڈی تھری کالنگ ربانی۔ اوور" ــــ
احمد جان نے تیز لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی۔
"یس باس! ــــ ربانی اٹنڈنگ یو۔ اوور" ــــ چند لمحوں
ٹرانسمیٹر سے ربانی کی آواز سنائی دی۔

"ربانی! ــــ میں نے نئی لائن آف ایکشن تیار کی ہے ــــ تم ایسا
کرو کہ فوراً ایس۔ ڈی تھری ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤ ــــ میں نے گروپ
کالنگ کی ہے ــــ میں چاہتا ہوں کہ تم بھی اس میٹنگ میں شامل رہو۔
تاکہ کام کو صحیح معنوں میں آگے بڑھایا جا سکے۔ اوور" ــــ سردار احمد جان
نے کہا۔
"یس باس! ــــ پاس کوڈ بتا دیں۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے
ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پاس کوڈ ایس۔ ڈی تھری ــــ فوراً پہنچو ــــ اوور اینڈ آل" ــــ
سردار احمد جان نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے دوبارہ دراز
میں رکھا اور پھر دراز بند کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ سیاہ رنگ کی کار ڈرائیو کرتا ہوا دارالحکومت کی
مختلف سڑکوں پر آگے بڑھا جا رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک
کالونی میں داخل ہوئی اور پھر اس نے کار ایک کوٹھی کے گیٹ کے
سامنے موڑ کر روک دی اور مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجایا۔ دوسرے
لمحے سائیڈ پھاٹک کھلا اور مقامی نوجوان باہر آ گیا۔
"ایس۔ ڈی۔ تھری" ــــ سردار احمد جان نے کار کی کھڑکی سے سر
باہر نکالتے ہوئے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور سائیڈ
پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھلا اور سردار احمد جان
کار اندر لے گیا۔
یہ ایک بہت وسیع و عریض کوٹھی تھی۔ لان کو کراس کرتا ہوا وہ کار
پورچ میں لے گیا۔ برآمدے میں دس لمبے تڑنگے مقامی افراد کھڑے تھے۔

ان کے کھڑے ہونے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ تربیت یافتہ اور فیلڈ کے آدمی
ہیں۔ سردار احمد جان کے نیچے اُترتے ہی ان میں سے ایک تیزی سے
برآمدے کی سیڑھیاں اُترتے ہوئے اس کی طرف آیا۔
"آیئے باس! ۔۔۔ ہم سب آپ کے ہی منتظر تھے" ۔۔۔ اس آدمی
نے سردار احمد جان کے قریب جا کر مؤدبانہ انداز میں کہا۔
"تھینک یو نکولائی! ۔۔۔ میں نے ربانی کو بھی کال کیا ہے ۔۔۔
گیٹ پر موجود آدمی کو کہہ دو ۔۔۔ پاس کوڈ ایس۔ ڈی۔ بقری ہی ہے"
سردار احمد جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ۔۔۔ نکولائی نے کہا اور اس نے وہیں سے اونچی آواز
میں پھاٹک کے قریب کھڑے اس مقامی نوجوان کو ہدایات دینی شروع
کر دیں جس نے سردار احمد جان کے لئے پھاٹک کھولا تھا۔
تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے ہال نما کمرے میں ایک بڑی
میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔
"باس! ۔۔۔ ہم تو یہاں آ کر بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے ہیں
شکر ہے آپ کو ہمارا خیال تو آیا" ۔۔۔ سردار احمد جان کے سامنے
بیٹھے ہوئے نکولائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تمہیں کام کے لئے ہی میں نے رُوسیاہ سے کال کیا تھا ۔۔۔ فارغ
بٹھانے کے لئے تو نہیں بلایا تھا ۔۔۔ میں دراصل چاہتا تھا کہ مشن کے
بارے میں بنیادی معلومات حاصل ہو جائیں تو تمہیں ایکشن میں لے آؤں"
سردار احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور نکولائی نے سر ہلا دیا۔
کے باقی نو ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ربانی اندر داخل ہوا۔ اس کے
جسم پر نیلے رنگ کا سوٹ تھا۔
"آؤ ربانی بیٹھو ۔۔۔ تمہارا ہی انتظار تھا" ۔۔۔ سردار احمد جان نے
ربانی سے مخاطب ہو کر کہا اور ربانی سر ہلاتا ہوا سردار احمد جان کے ساتھ
پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اب سردار احمد جان کے ایک طرف
نکولائی تھا اور دوسری طرف ربانی تھا۔
"سب سے پہلے میں مختصر طور پر تمہیں اس مشن کا پس منظر بتا دوں کیونکہ
تمہیں اس بارے میں کوئی علم نہیں ہے ۔۔۔ یہاں صرف ربانی اور
اس کا گروپ ہی کام کرتا رہا ہے" ۔۔۔ سردار احمد جان نے کہا اور پھر
اس نے شروع سے لے کر اب تک کے حالات مختصر طور پر بتا دیئے جن
میں کے۔ جی۔ بی کے مقامی ایجنٹ نواب ارشد خان کے اغوا اور اس
کے آدمی روڈنی کی ہلاکت بھی شامل تھی۔
"اوہ باس! ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے
خلاف حرکت میں آ چکی ہے" ۔۔۔ ربانی نے چونک کر کہا۔
"ہمارے خلاف نہیں ۔۔۔ کے۔ جی۔ بی کے خلاف ۔۔۔ نواب ارشد
حسین کے ذمہ جو کام لگایا گیا تھا وہ یہاں کے۔ جی۔ بی ایجنٹوں کے مقامی
چیف کے۔ وُن کے ذریعے لگایا گیا تھا۔ نواب ارشد حسین ہمارے متعلق
کچھ نہیں جانتا ۔۔۔ پہلے عامر سہیل والا کام بھی کے۔ جی۔ بی کے ذریعے
ہی روڈنی سے کرایا گیا تھا۔ اس لئے اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ان
سے کچھ معلوم بھی ہو گا تو صرف کے۔ جی۔ بی کے متعلق ہی معلوم ہو سکے
گا۔ کے۔ جی۔ بی اپنے مسائل سے نمٹنا جانتی ہے" ۔۔۔ سردار

احمد جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس بس — آپ نے کسی نئی لائن آف ایکشن کی بات کی تھی" — یہ نکولائی جواب تک خاموش بیٹھا تھا بول پڑا۔

"ہاں! — اور اسی لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے — میں اب اس مشن سے تنگ آگیا ہوں — شروع شروع میں ہمیں تیز اور مسلسل کامیابیاں حاصل ہوتی رہیں۔ لیکن پھر اچانک سب کچھ ختم ہو گیا۔ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران اچانک اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ — عمران بھی غائب ہے۔ صرف ہمارے سامنے وہ عمارت ہے جسے ہم سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر سمجھ رہے ہیں لیکن اس کے اندر جس قسم کے حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں اس کے مطابق تو ہم اس کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے میں نے اس کے اندر داخل ہونے کا نیا پلان بنایا تھا کہ اس عمارت کے نیچے موجود سرکاری سیوریج لائن کا نقشہ اور اس کی تفصیلات اگر ہمیں مل جائیں تو ہم آسانی سے خفیہ طور پر اس کے اندر داخل ہو سکتے ہیں کیونکہ حفاظتی آلات باہر سے آنے والوں کو پیش نظر رکھ کر نصب کئے جاتے ہیں — گٹر لائن پوائنٹ کا تو انہیں خیال تک نہ ہو گا لیکن اب کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں کی ہلاکت اور ان کی گرفتاری سے یہ مسئلہ بھی ختم ہو گیا ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے انہیں کوئی ایسا کلیو مل گیا ہو گا کہ یہ لوگ کیا کام کر رہے ہیں اور اگر نہ بھی ملا ہو گا تو انہوں نے روڈنی اور اس نواب ارشد حسین سے پوچھ لیا ہو گا۔ مسئلہ تو جیسے بھی ہوا بہرحال اب ختم ہو گیا لیکن اب میں اس سارے مشن سے واقعی تنگ آگیا ہوں اس لئے میں نے یہ میٹنگ کال کی ہے

ذہن میں ایک نئی لائن آف ایکشن آئی ہے۔ لیکن یہ لائن آف ایسی ہے کہ جس کا نتیجہ دونوں صورتوں میں نکل سکتا ہے یا تو ہم ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائیں گے — یا پھر ہم اپنا مشن چند روز میں پورا کر لیں گے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس پر عمل شروع کرنے سے پہلے آپ سب سے اسے باقاعدہ ڈسکس کر لیا جائے" — احمد جان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"فرمائیں" — نکولائی نے کہا۔

"میرے ذہن میں لائن آف ایکشن یہی ہے کہ عمران کے فلیٹ پر چلا جاؤں اور اس وقت تک وہیں رہوں جب تک عمران وہاں نہ آ جائے — اور تم لوگ فلیٹ سے باہر موجود رہو — جیسے ہی سگنل دوں تم اوپر آ جاؤ اور پھر اس عمران کو وہاں سے اغوا کر کے لے آیا جائے۔ اس کے بعد اس کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اس سے معلوم کیا جائے کہ کیا واقعی وہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ہے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس سے سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو کسی خاص جگہ کال کر کے اکٹھے کیا جائے اور اس کے بعد اس عمارت کو ٹائم بموں سے اڑا دیا جائے — اس طرح سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہو جائے گا — رہ گیا ہیڈ کوارٹر، تو اس عمران سے اس کے حفاظتی انتظامات معلوم کر کے اس پر آسانی سے قبضہ کیا جا سکتا ہے اور وہاں سے اپنے مطلب کی فائل حاصل کرنے کے بعد اس عمارت کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا جائے اور آخر میں اس عمران کو بھی ہلاک کر دیا جائے — اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا" — سردار

احمد جان نے اپنی نئی لائن آف ایکشن کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"باس! ۔۔۔ جب آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ عمران انتہا
آدمی ہے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ یہ اس قدر آسانی سے قابو میں
گا" ۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ربانی نے انتہائی
لہجے میں کہا۔
"اس کے بارے میں اسی شاطر پن کا سن کر تو ایس۔ وی اب
خراب ہو رہی ہے ۔۔۔ ہم ذہنی طور پر اس سے خوفزدہ ہو چکے
یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے تحفظ کے چکر میں پڑ گئے ہیں اور مشن میں
ناکامی ہمیں مل رہی ہے جب کہ آج سے پہلے کبھی ایس۔ وی ایسے
کے چکر میں نہیں پڑی ۔۔۔ ہمیں تیز اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا چا
سردار احمد جان نے غصیلے لہجے میں کہا۔
"باس! ۔۔۔ اگر یہ سارا کام اس طرح ہو سکتا تو روسیاہ یہ کام آسا
یہاں موجود کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں سے بھی کرا لیتا ۔۔۔ اسے ایسے
آپ اور ایم کو سامنے لانے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ ربانی نے تلخ لہ
"تو پھر کیا کیا جائے ۔۔۔ اسی طرح احمقوں کی طرح ان کے
دوڑتے رہیں اور ناکام ہوتے رہیں ۔۔۔ یا پھر چیف کے سامنے نا
اعلان کر کے واپس چلے جائیں" ۔۔۔ سردار احمد جان نے انتہائی جھ
ہوئے لہجے میں میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔
"باس! ۔۔۔ آپ کی لائن آف ایکشن درست ہے۔ ایک آدمی
کرنا اور پھر اس پر تشدد کر کے اس سے کچھ اگلوا لینا کونسا بڑا مسئلہ ہے
چاہے وہ کوئی بھی کیوں نہ ہو ۔۔۔ آپ پہلے بھی خوامخواہ نگرانی

پڑیں پڑے رہے ہیں ۔۔۔ آپ خود کیوں جاتے ہیں۔ ہمیں اس کا
پتہ اور حلیہ بتا دیں۔ ہم اسے اٹھا کر یہاں لے آئیں گے" ۔۔۔ اس بار
ربانی کے بولنے سے پہلے ہی نکولائی بول پڑا۔
"ٹھیک ہے ۔۔۔ بس ایسے ہی ہوگا ۔۔۔ جو بھی نتیجہ نکلے بہرحال اب
ایسے ہی ہوگا۔ یہ میرا فیصلہ ہے ۔۔۔ روسیاہ والے بھی خوامخواہ اس سے
ڈرتے ہیں اور شاید انہوں نے اسی لئے یہاں کے مقامی ایجنٹوں کے ذمہ
یہ کام نہیں لگایا کہ سیکرٹ سروس مقامی ایجنٹوں کے بارے میں واقف
ہو گی ۔۔۔ ربانی بولو ۔۔۔ کیا تمہیں میرے فیصلے سے کوئی اختلاف ہے"۔
سردار احمد جان نے اسی طرح سخت جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"جب آپ نے فیصلہ کر لیا ہے باس! ۔۔۔ تو پھر اختلاف کرنا تو جرم
ہے۔ پہلے آپ مشورہ لے رہے تھے اس لئے میں نے بات کر دی تھی"۔
ربانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"گڈ ۔۔۔ تو سنو! ۔۔۔ عمران کو اغوا کرنے کا کام اب نکولائی اور اس کا
گروپ کرے گا ۔۔۔ تم اپنے گروپ کے ساتھ اس کی نگرانی کرو گے۔ کسی
بھی لمحے انہیں کوئی خطرہ درپیش ہو تو تم نے ان کی مدد کرنی ہے ۔۔۔ میں اپنی
رہائش گاہ میں رہوں گا تاکہ کسی کو میرے متعلق علم نہ ہو سکے ۔۔۔ جب
عمران یہاں ہیڈ کوارٹر میں پہنچ جائے تو پھر مجھے اطلاع کرنا۔ عمران سے
پوچھ گچھ میں خود کروں گا ۔۔۔ ربانی! ۔۔۔ تم نکولائی کو عمران کا حلیہ
بھی بتاؤ گے اور اس کا فلیٹ بھی دکھاؤ گے" ۔۔۔ سردار احمد جان نے
تیزی سے فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔
"تو کیا آپ خود اس کے فلیٹ میں نہ جائیں گے جیسا کہ آپ پہلے کہہ رہے

تھے" ـــــــ ربانی نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ـــ میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ جب مقصد اُسے اغوا کرنا ہے تو پھر میں سامنے کیوں آؤں ـــ اس کے فلیٹ کی نگرانی کرو۔ کبھی نہ کبھی تو بہرحال وہ فلیٹ میں آئے گا ہی سہی" ـــ سردار احمد جان نے کہا اور ربانی اور نکولائی نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"ٹھیک ہے باس! ـــ آپ کیوں سامنے آتے ہیں ـــ ایک آدمی کو اغوا ہی کرنا ہے ـــ ہو جائے گا" ـــــــ نکولائی نے کہا اور سردار احمد جان اٹھ کھڑا ہوا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات موجود تھے جیسے اس نے اب صحیح لائن آف ایکشن تلاش کر لی ہو۔

"اب تم ربانی سے عمران اور اس کے فلیٹ کے بارے میں معلومات کرو اور باقی تفصیلات بھی خود ہی طے کر لینا ـــــ مجھے بس اتنی اطلاع چاہیئے کہ عمران یہاں پہنچ گیا ہے اور اس کی نگرانی نہیں کی جا رہی"۔ سردار احمد جان نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا

...نے۔ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا، بلیک زیرو کرسی سے

...ہوا ـــ کیا کرسی میں کھٹمل ہیں جو تم بار بار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہو؟ عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ وہ جانتا تھا کہ بلیک زیرو احتراماً اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے۔

"آپ کے احترام میں اُٹھ کر کھڑا ہوتا ہوں" ـــــ بلیک زیرو نے ...دے جواب دیا۔

"...یہی کام نہ شروع کر دوں کہ دروازے سے باہر گیا اور تم بیٹھ... اندر آیا اٹھ کھڑے ہوتے ـــ پھر باہر گیا تو تم پھر بیٹھ گئے ...مجھے دو چار سو دفعہ چکر تو ضرور لگانے پڑیں گے لیکن جوزف ...مارے بھی دو چار سو ڈنڈ پورے ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے ...دے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ ہی تھک جائیں گے دروازے سے آتے اور جاتے
نہیں تھکوں گا" ـــــ بلیک زیرو نے بھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے
دیا اور عمران مسکرا دیا۔
"نواب ارشد حسین کا کیا ہوا" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا
"وہ کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ہے ـــــ صرف رقم وصول کرنے وا
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ـــــ اوہ! آپ کے ہاتھ کیسے لگ گ
بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا کیونکہ اُسے تو سرے
کا علم نہ تھا۔ اُسے تو صرف اتنا معلوم تھا کہ ٹائیگر کی ٹرانسمیٹر پ
تھی اور اس نے عمران کو بتایا تھا کہ کسی بدمعاش روڈنی کے
عام سہیل ہے اور عمران زیرو میک اپ کر کے چلا گیا تھا۔ پھر ا
کال آئی کہ نواب ارشد حسین کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دیا
اور عمران یہاں آتے ہی نواب ارشد حسین کے پاس چلا گیا تھا۔
"اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ـــــ ایسے ایجنٹوں کو
اہمیت نہیں ہوتی ـــــ یہ سُپر پاورز عام کاموں کے لئے مقام
پالتی ہیں ـــــ انہیں بھاری رقوم دیتی ہیں۔ لیکن انہیں کوئی خ
نہیں ہوتیں۔ نواب ارشد حسین بھی ایسا ہی ایجنٹ ہے ـــ
روڈنی بھی اس کا آدمی تھا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہو
"تھا کا مطلب ہے وہ ختم ہو چکا ہے" ـــــ بلیک
چونک کر کہا۔
"میں نے ٹائیگر کو واچ ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دی تھیں

اور روڈنی کے متعلق تفصیلات معلوم کر کے اس کا خاتمہ کر دے کیونکہ
...ں نواب ارشد سے فوری ملنا چاہتا تھا اور مجھے یقین ہے کہ ٹائیگر
ب تک اپنا کام مکمل کر لیا ہوگا اس لئے میں نے "تھا" کا صیغہ
ل کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔
"اب مجھے تفصیل تو بتائیں ـــــ آپ تو گئے تھے روڈنی کے پاس
درمیان میں یہ نواب ارشد حسین کیسے ٹپک پڑا" ـــــ ؟ بلیک زیرو
مسکراتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے اُسے ساری بات بتا دی۔
"کیا مطلب! ـــــ وہ چیف انجنیئر دانش منزل کے سیوریج سسٹم کو
...کر رہا تھا۔ مگر یہاں تو سرکاری سیوریج سسٹم موجود ہی نہیں ہے
پرائیویٹ ارینجمنٹ ہے" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے
کہا۔
"اسی لئے تو پرائیویٹ ارینجمنٹ کیا گیا تھا کیونکہ کسی بھی عمارت میں داخلے
کے لئے سب سے آسان راستہ یہی سیوریج سسٹم ہی ہوتا ہے۔ بہرحال
نواب ارشد حسین نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اُسے یہ کام چیف نے دیا تھا
اس نے اسے روڈنی کے ذمہ لگا دیا ـــــ اور چیف کے بارے میں
صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ فون پر اُسے کام دیتا ہے اور کام ہو جانے
کے بعد اس کے اکاؤنٹ میں خود بخود بھاری رقم جمع ہو جاتی ہے ـــ اور
...ے بارے میں اُسے صرف اتنا معلوم ہے کہ وہ کے۔جی۔بی کا مقامی
...ہے۔ اس سے زیادہ اُسے کچھ معلوم نہیں" ـــــ عمران نے کہا۔
"ہو سکتا ہے وہ چھپا رہا ہو" ـــــ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"یہی بات سوچ کر میں نے اس کی روح سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش

کی کہ چلو رُوح تو جھوٹ نہ بولے گی لیکن رُوح صاحبہ جسم سے نکل
غائب ہو گئی اور مجھے بے نیل و مرام واپس آنا پڑا"۔۔۔۔ عمران
منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو سمجھ گیا کہ تشدد کے دوران نواب
ہلاک ہو چکا ہے۔

"اس کا مطلب ہے کہ اس بار کے۔جی۔بی ہمارے خلاف کام کر
رہی ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔ لگتا تو ایسا ہی ہے۔۔۔۔ بہرحال معلوم ہو جائے گا"
عمران نے مبہم سے لہجے میں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے رسیور اٹھایا
پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"رائل کلب"۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز
سنائی دی۔

"احسان علی خان بول رہا ہوں۔۔۔۔ اسسٹنٹ مینیجر افضل
بات کرائیں"۔۔۔۔ عمران نے قدرے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس با
لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور پر ابھری۔

"ہیلو۔۔ افضل راٹھور بول رہا ہوں"۔۔۔۔ بولنے والے کے
حیرت تھی شاید وہ احسان علی خان کو نہ پہچانتا تھا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔۔ ٹرانسمیٹر پر بات کرو"۔۔۔۔ عمران
لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر پر اپنی مخصوص
ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ بلیک زیرو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔
تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے کال آگئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا

ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو۔۔ ہیلو۔۔ راٹھور کالنگ پرنس۔ اوور"۔۔۔۔ افضل راٹھور
کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکل رہی تھی۔

"یس۔۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ یو۔۔۔۔ کال کوئی سُن تو نہیں
رہا۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب!۔۔۔ میں نے پہلے ہی خیال رکھا ہے۔ اوور"۔۔۔۔
دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کے۔جی۔بی کے مقامی چیف نے نواب ارشد خان کے ذمے ایک خصوصی
کام لگایا تھا جو اس نے ڈریگون سپیشل کلب کے روڈنی کے ذریعے مکمل کرانے
کی کوشش کی۔۔۔۔ نواب ارشد حسین صرف اتنا بتا سکا ہے کہ اُسے یہ
کام کے۔جی۔بی کے چیف نے دیا تھا۔۔۔۔ تم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ
کام کے۔جی۔بی کے مقامی چیف کو کس پارٹی نے دیا تھا اور اس پارٹی کے
بارے میں اگر کوئی تفصیلات مل سکیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اوور"۔۔۔۔
عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کام کیا تھا۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری طرف سے افضل راٹھور نے پوچھا۔

"ایک عمارت کے نیچے سرکاری سیوریج سسٹم کے نقشے کی تفصیلات
حاصل کرنی تھیں۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ میں معلوم کر کے آپ کو کال کرتا ہوں۔ اوور"۔۔۔۔ دوسری
طرف سے کہا گیا۔

"پوری ہوشیاری سے کام کرنا۔۔۔۔ دوسری پارٹی سے متعلق جس قدر
بھی معلومات حاصل ہو سکیں اچھا ہے۔ اوور"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ لیکن جواب کل ہی دے سکو
اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"او۔کے ۔۔ ٹرانسمیٹر پر ہی بات کرنا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔
نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
"یہ کے۔جی۔بی کا ایجنٹ ہے" ۔۔۔ ؟ ٹرانسمیٹر آف ہوتے
بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"نہیں ۔۔ البتہ یہ ایک ایسے آدمی کو جانتا ہے جو کے۔جی۔بی
مقامی ہیڈ کوارٹر میں کسی اہم پوسٹ پر ہے اور ایک خاص قسم کی ش
کا بے حد رسیا ہے ۔۔۔ اب یہ رات کو اس سے ملے گا اور اسے
شراب کافی مقدار میں پلائے گا اور پھر جب وہ آدمی نشے میں آؤٹ
تو پھر اس سے ساری باتیں معلوم کرے گا ۔۔۔ اس آدمی کو پتہ
چلے گا کہ وہ کیا کیا بتا چکا ہے اور افضل راٹھور کو معاوضے میں
آف ڈھسپ سے بھاری رقم مل جائے گی" ۔۔۔ عمران نے مس
ہوتے کہا۔
"اوہ ۔۔ اگر ایسی بات ہے تو اس خاص آدمی کو ہمیں نظر میں
چاہیئے تاکہ یہاں موجود کے۔جی۔بی کے ایجنٹوں کی سرگرمیاں ہما
میں رہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔
"کیا ضرورت ہے خوامخواہ کی سردردی کی ۔۔۔ یہ لوگ صرف
قسم کی معلومات حاصل کر کے اپنے ملکوں کو بھیجتے ہیں اور
ایسے ایجنٹ ہر ملک میں رکھتی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کر
اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ کہاں چل دیئے" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔
"میں اب فلیٹ پر جا رہا ہوں ۔۔ تم نواب ارشد حسین کی لاش برقی
بھٹی میں ڈال دینا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"لیکن آپ کے فلیٹ میں بھی تو ڈکٹا فون موجود ہو سکتا ہے یا ہو سکتا
ہے کہ فلیٹ کی نگرانی بھی ہو رہی ہو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا کیونکہ جب
سے صفدر کے فلیٹ سے ڈکٹا فون ملا تھا عمران فلیٹ پر واپس نہ گیا تھا۔
"اسی لئے تو جا رہا ہوں کہ یہ بلی چوہے والا کھیل ختم تو ہو ۔۔ جو بھی
ہوگا کم از کم سامنے تو آ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"تو آپ ان لوگوں کو سامنے لے آنے کے لئے اپنے آپ کو چارے
کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ پھر میں ممبرز کی ڈیوٹی نہ لگا دوں
آپ کے فلیٹ کی نگرانی کے لئے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کرسی سے
اٹھتے ہوئے کہا۔
"ہو سکتا ہے ایسا نہ ہو اور میں تو آرام سے فلیٹ میں پڑا سوتا رہوں
اور وہ بیچارے ساری رات نگرانی کرتے رہ جائیں ۔۔۔ اور اگر کچھ ہوگا
بھی سہی تو تم فکر نہ کرو میں اکیلا ہی سنبھال لونگا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے چہرے
پر موجود میک اپ صاف کر دے ۔ گو فلیٹ پر جانے کی بات کرتے ہوئے
اس کے ذہن میں نگرانی والی بات نہ تھی لیکن بلیک زیرو کے بات
کرنے پر اس کے ذہن میں فوراً ہی یہ سکیم بن گئی کہ وہ خود کو سامنے لے
آئے تاکہ اگر واقعی کوئی تنظیم ان کے خلاف کام کر رہی ہو تو کم از کم اس
کا کلیو تو ملے گا ہی ۔ چنانچہ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ میک اپ

صاف کر کے اپنی ہی کار میں فلیٹ پر جائے گا۔ اس کار میں جس کے
کے نیچے سے برآمد ہونے والے سپیشل انڈیکیٹر کے بعد اس نے اسے
استعمال نہ کیا تھا اور دانش منزل کے گیراج میں بند کر دیا تھا۔
تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر اپنے فلیٹ
طرف بڑھنے لگی۔ عمران کی نظریں بیک مرر پر جمی ہوئی تھیں وہ چیک
چاہتا تھا کہ کہیں دانش منزل کی نگرانی تو نہیں ہو رہی کیونکہ بہرحال
یہ بات تو سامنے آ چکی تھی کہ دانش منزل کے خلاف کوئی پارٹی کام کر
ہے جس نے پہلے اندر چیکنگ مشین پہنچائی اور اب اس کے سیوریج
کو چیک کرا رہی تھی لیکن فلیٹ تک پہنچ جانے کے باوجود اسے کوئی مش
کار نظر نہ آئی۔ اس نے کار فلیٹ کے نیچے بنے ہوئے گیراج میں رو
اور پھر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازے کو تالا لگا ہوا
اس کا مطلب تھا کہ سلیمان کہیں گیا ہوا ہے۔ عمران نے مخصوص رخنے
سے چابی نکالی اور پھر تالا کھول کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا اس کو
سے کوئی غبارہ سا ٹکرایا۔ عمران کا ہاتھ تیزی سے ناک کی طرف بڑھ
تھا کہ یکلخت اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ
اس کا ذہن تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جیسے تاریکی آہستہ آہستہ چھٹ
اس طرح اس کے ذہن پر موجود تاریکی کی دبیز تہہ ہلکی پڑنے لگ گ
اور آہستہ آہستہ تاریکی کی جگہ روشنی نے لینی شروع کر دی اور اس
ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ چند لمحوں تک تو
ذہن خالی خالی سا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور پیدا ہوتا گیا اور اس
ساتھ ہی اس نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے کمرے کے درمیان

ستون کے ساتھ بندھے ہوئے کھڑے دیکھا۔ اسے لوہے کی زنجیر کے
ساتھ ستون سے جکڑا گیا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ بھی ستون کی عقبی
طرف کر کے اس کی کلائیوں میں ہتھکڑی ڈالی گئی تھی۔ اس کے جسم کے
گرد زنجیر اس طرح بندھی ہوئی تھی کہ گردن کے نچلے حصے سے لے کر
پاؤں تک وہ اس طرح جکڑا ہوا تھا کہ جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ
دے سکتا تھا صرف اس کا سر اور گردن حرکت کر سکتی تھی۔ کمرے میں
کسی قسم کا کوئی سامان نہ تھا اور نہ ہی وہاں کوئی آدمی تھا اس کے سامنے
ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی
"چلو اب کسی مخالف کی شکل تو نظر آئے گی ——— خوامخواہ کا اسرار
پھیلا رکھا تھا انہوں نے" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے سب سے پہلے اپنی انگلیوں کو حرکت دے کر
اپنی کلائیوں میں پڑی ہوئی کلپ ہتھکڑی کھولنے کی کوشش شروع
کر دی۔ چند لمحوں کی کوشش کے بعد کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی ہتھکڑی
کھل گئی۔ عمران نے ہتھکڑی نیچے نہ گرنے دی اور اسے ایک ہاتھ سے
پکڑ لیا کیونکہ اگر ہتھکڑی نیچے گر جاتی تو پھر سامنے سے نہ سہی مگر سائیڈ سے
بہرحال نظر آ جاتی۔ گو اس کی کلائیاں تو آزاد ہو چکی تھیں لیکن پورے بازو
زنجیر سے آزاد نہ ہو سکتے تھے کیونکہ بازوؤں کے گرد بھی زنجیریں موجود تھیں
اس نے اب منہ اونچا کر کے سر سے اوپر ستون کے ساتھ بندھی ہوئی زنجیر
کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا پھر اس نے نیچے اپنے قدموں میں پڑی ہوئی
زنجیر کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔
کیونکہ اب اسے زنجیر کے بندھے ہونے کا پورا سسٹم معلوم ہو گیا تھا اس

نے چیک کر لیا تھا کہ پہلے نیچے ستون کے گرد زنجیر لگا کر اُسے آپس
منسلک کر دیا گیا تھا اور یہ رابطہ یقیناً ایک کڑے کے ذریعے ہی ہو
اور پھر زنجیر کو اس کے جسم کے گرد لپیٹ کر اوپر لے جا کر ایک بار پھر
کے گرد لگا کر اس کے سرے پر موجود کڑے کو زنجیر کی کڑی میں
دیا گیا تھا اس طرح زنجیر بالکل ٹائٹ ہو گئی تھی اور اس کا بندھا
جسم معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتا تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس
سسٹم میں سب سے کمزور پوائنٹ وہی کڑا ہوتا ہے جو زنجیر کی
میں ڈالا جاتا ہے اگر اس پر پورا دباؤ پڑ جائے تو وہ کھل بھی سکتا۔
چنانچہ اس نے اس پر دباؤ ڈالنے کا آغاز کر دیا۔ سب سے پہلے تو ا
نے اپنے جسم کو نیچے کی طرف سمیٹا۔ پہلے پہل تو وہ کامیاب نہ ہوا لیکن
بار بار اور مسلسل کوشش کرنے سے اس کے سر کے اوپر جا کر ستون
گرد گھومی ہوئی زنجیر تھوڑی سی نیچے کھسک آئی اور عمران سیدھا
زنجیر کے نیچے ہونے سے اس زنجیر کی سختی ختم ہو گئی اب وہ ڈھیلی
گئی تھی۔ عمران نے اب جسم کو آگے کی طرف زور ڈال کر دبانے
کوشش شروع کر دی۔ وہ مسلسل کوشش کرتا رہا۔ سانس روک کر
جسم کو سمیٹتا اور پھر یکلخت سانس چھوڑ کر جسم کو پوری قوت سے اچھال
آگے کی طرف دباؤ ڈالتا۔ اس کا جسم مسلسل زور لگانے سے پسینے
شرابور ہو گیا لیکن اس کا یہ فائدہ ہوا کہ اب زنجیر خاصی ڈھیلی پڑ
تھی۔ دو چار بار مزید کوشش کرنے کے بعد جب اسے ہلکی سی کھٹک
کی آواز اپنے سر کے اوپر سنائی دی تو اس کے لبوں پر بے اختیار
آسودہ سی مسکراہٹ تیر گئی کیونکہ وہ اس آواز کا مطلب اچھی طرح

تھا اس کا مطلب تھا کہ اوپر موجود کنڈا دباؤ پڑنے کی وجہ سے
سے زیادہ کھل چکا ہے اور اب باقی کھل جانا کوئی مشکل کام نہ تھا
ایک زوردار جھٹکے کی ضرورت تھی اور اس کے بعد ساری زنجیر
ڈالی ہوئی نیچے فرش پر آ گرتی۔ زنجیر میں یہی خاصیت تھی جبکہ
کے بل اتنی آسانی سے نہ کھلتے تھے۔ اس نے ہونٹ بھینچ کر آخری جھٹکا
نے کا ارادہ کیا ہی تھا تاکہ زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو سکے کہ اچانک
ازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور عمران چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے
دوسرے لمحے اس نے کھلے دروازے سے تین آدمیوں کو اندر آتے
نے دیکھا۔ ایک آگے تھا جبکہ دو اس کے عقب میں تھے۔ ان تینوں
انداز جارحانہ تھا۔ گو وہ تینوں ہی مقامی تھے لیکن عمران دوسرے ہی
ہان گیا تھا کہ ان تینوں کے چہروں پر میک اپ ہے۔ آگے والا خالی
تھا جب کہ عقب میں موجود دونوں آدمیوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں
ائی ہوئی تھیں۔

"تو یہ ہے علی عمران ـــــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا وہ مشہور زمانہ سیکرٹ
ایجنٹ ـــــ جس کا نام پوری دنیا میں دہشت بنا ہوا ہے" ـــــ سب
سے آگے والے نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ بڑے غور سے عمران کو
دیکھ رہا تھا لیکن اس کی آواز سنتے ہی عمران کے ذہن میں ایک جھماکا سا
ہوا اور دوسرے لمحے وہ پہچان گیا کہ یہ بولنے والا سردار احمد جان ہے وہی
سردار احمد جان جو اپنے باپ کی بیماری کی کال ملنے پر اچانک آزاد علاقے
ں چلا گیا تھا اور جو عمران سے مدد حاصل کرنے آیا تھا۔ گو وہ اپنے طور
آواز بدل کر بات کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے عمران جیسے شخص کے سامنے

اس کی ہر کوشش بے سود تھی۔
"یس باس!۔۔۔ یہی علی عمران ہے"۔۔۔ پیچھے آنے والوں
سے ایک نے کہا اور اس کے بولنے پر ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ آدمی رو
ہے۔ گو اس نے مقامی لہجے میں انگریزی بولنے کی کوشش کی تھی
وہ اپنا مصنوعی لہجہ پوری طرح نہ بدل سکا تھا۔
"کمال ہے۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ پہاڑوں پر رہنے والوں
قوت حافظہ بے حد تیز ہوتی ہے۔۔۔ لیکن تم تو اتنی جلدی سب
بھول گئے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب!۔۔۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"۔۔۔ سب سے
والے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"تمہیں آخر اس طرح اپنے آپ کو چھپانے کی کیا ضرورت تھی
احمد جان!۔۔۔ تم ایک طاقتور اور باعزت قبیلے کے سربراہ ہو"۔۔۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا۔
"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ تو تم مجھے سردار احمد جان سمجھ رہے ہو"۔۔۔
اس نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"اگر تم اپنے آپ کو نہیں سمجھتے تو ٹھیک ہے۔۔۔ مجھے کیا
ہو سکتا ہے۔۔۔ سردار سکندر جان کو حکومت پاکیشیا کی طرف سے
سردار نامزد کر دیا جائے گا۔ ورنہ اب تک تو حکومت یہی سوچ رہی تھی
فعال اور پاکیشیا نواز آدمی ہو۔ اس لئے سردار سکندر جان کی بجائے تمہیں
سردار نامزد کر دیا جائے۔۔۔ لیکن بہرحال تمہاری مرضی"۔۔۔
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کیسے سردار بنتے ہو اور کیسے نہیں۔۔۔ اس سے مجھے کوئی مطلب
اور نہ ہی میں سردار احمد جان ہوں اور نہ مجھے بننے کی ضرورت
ہے۔۔۔ میں نے تمہیں اغوا کر کے یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ تم
سیکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے
میں پوری تفصیلات بتا سکو۔۔۔ بولو۔۔۔ کیا تم ویسے ہی بتا دو گے یا
باقاعدہ تشدد کیا جائے"۔۔۔ سامنے والے نے غراتے ہوئے لہجے
بات کرتے ہوئے کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔
"بہت خوب۔۔۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ روسیاہی حکام اب اس قدر
پرواہ ہو چکے ہیں کہ انہوں نے تم جیسے احمق کو پاکیشیا بھجوا دیا ہے۔۔۔
را خیال ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا ہیڈ کوارٹر تمہیں کسی
حلوائی کی دکان پر پڑا مل جائے گا۔۔۔ تم جاؤ اور جا کر اپنے قبیلے کی
سرداری کرو"۔۔۔ عمران نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔
"یہ واقعی ڈھیٹ آدمی ہے۔۔۔ جاؤ اور تیزاب والی پچکاری لے
آؤ۔۔۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ کتنی دیر تک خاموش رہتا ہے"۔۔۔
سامنے والے نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے دونوں ساتھیوں میں سے ایک
سے مخاطب ہو کر کہا۔
"یس باس"۔۔۔ اس آدمی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے
باہر نکل گیا۔
"تیزاب کی پچکاری۔۔۔ اوہ! ویری بیڈ۔۔۔ میں سمجھا تھا کہ تم جسمانی
تشدد کرو گے"۔۔۔ عمران کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات
ابھر آئے اور اس کے ساتھ ہی سامنے والے کے فاتحانہ قہقہے سے کمرہ

گونج اٹھا۔

"ارے اس قدر بزدل ہو ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ یہ ضروری تو نہ
کہ میں پہلے ہی تمہاری آنکھوں پر پچکاری مارتا ۔۔۔ پہلے تمہارے
کے دوسرے حصوں پر بھی ماری جاسکتی تھی" ۔۔۔ سامنے والے
ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے باپ رے ۔۔۔ آنکھوں پر تیزاب کی پچکاری ۔۔۔ اوہ ما
عمران واقعی انتہائی حد تک خوفزدہ نظر آنے لگ گیا تھا۔

"تو پھر پچکاری آنے سے پہلے سب کچھ بتادو ۔۔۔ میرا وعدہ ہے
تمہاری جان بخشش دی جائے گی" ۔۔۔ سامنے والے نے اسی طرح
انداز میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا سکتا ہوں لیکن میری بھی ایک شرط ہے ۔۔۔
تم اپنا تفصیلی تعارف کراؤ ۔۔۔ اور یہ بھی بتادو کہ تم سیکرٹ سروس
ممبران اور ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں جاننا چاہتے ہو" ۔۔۔ ع
نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وعدہ کرتے ہو" ۔۔۔ سامنے والے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں وعدہ" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو سنو ۔۔۔ میرا تعلق روسیاہ کی ایک خفیہ ایجنسی ایس۔ وی۔ اے سے
جو کے۔ جی۔ بی کے چیف کے تحت ہی کام کرتی ہے ۔۔۔ میرا نا
ایس۔ وی تھری ہے اور یہ میرے ساتھی بھی اسی ایجنسی سے متعلق ہیں
ہماری ایجنسی کے ذمے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران اور سیکرٹ سر
کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنے کا کام لگایا گیا ہے تاکہ ہم یہ معلومات حکام ک

یکن" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری نے کہا۔
و کیا ہی حکام ان معلومات کا اچار ڈالیں گے ۔۔۔ یا مربہ ۔۔۔؟"
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا مطلب! ۔۔۔ کیا تم میرا مذاق اڑا رہے ہو" ۔۔۔ ایس۔ وی تھری
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔
رف اتنا بتادو ایس۔ وی تھری صاحب! ۔۔۔ کہ اصل سردار
جان کہاں ہے ۔۔۔ اور تمہیں کیا ضرورت تھی پہلے سردار احمد جان بن
شیا آنے کی اور سیکرٹ سروس کو آزاد علاقے میں لے جانے پر آمادہ
کی ۔۔۔ بحیثیت ایس۔ وی ایجنٹ بھی تم یہاں کام کر سکتے تھے
اب کر رہے ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
وہ کے۔ جی۔ بی کی پلاننگ تھی اور یہ پلاننگ ایک آدمی ایم نے کی تھی
پلاننگ کے تحت کام واقعی تیزی سے کامیابی کی طرف بڑھنے لگا۔
ے ایک ایجنٹ کیپٹن شکیل کو ٹریس کیا گیا ۔۔۔ دوسری طرف سردار
جان کی طرف سے بھی ایک خصوصی خط تمہارے فلیٹ تک پہنچایا گیا۔
کیل نے وہ کارڈ اپنے ساتھی صفدر کو دے دیا ۔۔۔ اس طرح
در بھی سامنے آگیا اور پھر ایک ایک کرکے دوسرے ساتھی بھی سامنے
ے گئے ۔۔۔ ان سب کے فلیٹس میں خصوصی ڈکٹا فونز نصب کر
ئے گئے۔ تمہارے ذریعے ہیڈ کوارٹر بھی سامنے آگیا لیکن تمہاری باتوں
یہ اندازہ ہوگیا کہ تم بحیثیت سیکرٹ سروس چیف ٹیم کو آزاد علاقے
نہیں بھیجنا چاہتے ۔۔۔ چنانچہ میں نے چیف سے بات کی اور ایم
یس بلا لیا گیا ۔۔۔ مجھے آزاد کر دیا گیا ۔۔۔ میں چونکہ بحیثیت سردار احمد جان

تمہارے سامنے تھا اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے میری کوٹھی میں
ڈکٹا فون نصب کرانے کی ہدایات دی ہیں۔ اس لئے میں ایک فو
اپنے نام کروا کر بظاہر واپس چلا گیا لیکن واپسی پر یہ حیرت انگیز ا
ہوا کہ سیکرٹ سروس اچانک اپنے فلیٹس سے غائب ہو چکی ہے
میں نے براہ راست ایکشن کی پلاننگ کی اور اس کے نتیجے میں تم
سامنے بے بس کھڑے ہو" ——— ایس۔ وی تھری نے تفصیل
ہوئے کہا اس نے تو یہ سب کچھ اس نظریے کے تحت بتا دیا تھا کہ
جس انداز میں بے بس ہوا کھڑا ہے اس کی یہاں سے رہائی کا تص
نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اب اسے یہ تو معلوم نہ تھا کہ عمران ان کی آ
پہلے ہی اپنا کام دکھا چکا تھا۔

"وہ اصل سردار احمد جان کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے
"وہ وہیں ہو گا اپنے گھر ——— اپنے باپ کی تیمار داری کر رہا ہ
ایس۔ وی تھری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! ——— کیا اسے ان سب باتوں کا علم نہیں ———
کیسے ہو سکتا ہے۔ تم نے اس کی یہاں پاکیشیا والی کوٹھی استعمال کی
کے خاص آدمیوں نے یہاں تمہیں ڈیل کیا ——— اسے کیسے علم نہیں
عمران نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ روسیاہ آتا جاتا رہتا ہے اور اتفاق سے میرا گہرا دوست
لیکن اسے میرے متعلق یہ علم نہیں ہے کہ میں کیا ہوں ——— با
یہاں کوٹھی اور اس کے آدمیوں والی بات ——— تو کیا تم ایس۔ و
اپنی طرح احمق سمجھتے ہو کہ وہ اس طرح پلاننگ کرے گی ——— اس

وں کی لاشیں تو کہیں گٹروں میں گل سڑ چکی ہوں گی۔ یہاں سب
اپنے آدمی ہیں ——— بہرحال اب میں نے تمہاری شرط پوری
ی ہے اس لئے اب تم وعدہ کے مطابق مجھے تفصیلات بتاؤ۔ لیکن
بات سوچ لو کہ تم نے اگر جھوٹ بولا تو تمہارا حشر عبرتناک ہو گا"۔
وی تھری نے دھمکی دیتے ہوئے کہا۔

"بالکل بتا دوں گا ——— تم فکر نہ کرو ——— لیکن پہلے ایک سائیڈ مکمل
جائے ——— تم نے بتایا نہیں کہ ان معلومات کا روسیاہ اچار ڈالے
یا مربہ ——— ؟ آخر وہ ان معلومات کا کرے گا کیا" ——— ؟ عمران
کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— کوئی نہ کوئی مقصد تو بہرحال ہو گا ہی" ———
ایس۔ وی تھری نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے بھی مجبور کر رہے ہو کہ میں بھی کچھ نہ
اؤں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب" ——— ؟ ایس۔ وی تھری نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"مسٹر سیاف! ——— تم ابھی ذہنی طور پر ایک معصوم بچے ہو۔ تمہیں
ابھی اپنی ماں کی گود میں بیٹھ کر ٹیاؤں ٹیاؤں کرنا چاہیے ——— تم
ا سیکرٹ ایجنٹی کے چکر میں آ پھنسے ہو ——— تمہارا کیا خیال ہے
مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ تم لوگ کیوں یہ ساری بھاگ دوڑ کر رہے ہو"۔
ان نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا اور ایس۔ وی تھری کی آنکھیں عمران
بات سن کر حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے پیچھے کھڑے
ے اس کے دونوں ساتھی بھی عمران کی بات پر بے حد حیران نظر آ رہے

تھے۔ دوسرا ساتھی تیزاب کی پچکاری لے کر نجانے کب واپس آ کر ا
تھری کے عقب میں کھڑا ہو چکا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم ۔۔۔ تم یہ سب کچھ کیسے جانتے ہ
تم میرا اصل نام کیسے جانتے ہو" ۔۔۔۔ ۔ ایس۔ وی تھری کی حالت
دیکھنے والی تھی۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مجھے معلوم ہے کہ کے۔ جی۔ بی کے اس خصوصی شعبے جس کا کام
آران اور شوگران کے گرد موجود آزاد قبائلی علاقوں میں جاسوسی کر
کا کوڈ نام ایس۔ وی ہے ۔۔۔۔ اور جو سیکشن خاص طور پر پاکیشـ
ملحقہ آزاد علاقے کے لئے کام کرتا ہے وہ سیکشن تھری ہے اور سیکـ
کا انچارج مسٹر سیاف صاحب ہیں اور سیاف صاحب کے بارے میں
ہے کہ وہ نہ صرف قد و قامت اور چہرے مہرے سے آزاد قبائلی علا
سردار لگتے ہیں بلکہ وہ قبائلی لب و لہجہ بھی اسی طرح جانتے ہیں جیسے
ہی ہوں ۔۔۔۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ جب تم پہلے سردار احمد جان
آئے تو میں تمہیں پہچان نہ سکا۔ لیکن اب جبکہ تم نے اپنے آپ
ایس۔ وی تھری بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ سردار احمد جان کو اس
سیٹ اپ کا ہی علم نہیں ہے تو یہ بات بہرحال صاف ہو گئی کہ تم
ہو۔ اس لئے اس میں اتنا حیران ہونے والی کونسی بات ہے"۔
عمران نے منہ بناتے ہوئے اس طرح تفصیل بتا دی جیسے یہ کوئی عا
بات ہو۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! تم تو واقعی انتہائی شاطر اور ہوشیار آدمی ہو ۔۔۔
مجھے اس فائل کے مندرجات پر کچھ کچھ یقین آنے لگا ہے جس میں تم

ے درج تھے" ۔۔۔۔ ایس۔ وی تھری نے جیب سے ریوالور
نے کہا اور عمران اس کے اس انداز پر مسکرا دیا۔
یں تو صرف تیزاب کی پچکاری سے ڈرتا ہوں ۔۔۔ یہ ریوالور وغیرہ
واقعی بچوں کے کھلونے لگتے ہیں ۔۔۔۔ بہرحال تم نے بتایا
تم یہ معلومات کیوں حاصل کرنا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے
تے ہوئے کہا۔

جیسے خطرناک آدمی کو کچھ نہیں بتایا جا سکتا ۔۔۔۔ اب تم جلدی سے
کچھ بتا دو ۔۔۔ سیکرٹ سروس کے ممبران کے نام اور ان کے موجودہ
۔۔۔ اور سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود حفاظتی انتظامات
یلات ۔۔۔ ورنہ میں اب تمہارا کوئی لحاظ نہ کروں گا" ۔۔۔ سیاف
تیز لہجے میں کہا۔

واہ ۔۔۔ بہت خوب ۔۔۔ مجھے اغوا کرا کر زنجیروں سے جکڑ دیا ہے
استعمال کرنے کے لئے تیزاب سے بھری ہوئی پچکاری بھی منگوا لی
جیب سے ریوالور بھی نکال لیا ہے اور تمہارے دوسرے ساتھی
میں مشین گن بھی موجود ہے ۔۔۔ اس کے باوجود بھی تم کہہ رہے
یں تمہارا کوئی لحاظ نہ کروں گا ۔۔۔ بہت خوب ۔۔۔ سنو سیاف!
لوٹیا سیکرٹ سروس سے صرف اتنا ہی تعلق ہے کہ اس کا چیف
مشنز پر ہائر کر لیتا ہے ۔۔۔ یا پھر اس نے مجھے مستقل تنخواہ دینے
سے اپنا نمائندہ خصوصی بنایا ہوا ہے ۔۔۔ اس لئے جہاں تک
سروس کے ہیڈ کوارٹر کا تعلق ہے اس کا تو مجھے بھی علم نہیں ہے۔
عمارت میں تم نے مجھے جاتے ہوئے دیکھا اور جسے تم نے سیکرٹ سروس

کا ہیڈ کوارٹر سمجھ لیا وہ عمارت میری ذاتی ملکیت ہے۔ اگر تم چاہ
تمہارے ساتھ چل کر اس عمارت کا ایک ایک چپہ تمہیں اور تمہا
ساتھیوں کو دکھا سکتا ہوں ——— وہاں میں نے اپنی ذاتی رہ
خاصے سائنسی حفاظتی اقدامات تجربے کے طور پر کر رکھے ہیں
ہے کہ میری کار کے بمپر کے نیچے لگاتے ہوئے تمہارے سپیشل
کی کارکردگی اس عمارت میں داخل ہوتے ہی زیرو ہو گئی ———
حشر تمہاری اس چیکنگ مشین کا ہوا ——— جہاں تک سیکرٹ سرو
ممبران کا تعلق ہے میں انہیں جانتا ضرور ہوں اور ان کی رہائش
کو بھی جانتا ہوں لیکن سیکرٹ سروس کے چیف نے اچانک ان
میک اپ میں متبادل رہائش گاہوں پر بھجوا دیا ہے۔ اس لئے
ہیں اور کس میک اپ میں ہیں ——— یہ بات چیف ہی جانتا ہے
عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
" مطلب ہے کہ تم کچھ نہیں جانتے ——— او کے ——— اچھ
جاتا ہے " ——— سیاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور تیز
اپنے اس ساتھی کی طرف مڑا جس کے ہاتھ میں تیزاب سے بھری
تھی۔ ریوالور اس نے دوبارہ جیب میں ڈال لیا تھا۔
" یہ مجھے دو ——— میں دیکھتا ہوں یہ کیسے نہیں بتاتا " ———
نے اپنے ساتھی سے کہا اور اس کے ساتھی نے جلدی سے ہاتھ
ہوئی خصوصی انداز کی پچکاری سیاف کے ہاتھ میں پکڑا دی۔
" ہاں! ——— اب بولو ——— میں تمہیں صرف ایک منٹ دوں گا
بعد تمہارا کیا حشر ہوگا یہ تم بہتر جانتے ہو " ——— سیاف نے

یں لے کر اس کا سرا عمران کی طرف کرتے ہوئے سخت لہجے میں
عمران کے چہرے پر ایک بار پھر خوف کے آثار ابھر آئے۔
سنو سیاف! ——— مجھے قتل کر دینے سے پاکیشیا سیکرٹ سروس پر
اثر نہیں پڑے گا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ تعاون
یں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا اور اس تعاون میں تمہیں ہی
ہوگا " ——— عمران نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
یسا تعاون " ——— ؟ سیاف نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
م مجھے صرف اتنا بتا دو کہ روسیاہ کا اس سارے مشن میں اصل مقصد
ے ——— یہ بات میں ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں کہ روسیاہ کو
معلومات چاہئیں تھیں اس لئے اس نے اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلایا
——— عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
اگر میں بتا دوں تو تم کیا تعاون کرو گے " ——— ؟ سیاف نے چند لمحے
ر ہنے کے بعد کہا۔
یں تمہارا وہ مشن مکمل کرا سکتا ہوں اگر اس کا تعلق دارالحکومت سے
——— عمران نے جواب دیا۔
یا تم اس بات کا کوئی ثبوت دے سکتے ہو کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
نہیں ہو ——— اور سیکرٹ سروس کا چیف تمہاری بات بھی مانتا
——— ؟ سیاف نے ایک بار پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
یں اس کا نمائندہ خصوصی ضرور ہوں لیکن وہ انتہائی اصول پسند آدمی
س لئے اگر کوئی اصولی بات ہوئی تو وہ ضرور مان لے گا ——— ورنہ
ں " ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ تمہارے حوالے کوئی ایسی فائل کر سکتا ہے جو ہیڈ کوارٹر میں موجود ہو" ―― سیاف نے کہا۔

" فائل ― کیسی فائل ― کچھ اس کی تفصیل بتاؤ گے تو پتہ چلے" عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔

" ٹرپل زیرو ۔ ٹرپل ون ریڈ فائل ۔ اس کا کوڈ نام ہے" ―― نے جواب دیا۔

" ٹرپل زیرو ۔ ٹرپل ون ریڈ فائل ―― تو تمہیں صرف یہ فائل بس ―― یا کچھ اور بھی چاہیئے تمہیں" ―― عمران نے سر ہلاتے

" اگر یہ فائل مل جائے تو میں باقی مشن چھوڑ دونگا ―― ورنہ مشن میں پوری سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی بھی تھی" ―― سیاف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اصل فائل چاہیئے یا اس کی کاپی" ―― ؟ عمران نے چند خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

" اصل فائل" ―― سیاف نے کہا۔

" ٹھیک ہے ― مجھے آزاد کر دو۔ فائل تمہیں مل جائے گی۔ میرا وعدہ رہا" ―― عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" نہیں ― فائل ملنے سے پہلے تم آزاد نہیں ہو سکتے" ―― نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

" او۔ کے ―― فون لے آؤ۔ میں ایک نمبر بتاتا ہوں۔ وہ ڈائل میں بات کرتا ہوں سیکرٹ سروس کے چیف سے" ―― عمران

" نمبر بتانے کی ضرورت نہیں ہے ―― ہمیں معلوم ہے" ――

ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مڑ کر اس آدمی کو فون لانے کے لئے کہا جو پچکاری لے آیا تھا اور وہ آدمی تیزی سے واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش کھڑا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد وہ آدمی وائرلیس فون پیس لے آیا۔ سیاف نے اسے اشارہ کرتے ہوئے کر اس سے فون پیس لیا اور پھر اس کے مختلف نمبر پریس کر کے اس نے فون پیس بندھے ہوئے عمران کے چہرے کے قریب کر دیا۔

" ایکسٹو" ―― دو بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا تھا۔

" عمران بول رہا ہوں جناب ! ―― میری زندگی اس وقت شدید خطرے میں ہے اور میں یقینی موت کے خطرے میں بے بسی سے پھنسا ہوا ہوں ―― کیا آپ ایک فائل دے کر میری زندگی بچا سکتے ہیں"۔ عمران نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

" کس فائل کی بات کر رہے ہو" ―― ؟ دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

" ایک فائل ہے۔ ٹرپل زیرو ۔ ٹرپل ون ریڈ فائل" ―― عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کسے دینی ہے فائل" ―― ؟ اسی طرح سپاٹ لہجے میں پوچھا گیا۔

" روسیاہ والوں کو چاہیئے ―― پلیز۔ آپ یہ فائل بھجوا دیں ۔ میری زندگی بچ جائے گی ―― میرا وعدہ کہ میں روسیاہ جا کر یہ فائل وہاں سے واپس کر کے آپ کو واپس کر دوں گا ―― آخر میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بے حد کام کیا ہے ―― کیا آپ ایک فائل کے لئے

میری جان گنوا دیں گے" ـــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا
"کہاں پہنچانی ہے فائل" ـــــ دوسری طرف سے چند لمحے
خاموشی کے بعد پوچھا گیا۔
"اسے کہو کہ روز گارڈن کے کیفے کے کاؤنٹر پر وہ فائل دے کر
فائل سردار صاحب کو پہنچا دی جائے ـــــ وہ مجھ تک پہنچ جائے
جیسے ہی فائل مجھ تک پہنچے گی۔ میں تمہیں رہا کر دوں گا" ـــــ سیاف
جلدی سے فون کے ماؤتھ پیس والے حصے پر ہاتھ رکھتے ہوئے عمران
کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے ہاتھ ہٹایا اور عمران
سیاف والی بات دوہرا دی۔
"ٹھیک ہے ـــــ ایک گھنٹے بعد پہنچ جائے گی" ـــــ دوسری
سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سیاف نے بھی ٹیلیفون
آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثر
نمایاں تھے جیسے اسے اس بات پر یقین نہ آ رہا ہو کہ فائل واقعی اسے
جائے گی۔
"کیا واقعی تمہارا چیف فائل دے دیگا ـــــ مجھے تو یقین نہیں آ رہا"
سیاف نے آخر کار یہ بات کہہ ہی ڈالی اور عمران مسکرا دیا۔
"چیف جانتا ہے کہ عمران کی زندگی فائل سے زیادہ کارآمد ہے ـــ
فائل کا کیا ہے۔ تم زیادہ سے زیادہ اسے رُوسیاہ کے حکام تک پہنچا دو۔
وہاں سے دوبارہ بھی تو حاصل کی جا سکتی ہے ـــــ لیکن میری گئی
زندگی واپس نہیں آ سکتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
"اور اگر فائل ملنے کے بعد میں نے تمہیں رہا کرنے کی بجائے مار ڈ

ـــــ سیاف نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"پھر فائل پاکیشیا سے باہر نہ جا سکے گی ـــــ یہ بات طے سمجھو" ـــــ
نے بڑے حتمی لہجے میں جواب دیا تو سیاف بے اختیار چونک پڑا۔
"اوہ ـــ اوہ! ـــ اب میں سمجھ گیا کہ تمہارے چیف نے اتنی آسانی سے
نے پر کیوں رضامندی ظاہر کر دی ہے تاکہ تمہاری رہائی کے بعد وہ
ر کر کے فائل کو پاکیشیا سے باہر نہ جانے دے گا۔ لیکن سنو عمران
فائل کے ساتھ پاکیشیا سے باہر جا چکا ہوگا ـــــ اگر فائل کو روکنے
کی گئی تو ہم تمہیں گولیوں سے اڑا دیں گے" ـــــ سیاف نے
کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔
"ٹھیک ہے ـــ مجھے کوئی اعتراض نہیں۔ بس واپسی کا خرچہ دے
میں کمزور آدمی ہوں۔ پیدل واپس نہ آ سکوں گا" ـــــ عمران
سکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ـــ اس فائل کو دیتے ہوئے یہ ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش
یں" ـــــ پیچھے کھڑے ہوئے ایک آدمی نے جس کے ہاتھ میں مشین گن
پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔
"نہیں نکولائی! ـــــ میں نے سوچ سمجھ کر یہ فیصلہ کیا ہے ـــ آؤ
ے ساتھ ـــ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں ـــــ اس عمران کو یہیں
رہنے دو" ـــــ سیاف نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔
کے دونوں ساتھیوں نے ایک نظر ان زنجیروں کی طرف دیکھا جن سے
ن بندھا ہوا کھڑا تھا اور مطمئن انداز میں سیاف کے پیچھے چل پڑے
لمحوں بعد کمرے کا دروازہ دوسری طرف سے بند ہو گیا اور عمران کے

لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ تیر گئی۔ وہ کچھ دیر تک تو اسی طرح بے حس
کھڑا رہا۔ تاکہ یہ اس کمرے سے دُور چلے جائیں اور پھر جب اسے یقین
کہ وہ دُور چلے گئے ہوں گے تو اس نے اپنے جسم کو پوری قوت سے
کی طرف جھٹکے دینے شروع کر دیئے۔ مسلسل تین چار بار جھٹکے دیئے
ایک بار پھر کھٹاک کی آواز اس کے سر کے اوپر ستون سے بندھی ہو
سے سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تیز کھڑکھڑاہٹ کے ساتھ زنجیر ا
جسم کے گرد سے کھلتی ہوئی ڈھیر کی صورت میں نیچے اس کے قدموں
جا گری اور وہ آزاد ہو گیا۔ کلپ ہتھکڑی ابھی اس کے ہاتھ میں تھی او
اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس
ہتھکڑی ہاتھوں میں ہی تھامے رکھی تھی۔ ستون سے آگے بڑھنے
بعد اس نے ہتھکڑی نیچے زمین پر رکھی اور پھر اپنے لباس کی تلاشی
شروع کر دی۔ لیکن عام جیبوں سمیت خاص جیب بھی خالی تھی
سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے
تو دروازہ کھل گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ باہر سے بند نہ تھا اور ظاہر
عمران تو ان کے نزدیک زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اس لئے دروازے کو
سے بند کئے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ دروازے سے باہر ایک راہدا
جو خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران احتیاط سے باہر آگیا۔ راہداری ایک طرف
بند تھی جب کہ دوسری طرف سے اس کا اختتام ایک برآمدے میں
تھا۔ اسی لمحے اسے گاڑیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دیں تو وہ تیزی
دیوار کی سائیڈ پر چلتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے سر با
کر جھانکا تو اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ برآمدہ تو خالی تھا البتہ دیو

یک آدمی پھاٹک بند کرنے میں مصروف تھا۔ عمران تیزی سے برآمدے
ور پھر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے ستون کے پیچھے چھپ کر کھڑا ہو گیا۔
پاس اسلحہ بھی نہ تھا اور اُسے ابھی یہ بھی معلوم نہ تھا کہ اندر عمارت
وئی موجود ہے یا نہیں۔ ادھر پھاٹک بند کرنے والا بھی اب مڑ
ے کی طرف ہی آرہا تھا اس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی
لئے عمران کو دونوں طرف سے بیک وقت محتاط ہونا پڑ رہا تھا۔
ت کے اندر چھائی ہوئی خاموشی بتا رہی تھی کہ اس وقت عمارت
آدمی موجود نہیں ہے اس لئے عمران نے پھاٹک بند کر کے واپس
لے پر جھپٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ پھر جیسے ہی وہ آدمی ستون کی آڑ سے
اس راہداری کی طرف بڑھنے لگا جس میں وہ کمرہ تھا جہاں عمران کو
یا تھا۔ عمران اچانک بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دوسرے
آدمی اس طرح پھڑپھڑاتا ہوا عمران کے سینے سے آلگا جیسے عقاب
ناخنوں میں کوئی کبوتر پھڑپھڑاتا ہے۔ عمران نے اس کی گردن کے
وجود بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی
پھڑپھڑاتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کی گردن ایک سائیڈ پر ڈھلک
وہ عمران کے بازوؤں میں بیہوش ہو چکا تھا۔

سر سلطان اپنے دفتر میں بیٹھے کام میں مصروف تھے کہ
رکھے ہوئے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی اور سر سلطان نے سامنے رکھی
سے سر اٹھائے بغیر ہی ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ____ سر سلطان نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"سر ____ پولیٹیکل ایجنٹ اجمل نعمان اور ان کے ساتھ سردار احمد خا
لا چکے ہیں" ____ دوسری طرف سے ان کے پرسنل سیکرٹری کی آواز
"انہیں سپیشل روم میں بٹھاؤ اور مشروبات پیش کرو ____ میں
فارغ ہو کر ان سے ملتا ہوں" ____ سر سلطان نے اسی طرح سپا
میں کہا اور رسیور رکھ کر دوبارہ فائل دیکھنے میں مصروف ہو گئے۔
تین چار فائلیں کھلی ہوئی تھیں اور سر سلطان ان فائلوں کو دیکھ کر ایک
پر نوٹس لکھتے جا رہے تھے۔ پھر انہیں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی
نے چونک کر سر اٹھایا۔ دروازے سے عمران داخل ہو رہا تھا۔

"مے آئی۔ کم ان سر" ____ عمران نے دروازے میں رک کر اس
ن ہاتھ اٹھا کر پوچھا جیسے طالب علم کلاس میں داخل ہوتے وقت اُستاد سے
پوچھتے ہیں۔
"یس ____ کم ان" ____ سر سلطان نے بھی اُستاد جیسے رعب دار لہجے
میں کہا اور عمران سہمے ہوئے انداز میں آگے بڑھ آیا۔
"آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے سر ____ ویسے کیا مجھے معافی نہیں مل سکتی سر
میرے والد صاحب قبلہ تو آپ سے بھی زیادہ سخت مزاج ہیں ____ میں وعدہ
کرتا ہوں سر کہ آئندہ کسی لڑکی کو چھیڑنے سے پہلے اِدھر اُدھر دیکھ لیا کروں گا"۔
عمران نے بڑے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔
"تو تم اب لڑکیوں کو چھیڑنے بھی لگ گئے ہو ____ اس کا مطلب
ہے اب تمہارا بندوبست کرنا ہی پڑے گا" ____ سر سلطان نے ہنستے
ہوئے کہا۔
"سر ____ اُستاد تو ہم جیسے طالب علموں کے لئے نمونہ ہوتے ہیں اور آپ
تو پرنسپل ہیں ____ آپ تو سر اعلیٰ نمونہ ہوئے۔ اس لئے سر واقعی مجھ سے
غلطی ہو گئی ہے ____ مجھے بالکل اس طرح چھیڑنا چاہئے تھا جس طرح آپ
چھیڑتے تھے ____ اس بار معاف کر دیں۔ آئندہ بزرگانہ انداز میں چھیڑا کروں
گا" ____ عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے اور مودبانہ لہجے میں کہا اور
سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ مسلسل کام کرنے کی وجہ سے ان
کے ذہن پر جو دباؤ سا تھا وہ عمران کی ان حرکتوں کی وجہ سے یکسر دور ہو گیا
تھا اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ ذہنی طور پر فریش ہو گئے ہوں۔
"بیٹھو ____ میں آج ہی سر رحمان سے بات کرتا ہوں۔ پھر تمہیں چھیڑنے

کی ضرورت ہی نہ پڑے گی" ـــــ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"پپ۔ پپ۔ پلیز۔ ایسا نہ کریں ـــــ اماں بی جلالی
خاتون ہیں۔ ڈیڈی کو کچا چبا جائیں گی" ـــــ عمران نے کرسی پر
ہوتے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔
"کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ سرسلطان نے حیران ہو
انہیں عمران کی بات کا مطلب سمجھ نہ آیا تھا۔
"میں سچ کہہ رہا ہوں ـــ جیسے ہی ڈیڈی نے کسی لڑکی کو چھیڑا
کو اطلاع مل جائے گی۔ ایسے معاملات میں اماں بی کی کوئی خاص خبر
کرتی ہے اور پھر ـــــ" عمران نے اسی طرح سہمے ہوئے لہجے
اور سرسلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ وہ اب عمران کی
کا مطلب سمجھے تھے۔
"تم واقعی شیطان ہو ـــ اپنے باپ کے متعلق بھی مذاق کرنے
نہیں ٹلتے" ـــــ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔
"میں مذاق کر رہا ہوں۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ آپ ڈیڈی سے
کرتے ہیں۔ پھر مجھے چھیڑنے کی ضرورت نہ پڑے گی اور ظاہر ہے اب اتنا
تو مجھے بھی کرنا ہی پڑے گا کہ جب ڈیڈی خود ـــــ" عمران نے
وضاحت کرنے کے انداز میں کہا۔
"خوامخواہ کی فضول باتیں نہ کیا کرو ـــ میرا مطلب تمہاری شادی
تھا۔ بہرحال پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان اور سردار احمد جان پہنچ چکے ہیں
سپیشل روم میں موجود ہیں۔ لیکن تم نے یہ تو نہیں بتایا کہ ان دونوں کو اس
طرح ایمرجنسی کال کئے جانے کی وجہ کیا ہے۔ میں اسی لئے وہاں نہیں

"...ں نے بھی پہلا سوال یہی کرنا تھا" ـــــ سرسلطان نے یکلخت
...تے ہوئے کہا۔
"ارے اتنی جلدی پہنچ بھی گئے ہیں ـــ میں تو آپ کو یہی بتانے
...تھا اگر وہ نہ آئیں تو آپ انہیں بلانے کی وجہ بتا دیں" ـــــ عمران
...دیتے ہوئے لہجے میں کہا۔
"...انہیں بلاؤں اور وہ نہ آئیں ـــ یہ کیسے ممکن ہے" ـــــ؟
...سلطان نے حیران ہو کر کہا۔
"...ہی تو بغیر وجہ معلوم کئے نہیں آتا اس لئے ـــــ" عمران نے
...سرسلطان مسکرا دیئے۔
"...تمہاری بات دوسری ہے عمران ـــ تمہیں بلانے کے لئے تو مجھے
...کرنا پڑتی ہیں لیکن ان کے لئے تو بس میرا نام ہی کافی ہے۔ بہرحال
...کیا ہے ـــ تم نے پہلے بھی اس پولیٹیکل ایجنٹ سے سردار احمد جان
...بارے میں پوچھ گچھ کی تھی" ـــــ سرسلطان نے کہا۔
"آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہ کا ایک خطرناک ترین مشن سامنے آیا ہے
...چاہتا ہوں کہ اس مشن پر کام کرنے سے پہلے پولیٹیکل ایجنٹ اور سردار
...جان سے تفصیلی بات چیت ہو جائے" ـــــ عمران نے سنجیدہ
...کہا۔
"آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہ کا مشن ـــ کیا کہہ رہے ہو" ـــــ؟
...سلطان واقعی عمران کی بات سن کر بے حد حیران ہوتے تھے۔
"میں آپ کو مختصر طور پر بتاتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے
...سے لے کر آخر تک ساری بات بتا دی کہ کس طرح وہ زنجیروں سے

آزاد ہوا اور پھر اس عمارت میں رہ جانے والے ایک آدمی کو بیہوش
اس نے قابو کیا۔ اس کے بعد اس پر تشدد کر کے اس نے اس سا
کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں اور پھر سیکرٹ سروس حرکت
آ گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ سیاف کے اس ساتھی اور اس ربانی اور
گروپ کے بارہ آدمی بھی مارے گئے۔ ربانی کے ہیڈ کوارٹر پر بھی
گیا ـــــ سیاف کو زندہ پکڑ لیا گیا اور پھر دانش منزل کے خاص
میں اس سے پوری تفصیلات حاصل کر لی گئیں۔

"اوہ ـــ اوہ، ویری بیڈ ـــ یہ تو انتہائی خطرناک مشن ہے
یہ مکمل ہو گیا تو پاکیشیا کا دفاع اور سلامتی تو شدید خطرہ میں پڑ جا
لیکن اس فائل میں کیا ہے جس کے لئے یہ لوگ یہاں آئے" ـــ
سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"یہ فائل آزاد علاقے سے ملحقہ پاکیشیائی پہاڑی علاقے میں ب
اس خصوصی خفیہ اڈے کی ہے جس میں موجود مشینری کے ذریعے
علاقے کی فضائی اور زمینی چیکنگ کی جاتی ہے" ـــــ عمران
دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ تو یہ بات ہے۔ اسی لئے وہ یہ فائل حاصل کرنا چاہ
تاکہ اس اڈے کو ختم کر کے اپنے مشن کو مکمل طور پر محفوظ کر لیں۔
کا تو مطلب ہے کہ ابھی یہ مشن صرف کاغذات پر ہی بنایا گیا ہوگا
اڈہ اس کے متعلق فوری رپورٹ دیتا" ـــــ سر سلطان نے کہا۔

"میں نے سیاف سے مکمل معلومات حاصل کر لی ہیں ـــ اڈ
ہے اس میں انتہائی خطرناک مشینری بھی نصب کی جا چکی ہے لیکن

چالو نہیں کیا گیا ـــــ اس خفیہ اڈے میں جو چیکنگ مشینری ہے اس کی
ریز چونکہ فضا میں پھیل کر جاتی ہیں اس لئے وہ ریز کی خصوصیات سے
واقف تھے اور انہوں نے اسے بے اثر بھی کر لیا تھا کیونکہ روسیاہ بہرحال
سائنس میں ہم سے بے حد آگے ہے ـــــ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتے
تھے کہ کہیں اس اڈے میں کوئی ایسی مشینری تو نہیں کہ جو ان کے اڈے میں
سے نکلنے والی خصوصی چیکنگ ریز کو چیک کر سکتی ہو ـــــ ان کے
ایجنٹوں نے یہ اڈہ تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن وہ اسے ٹریس
نہ کر سکے ـــ انہیں صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ اس کی بنیادی فائل
جس کا کوڈ نمبر ٹرپل زیرو ٹرپل ون ریڈ ہے اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
ہیڈ کوارٹر میں ہے اور جہاں سے بغیر چیف کی اجازت کے وہ فائل باہر
نہیں جا سکتی ـــــ اور جب تک چیف کو پوری طرح مطمئن نہ کیا جائے
صدر مملکت بھی اس سے فائل حاصل نہیں کر سکتا۔ چنانچہ فائل حاصل کرنے
کے لئے ایک پلاننگ کی گئی۔ ان کے لئے سب سے بڑا مسئلہ سیکرٹ سروس
کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا تھا چنانچہ انہوں نے یہ پلاننگ کی کہ اپنے
ایک شعبے کے انچارج سیاف کو جو قد و قامت، چال ڈھال اور خدوخال کے
لحاظ سے آزاد قبائلی ہی لگتا تھا ـــــ سردار احمد جان کے میک اپ میں
یہاں پہنچایا تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو پہاڑی علاقے میں لے جایا جا سکے
جہاں روسیاہی ایجنٹ ان کے خاتمے کے لئے پہلے سے تیار ہوتے۔
اس کے ساتھ ہی ایک گروپ نے سیکرٹ سروس کے ممبران کو ٹریس کرنے
کے لئے بھی کام شروع کر دیا ـــــ کیپٹن شکیل کے متعلق انہیں معلوم
ہوا تھا کہ وہ ملٹری انٹیلی جنس سے سیکرٹ سروس میں منتقل ہوا ہے۔ ملٹری

انٹیلی جنس کے ریکارڈ سے انہوں نے کیپٹن شکیل کے کوائف حاصل کئے
براہ راست اس پر ہاتھ نہ ڈالنا چاہتے تھے تاکہ سیکرٹ سروس الرٹ نہ
جائے ـــ انہوں نے ایک لمبا ڈرامہ کھیلا۔ کیپٹن شکیل کا فرضی بھتیجا
کیا گیا۔ وہ ایک قابل قبول کہانی کے ساتھ کیپٹن شکیل سے ملا۔ ان کا
تھا کہ کیپٹن شکیل جذباتی ہو کر اُسے گلے لگا لے گا اور پھر وہ بھتیجہ کیپٹن شکیل
ساتھ رہ کر دوسرے ممبرز کو چیک کرے گا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے سرد مہری
لیکن وہ ایک خصوصی قسم کا کارڈ کیپٹن شکیل تک پہنچانے میں کامیاب
اور پھر اس کارڈ کی وجہ سے صفدر ان کے سامنے آیا اور پھر انہوں
اور بھی ممبرز کو ٹریس کر لیا اور ان ممبرز کے فلیٹس میں خفیہ ڈکٹا فو
نصب کر دیئے گئے" ـــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے

"اوہ ـــ ویری بیڈ ـــ اس طرح تو پوری سیکرٹ سروس کو خ
کر سکتے تھے" ـــ سر سلطان جو حیرت سے یہ ساری کہانی سن ر
تھے بے اختیار بول پڑے۔

"ہاں! ـــ اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر ممبر کے فلیٹ
خفیہ طور پر ایسے آلات نصب کئے جائیں گے کہ جس سے ایسے ڈک
کی فوری اطلاع ہو جائے گی ـــ بہرحال سیاف جب پاکیشیا
سروس کو آزاد علاقے میں نہ لے جا سکا تو وہ بظاہر واپس چلا گیا۔
صفدر کے فلیٹ میں مجھے اتفاق سے وہ ڈکٹا فون نظر آ گیا۔
سارے ممبرز کو فوری طور پر متبادل جگہوں پر شفٹ کرا یا گیا۔ اس
سیاف دوسرے حلیئے میں واپس آیا۔ اس نے براہ راست ایکشن
ہوتے مجھے گرفتار کیا اور اس کے بعد کے حالات میں آپ کو

ـــ عمران نے کہا اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہونہہ ـــ میں سمجھ گیا ـــ تو اب تم چاہتے ہو کہ اس روسیاہی اڈے
کھوج لگایا جائے ـــ کیا سردار احمد جان کو اس کا علم ہو گا" ـــ ؟
سلطان نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی ـــ ویسے جس طرح اس سیاف نے سردار
جان کا روپ دھارا ہے اور جس طرح یہاں آکر اس نے کام کیا ہے اس
تو یہی شک پڑتا ہے کہ سردار صاحب در پردہ رُوسیاہ سے ملے ہوئے ہیں
بہرحال جو بات بھی ہے سامنے آ ہی جائے گی" ـــ عمران نے کہا تو
سلطان اٹھ کھڑے ہوتے۔

"ٹھیک ہے آؤ ـــ میں تمہارا تعارف چیف کے نمائندہ خصوصی کے
ساتھ سے کرا دوں گا ـــ میں نے بے حد ضروری کام کرنا ہے اس لئے
واپس آ جاؤں گا۔ تم ان سے باتیں کرتے رہنا" ـــ سر سلطان نے
دائیں طرف موجود دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا جو سپیشل روم
تھا اور عمران سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے چل پڑا۔

میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی مترنم گھنٹی بجی تو میز کے پیچھے
پر بیٹھے ہوئے ایک بھاری جبڑوں اور گنجے سر والے لحیم شحیم آدمی نے ہاتھ
کر رسیور اٹھا لیا۔ یہ روسیاہ کی معروف ایجنسی کے۔ جی۔ بی کا نیا چیف ما
گازیلا تھا کے۔ جی۔ بی کے چیف کا سرکاری لقب مارشل تھا اور اس لف
مطلب یہی ہوتا تھا کہ کے۔ جی۔ بی کا چیف مکمل اختیارات کا مالک۔
مارشل گازیلا تھوڑا عرصہ پہلے ہی کے۔ جی۔ بی کا چیف بنا تھا کیونکہ سابقہ
ایک ہوائی حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔

"یس" ـــــ مارشل گازیلا نے بھاری لہجے میں کہا۔

"ایس۔ وی۔ ون سبارک بول رہا ہوں سر" ـــــ دوسری طر
ایس۔ وی کے چیف کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"اوہ یس ـــ کیا بات ہے" ـــــ مارشل گازیلا کے لہجے میں

"کچھ اہم باتیں کرنی ہیں اس لئے آپ اگر بالمشافہ ملاقات کا وقت

مہربانی ہو گی" ـــــ سبارک نے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ آجاؤ" ـــــ مارشل گازیلا نے چونک کر کہا اور پھر رسیور
وہ کرسی سے اٹھا اور اس خصوصی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ اہم
[illegible] کیا کرتا تھا۔ اس کے وہاں پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ
[illegible] ایک بھاری جسامت کا آدمی اندر داخل ہوا۔ یہ ایس۔ وی کا چیف
تھا۔ اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

"او بیٹھو سبارک ـــ کیا بات ہے۔ تم پریشان لگ رہے ہو۔۔؟"
گازیلا نے نرم لہجے میں کہا کیونکہ سبارک بہرحال ایک اہم ایجنسی کا چیف
یہ ایجنسی رسمی طور پر کے۔ جی۔ بی کے تحت تھی لیکن مارشل گازیلا جانتا
[illegible] یہ صرف رسمی طور پر ہے ورنہ ایس۔ وی اپنے کام میں مکمل طور پر
[illegible]

"[illegible] ایسی ہے سر ـــ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایس۔ وی نے پاکیشیا
[illegible]سیاہ کے درمیان آزاد قبائلی علاقے میں ایک خفیہ اڈہ بنایا ہے تاکہ وہاں
[illegible]گران کو مسلسل چیک کیا جا سکے کیونکہ شوگران کی سرحد بھی قریب ہے
[illegible] تو ہمیں اتنی زیادہ فکر نہیں ہے کیونکہ وہ سائنس میں اس قدر
[illegible] ہے کہ ہمارے لئے کوئی بڑا خطرہ بن سکے ـــ لیکن شوگران
[illegible] سائنس میں آگے بڑھتا جا رہا ہے اور جو رپورٹیں اس کی ترقی کے
[illegible] حکومت کو مل رہی ہیں اس سے حکومت کو پریشانی لاحق ہو گئی
ـــ یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ شوگران کی اہم دفاعی ریسرچ لیبارٹریاں
[illegible] میں ہیں جو پاکیشیا کی سرحد کی طرف ہے تاکہ پاکیشیا کی موجودگی کی
[illegible] وہاں آسانی سے حملہ نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ ان لیبارٹریوں میں ہونے

والے کام کی چیکنگ کے لئے یہ خفیہ اڈہ بنائے جانے کی منصوبہ بنا
چونکہ یہ علاقے ایس۔ وی کی تحویل میں ہیں اس لئے یہ سارا مشن
نے مکمل کرنا تھا"۔۔۔۔ سبارک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ تمہاری ایجنسی نے انتہائی
سے وہ اڈہ بنا بھی لیا ہے اور شوگران کو اس کا علم بھی نہیں ہو سکا
کیا پریشانی ہے"۔۔۔ مارشل گازیلا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس اڈے کی تعمیر سے قبل ہی ہمیں یہ معلوم تھا کہ پاکیشیا نے ا
علاقے میں ایک خفیہ اڈا بنایا ہوا ہے جس میں موجود مشینری کے
وہ آزاد علاقے کی فضائی اور زمینی چیکنگ کرتا ہے لیکن یہ عام ک
تھی اس سے ہمیں کوئی خطرہ نہ تھا۔ ہم آسانی سے اسے کور کر سکتے
چنانچہ ہم نے اڈہ تعمیر کر لیا اور مشینری وہاں پہنچ گئی۔ لیکن اس سے
ہمارا اڈہ کام شروع کرتا۔ ایک اہم ترین رپورٹ نے ہمارا کام روک
وہ رپورٹ یہ تھی کہ حکومت شوگران نے اس اڈے میں کوئی ایج
بھی نصب کی ہوئی ہے جس کی مدد سے وہ ہماری طرف آزاد
علاقے کی بجائے اپنی طرف والے علاقے کی چیکنگ کرتی رہتی
کا مطلب یہ ہوا کہ جیسے ہی ہمارے اڈے سے نکلنے والی چیکنگ
شوگران کے علاقے پر پہنچیں گی ہمارا اڈہ چیک کر لیا جائے گا"۔
سبارک نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ یہ تو انتہائی خطرناک رپورٹ ہے۔۔۔ پھر
نے وہ اڈہ تلاش کر کے اسے ختم کر دیا تھا تاکہ یہ مسئلہ بھی ختم ہو جا
تک نیا اڈہ بنایا جاتا، ہماری مشینری کام شروع کر دیتی۔ پھر اس کی

نہ بن سکتا تھا"۔۔۔ مارشل گازیلا نے کہا۔

پ کی بات درست ہے۔۔۔ ہم نے بیحد کوششیں کیں لیکن
اڈے کو ٹریس نہ کر سکے۔ البتہ ہمیں یہ اطلاع مل گئی کہ اس اڈے
یلی فائل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر میں موجود ہے۔ اگر وہ
یں مل جائے تو ہم آسانی سے اس اڈے کو ٹریس کر کے اسے ختم
ہیں۔۔۔ اب آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
رسے فائل کا حصول عام حالات میں تو ناممکن ہے"۔۔۔ سبارک

۔ میں تمہاری بات سمجھتا ہوں۔ پھر۔۔۔" مارشل گازیلا نے
ں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

یہ ایم کو تو جانتے ہی ہیں۔ وہ روسیاہ کا بہترین پلانر ہے چنانچہ میں نے
مات حاصل کیں اور اس نے ایک بہترین پلاننگ کی جس سے پاکیشیا
سروس کے ارکان اور اس کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے ان ارکان کا
اس ہیڈ کوارٹر سے مطلوبہ فائل حاصل کر کے اس ہیڈ کوارٹر کو بھی
سکتا تھا اس طرح روسیاہ کے دو اہم مسئلے حل ہو جاتے۔ ایک تو
سیکرٹ سروس ختم ہو جاتی۔ دوسرا فائل بھی مل جاتی۔۔۔ چنانچہ
ے کے تحت میں نے ایس۔ وی تھری سیاف کو انچارج مقرر کیا"۔
نے کہا۔

ہ پلاننگ کیا تھی"۔۔۔؟ مارشل گازیلا نے چونک کر پوچھا اور جواب
بارک نے پوری تفصیل سے پلاننگ بتا دی۔

اہ ویری گڈ۔۔۔ بہت اچھی پلاننگ ہے۔۔۔ پھر کیا ہوا"۔۔۔؟

مارشل گارزیلا نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"پہلے پہل تو پلاننگ کامیاب رہی لیکن پھر ایس۔ وی تھری"
مجھے بتایا کہ سیکرٹ سروس کی ٹیم پلاننگ کے مطابق پہاڑی علاقے
جا رہی چنانچہ اس نے اپنے طور پر نمبر ٹو پلاننگ پر کام کرنے کی
مانگی۔ میں نے اسے اجازت دے دی اور ایم کو واپس بلا لیا۔
سیاف کے ساتھ شروع سے ہی ایس۔ وی ایکشن گروپ کام کر ر
کا انچارج ربانی ہے لیکن سیاف نے ایس۔ وی تھری سے بھی
منگوا لیے ۔۔۔۔ ایس۔ وی تھری بے حد ذہین اور فعال آدمی
آزاد علاقے میں اس نے بے شمار کارنامے سرانجام دیتے ہوئے
لیے میرا خیال تھا کہ وہ کامیاب رہے گا۔ لیکن تھوڑی دیر پہلے ایک
مجھے ایسی ملی ہے جس نے مجھے ہلا کر رکھ دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ
کے ہاتھوں سیاف، اس کے دس ساتھی، ربانی اور اس کا سارا
ہلاک ہو چکا ہے ۔۔۔۔ ربانی گروپ کا صرف ایک آدمی زندہ
ہے اور اس نے آزاد علاقے میں پہنچ کر مجھے یہ اطلاع دی۔
سبارک نے کہا اور مارشل گارزیلا کے ہونٹ سختی سے بھینچ گئے

"اس کا مطلب ہے کہ صرف ناکامی نہیں بلکہ مکمل ناکامی۔
وی تھری سیکشن بھی ختم اور ایس۔ وی کا ایکشن گروپ بھی ختم
تمہیں چاہیے تھا سبارک ۔۔۔۔ کہ تم مجھ سے ڈسکس کرتے۔۔۔
کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹوں کے ذریعے یہ مشن مکمل کراتا" ۔۔۔۔ مارشل
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اگر کے۔ جی۔ بی کے ایجنٹ وہاں حرکت میں آجاتے تو لازماً

شاید حرکت میں آتے۔ اس طرح لامحالہ شوگران کو بھی اس کا علم ہو
اس کے بعد ظاہر ہے مشن کامیاب بھی ہو جاتا، تب بھی ہمارا اڈہ
جاتا اور لامحالہ شوگران ہوشیار ہو جاتا۔ اسی لیے تو میں نے ایس
استعمال کیا ہے" ۔۔۔۔ سبارک نے جواب دیا۔

"۔۔۔۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو" ۔۔۔۔ ؟
مارشل گارزیلا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ اطلاع ملنے پر میں نے مزید انکوائری کرائی ہے تو اس سے
اور بات سامنے آئی ہے کہ آزاد علاقے میں پاکیشیا کے پولیٹیکل
ایجنٹ اجمل خان اور بڑے قبیلے کے سردار کا بیٹا سردار احمد جان کو
حکومت پاکیشیا نے فوری طور پر طلب کیا اور وہ دونوں ایک خصوصی ہیلی کاپٹر
پاکیشیا کے دارالحکومت گئے ۔۔۔۔ وہاں ان کی ملاقات وزارت خارجہ
سیکرٹری سرسلطان سے ہوئی اور وہ وہاں چار پانچ گھنٹے رہے اور
واپس آگئے ۔۔۔۔ سردار احمد جان کو تو ظاہر ہے ہم کچھ نہیں کہہ
سکتے کیونکہ وہ بڑے قبیلے کا سردار ہے اس کو چھیڑنے سے تو پورا
سیاہ کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا لیکن پولیٹیکل ایجنٹ سرکاری آدمی
ہے چنانچہ میں نے احکامات دے دیئے ہیں کہ اس پولیٹیکل ایجنٹ
اغوا کر کے اس سے مکمل معلومات حاصل کی جائیں کہ وہ پاکیشیا کیوں
اور وہاں کیا بات چیت ہوتی رہی۔ اس کے بعد اس کی موت
حادثاتی رنگ دے دیا جائے" ۔۔۔۔ سبارک نے کہا۔

"تمہارا شک اس لیے تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وزارت خارجہ
تحت ہی کام کرتی ہے" ۔۔۔۔ مارشل گارزیلا نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ بہرحال شک درست نکلا۔ پولیٹیکل ایجنٹ ؟
سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سر
خطرناک ایجنٹ علی عمران نے وزارت خارجہ کے دفتر میں ان
سے ملاقات کی اور ان سے ہمارے ہی اڈے کے متعلق پوچھ
رہا ۔۔۔ ان دونوں کو بہرحال اڈے کے بارے میں تو کچھ معل
تھا لیکن اس علی عمران نے پورے علاقے کے بارے میں نہ ص
تفصیلات معلوم کیں بلکہ سردار احمد جان سے اس نے کہا کہ وہ ع
ٹیم لے کر وہاں آ رہا ہے۔ سردار اس کی مدد کرے تاکہ روسیاہ ہوا
یہ اڈہ ختم کیا جا سکے اور سردار احمد جان نے حامی بھر لی ہے" ۔۔۔
سبارک نے کہا۔

" اس کا تو مطلب ہے کہ اب ہمارا اپنا اڈہ شدید خطرے کی زد
ویری بیڈ ۔۔۔ یہ تو الٹی آنتیں گلے میں پڑ گئیں" ۔۔۔
نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ چنانچہ میں آپ کے پاس اسی لئے آیا ہوں کہ اس
کی حفاظت کے لئے آپ اپنی خصوصی ایجنسی زارک کو تعینات کریں
میری ایجنسی کا ایکشن گروپ ختم ہو چکا ہے اور باقی ایجنسی کے اف
پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ بہرحال نہیں کر سکتے ۔۔۔ زارک
پہاڑی علاقوں کا وسیع تجربہ بھی ہے اور وہ لوگ اس قدر تربیت
بھی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا آسانی سے مقابلہ بھی کر سکتے
میری ایجنسی ان کی ماتحتی میں کام کرے گی اور پورا پورا تعاون کر
اس طرح ہمارا یہ مشن بھی مکمل ہو جائے گا کہ پاکیشیا سیکرٹ سرو

م کر سکیں گے" ۔۔۔ سبارک نے کہا۔
ٹھیک ہے ۔۔۔ تمہاری تجویز واقعی اچھی ہے۔ زارک ایجنسی ان سے
با نٹ لے گی ۔۔۔ وہ فائل کے حصول والا مسئلہ تو ویسے ہی
یا۔ اس کا کیا ہو گا" ۔۔۔ ؟ مارشل نے کہا۔
یں نے اس بارے میں بھی غور کیا ہے سر ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ
ں کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہمیں ہو چکا ہے۔ لیکن اس ہیڈ کوارٹر کے
۔ سائنسی حفاظتی اقدامات کئے گئے ہیں ۔۔۔ چیکنگ مشین وہاں
۔ ہو چکی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر حکومت سے درخواست کی جائے
ہ ہمیں سپر آف مشین دے دے تو اس ہیڈ کوارٹر کے اندر موجود تمام
ی حفاظتی آلات کو آسانی سے آف کر کے وہاں سے وہ فائل بھی
ل کی جا سکتی ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کو بھی تباہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن
۔ جانتے ہیں کہ سپر آف مشین کس قدر خفیہ اور اہم مشین ہے۔ اس
استعمال کی اجازت تو ایک طرف، حکومت اس کا نام لینا بھی جرم قرار
ے چکی ہے تاکہ ایکریمیا تک اس کی بھنک بھی نہ پہنچ سکے ۔۔۔ لیکن
الا آپ چاہیں تو یہ مشین مل بھی سکتی ہے اور اسے پاکیشیا میں استعمال
بھی کیا جا سکتا ہے چاہے اس کے لئے آپ اپنے خاص ایجنٹ استعمال
ریں یا جیسے حکومت مناسب سمجھے ۔۔۔ بہرحال اس کے بغیر بات نہیں
بن سکے گی اور جب تک وہ فائل نہ ملے گی، ہمارا مشن مکمل نہ ہو سکے گا"
سبارک نے کہا۔

"ونہہ ۔۔۔ اب میں تمہارے آنے کا مقصد سمجھ گیا ہوں ۔۔۔ زارک
ایجنسی والی بات تو تم مجھ سے فون پر بھی کر سکتے تھے۔ اصل مقصد سپر آف مشین

کا ہے اور واقعی اہم ترین مسئلہ ہے ــــ بہرحال ٹھیک
تمہارے سامنے ہی اس بارے میں بات کرتا ہوں" ــــ
نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سبارک مسکرا دیا۔

مارشل گازیلا نے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے ان کے پی اے کی انتہائی
آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر آنوف سے بات کراؤ
مارشل گازیلا نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد
کی مترنم سی گھنٹی بج اٹھی اور مارشل گازیلا نے ہاتھ بڑھا کر اٹھا لیا

"یس" ــــ مارشل گازیلا نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر آنوف صاحب لائن پر ہیں" ــــ پی اے کی مودبانہ
سنائی دی۔

"یس ــ بات کراؤ" ــــ مارشل گازیلا نے کہا اور اس کے ساتھ
ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ــــ ڈاکٹر آنوف سپیکنگ" ــــ ایک منحنی سی آواز سنائی دی
آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ بولنے والا خاصا کمزور جسم رکھنے والا کا
آدمی ہے۔ یہ ڈاکٹر آنوف تھا جو روسیاہ کی تمام دفاعی لیبارٹریوں کا
تھا اور روسیاہ میں اسے فادر آف روسیاہ کہا جاتا تھا۔ پورے ملک
ان کی بے پناہ عزت کی جاتی تھی کہ روسیاہ کو سپرپاور بنانے میں سب
زیادہ ہاتھ ڈاکٹر آنوف کا ہی ہے۔

"چیف آف کے جی بی مارشل گازیلا بول رہا ہوں ــــ ہمیں

ں سپر آف مشین چاہیئے ــــ کیا آپ اس کی اجازت دیں گے"
گازیلا نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

استعمال کرنی ہے اور کس مقصد کے لئے" ــــ ؟ ڈاکٹر آنوف
کر پوچھا۔ جواب میں مارشل گازیلا نے اسے مختصر طور پر ساری
بتا دی۔

کیا خیال ہے کہ سپر آف مشین اسی لئے بنائی گئی ہے کہ اسے
ہیے غیر اہم ملک کی ایک عمارت میں استعمال کیا جائے ــــ ؟
شین کو بنانے میں چار سو سائنسدانوں نے اپنے بیس سال صرف
یں اور جس قدر رقم خرچ ہوئی ہے اس سے شاید پوری دنیا کو
سال تک کھانا کھلایا جا سکتا ہو ــــ یہ مشین اس لئے بنائی گئی
تم اسے ایک فائل کے حصول کے لئے استعمال کرو۔ یہ مشین تو
کے دفاعی بین الاقوامی نیٹ ورک کو مکمل طور پر جام کرنے کے
بائی گئی ہے ــــ اور سنو! ــــ آئندہ اس کا نام بھی تمہاری زبان
آنا چاہیئے" ــــ دوسری طرف سے ڈاکٹر آنوف نے انتہائی
لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

بڈھے کا دماغ خراب ہو گیا ہے ــــ ہم اس کی عزت کرتے
یہ نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگ گیا ہے" ــــ مارشل گازیلا
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

غصہ نہ کریں سر ــــ ہم کوئی اور تجویز سوچ لیتے ہیں۔ بہرحال
صاحب کو مجبور بھی تو نہیں کیا جا سکتا" ــــ سبارک نے مارشل گازیلا
ٹھنڈا کرنے کے لئے کہا۔

"کیوں نہیں کیا جا سکتا ـــــ" اس نے مارشل گازیلا کو انکا
اب یہ مشین ہر صورت میں استعمال ہوگی" ـــــ مارشل گازیلا
ٹھنڈا پڑنے کی بجائے اور زیادہ بڑھ گیا۔ اس نے زور سے کر
بار بار دبانا شروع کر دیا۔
"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آ
سنائی دی۔
"صدر صاحب سے بات کراؤ ـــــ اٹ از ایمرجنسی" ـــــ
گازیلا نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل
دیا۔ اس کا چہرہ آگ کی طرح تپ رہا تھا۔ سبارک خاموش بیٹھا
اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور مارشل گاز
جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"صدر صاحب سے بات کیجئے" ـــــ پرسنل سیکرٹری کی آ
آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی کلک کی آواز سنائی دی
"مارشل گازیلا بول رہا ہوں" ـــــ مارشل گازیلا نے نرم لہجے
"ہولڈ آن کیجئے" ـــــ دوسری طرف سے صدر مملکت کے
سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد صدر کی بھاری آواز
"یس مارشل ـــــ کیا پرابلم ہے" ـــــ صدر کے لہجے میں
ناخوشگواری کا عنصر موجود تھا۔
"جناب ـــــ ایک انتہائی اہم مشن کے لئے ہمیں سپر آف مش
ضرورت ہے مگر ڈاکٹر آنوف نے صاف جواب دے دیا ہے حالانکہ
انتہائی اہم ہے اور ہم اس مشین کی حفاظت اور سیکریسی کی گارنٹی

یار ہیں" ـــــ مارشل گازیلا نے کہا۔
"سپر آف مشین ـــــ کس مشن کے لئے چاہیے ـــــ کیا ایکریمیا
کا مسئلہ ہے" ـــــ صدر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔
"نہیں سر ـــــ پاکیشیا میں استعمال کرنی ہے" ـــــ مارشل گازیلا
نے جواب دیا۔
"اوہ ـــــ اس چھوٹے سے ملک میں ـــــ کیوں" ـــــ صدر اور
زیادہ چونک کر بولے اور مارشل گازیلا نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔
"اوہ نہیں مارشل ـــــ واقعی ڈاکٹر آنوف درست کہہ رہے ہیں۔
اس چھوٹے سے کام کے لئے اس قدر اہم ترین مشین استعمال نہیں کی
جا سکتی ـــــ آپ کا مقصد تو صرف اس عمارت کو آف کرنا ہے اس
لئے آپ ڈاکٹر آنوف سے مشورہ کر لیں۔ وہ یقیناً کوئی اور اہم مشین تجویز
کر دیں گے" ـــــ دوسری طرف سے صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔ مارشل گازیلا کا چہرہ اب واقعی بے بسی کی تصویر نظر
آنے لگ گیا۔
"رہنے دیں مارشل ـــــ کوئی اور تجویز سوچ لیتے ہیں" ـــــ
سبارک نے کہا۔
"ٹھیک ہے ـــــ میں زارک کو تمہارے پاس بھیج دیتا ہوں۔ تم
اس سے خود ہی تفصیلات طے کر لو" ـــــ مارشل گازیلا نے ہونٹ
چباتے ہوئے کہا۔ اور سبارک اٹھ کھڑا ہوا۔
"او کے سر ـــــ میں نے آپ کا کافی وقت لیا ہے" ـــــ سبارک نے
کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ مارشل گازیلا خاموش

بیٹھا اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد
بند ہو گیا تو اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"زارک کو میرے پاس بھیجو ——— ابھی اور اسی وقت" ———
گازیلا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں اس بڈھے ڈاکٹر سے نمٹ لونگا ——— میں اسے بتاؤں گ
مارشل گازیلا کیا حیثیت رکھتا ہے" ——— مارشل گازیلا نے کہا اور کرسی
اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

تقریباً دس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک طویل قامت اور دیوہ
جسم رکھنے والا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے جسم پر چست لباس تھا
جسمانی لحاظ سے یوں لگتا تھا جیسے اس کے جسم میں گوشت کی بجائے خا
فولاد بھرا گیا ہو۔ اس کی پیشانی فراخ اور آنکھوں میں بے پناہ چمک
فراخ پیشانی اور آنکھوں میں موجود چمک سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دیو جیسا ج
رکھنے کے ساتھ ساتھ انتہائی ذہین آدمی بھی ہے اور یہ واقعی دو متضا
چیزیں تھیں جو اس آدمی میں قدرت نے اکھٹی کر دی تھیں۔ یہ زارا
تھا۔ زارک ایجنسی کا سربراہ۔ اسے ردسیاہ کی دہشت کہا جاتا تھا۔

"یس باس" ——— زارک نے اندر داخل ہوتے ہی مودبانہ اندا
سر کو جھکاتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو زارک!" ——— مارشل گازیلا نے اس کے سلام کا جواب
ہوتے اسے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور زارک کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیک
اس کے بے پناہ وزن کی وجہ سے وہ مضبوط کرسی بھی قدرے چرچرا اٹھ

مارشل گازیلا دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ چند لمحے غور سے زارک کو
...اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔

"...ت ہے باس! ——— آپ کچھ الجھے ہوئے لگ رہے ہیں"؟
...ے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ——— ایک ایسی الجھن ہے۔ سوچ رہا ہوں کہ اس کا ذکر تم
...وں یا نہ کروں" ——— مارشل گازیلا نے اسی طرح الجھے ہوئے
...کہا۔

"...کو آپ جانتے تو ہیں باس! ——— آپ مجھ پر اعتماد کریں۔ میں
...کے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچاؤں گا" ——— زارک نے کہا۔

"...میرے نام پر ڈاکٹر آنوف کی بوڑھی گردن توڑ سکتے ہو" ———؟
...زیلا نے کہا تو زارک بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے
...ناہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ڈاکٹر آنوف نادر آف ردسیاہ ——— یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں باس" ———
...کے لہجے میں اتنی بے پناہ حیرت تھی۔

"...میں مذاق نہیں کر رہا ——— اس نے میری توہین کی ہے اور جو شخص
...ری توہین کرے، میں اسے کسی صورت بھی زندہ نہیں چھوڑ سکتا" ———
...شل گازیلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آخر ہوا کیا ہے باس! ——— آپ مجھے تفصیل بتائیں۔ ہو سکتا ہے میں
...ایسا حل نکال لوں جس سے آپ کا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور نادر
...ردسیاہ کی زندگی بھی بچ جائے" ——— زارک نے کہا۔ اس کا لہجہ بتا
...رہا تھا کہ اسے ڈاکٹر آنوف کے قتل کی بات سن کر شدید ذہنی دھچکا لگا ہے

اور مارشل گازیلا نے اُسے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیئے۔
"باس! ـــ آپ کا مقصد اگر بغیر سپر آف مشین کے حل ہو جلئے
زاراک نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔
"نہیں ـــ میں اب وہ مشین ہر صورت میں چاہتا ہوں۔ چاہے
اسے پاکیشیا میں استعمال کروں یا نہ کروں" ـــ مارشل گازیلا نے
چباتے ہوئے کہا۔
"ٹھیک ہے باس! ـــ مشین آپ کو مل جلئے گی۔ یہ میرا و
زاراک نے یکلخت سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا
"وہ کیسے ـــ کیا تم اسے چراؤ گے" ـــ؟ مارشل گازیلا
چونک کر پوچھا۔
"نہیں باس! ـــ ایسی کوئی بات نہیں۔ لیکن اس کے لئے ایک
ہے کہ یہ مشین میری نگرانی میں رہے گی" ـــ زاراک نے کہا
گازیلا کا چہرہ چمک اٹھا۔
"میں بھی اسے اسی لئے منگوا رہا تھا کہ اسے تمہاری تحویل میں
دوں" ـــ مارشل گازیلا نے کہا۔
"اوہ! ـــ پھر تو ڈاکٹر آنوف کو مان جانا چاہیئے تھا ـــ وہ پور
میں سب سے زیادہ مجھ پر اعتماد کرتے ہیں ـــ انہوں نے جب
کوئی انتہائی اہم فارمولا یا مشین کہیں بھیجنی ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ
ایجنسی کی ہی خدمات حاصل کرتے ہیں" ـــ زاراک نے حیرت
لہجے میں کہا۔
اب مجھے تو یہ معلوم نہ تھا۔ اس لئے میں نے تمہارا ذکر نہ کیا

ل گازیلا نے کہا۔
آپ ان سے بات کریں اور میرا نام لیں ـــ مجھے یقین ہے کہ یہ مشین
کو مل جائے گی" ـــ زاراک نے کہا اور مارشل گازیلا نے رسیور اٹھایا
پرسنل سیکرٹری کو دوبارہ ڈاکٹر آنوف سے رابطہ کرنے کی ہدایت دے کر
ور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو مارشل گازیلا نے رسیور اٹھا لیا۔
ڈاکٹر آنوف سے بات کیجیئے" ـــ سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
ہیلو ڈاکٹر آنوف! ـــ میں مارشل گازیلا بول رہا ہوں" ـــ مارشل
زیلا نے اس بار نرم اور دوستانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
"اگر آپ سپر آف مشین کی بات کرنا چاہتے ہیں تو پلیز میرا وقت مت
ائع کیجیئے" ـــ دوسری طرف سے ڈاکٹر آنوف نے انتہائی جھنجھلاتے
ہوئے لہجے میں کہا۔
"زاراک ایجنسی کے چیف زاراک سے بات کیجیئے" ـــ مارشل گازیلا نے
ہ کی شدت سے ہونٹ چباتے ہوئے رک رک کر کہا اور پھر ایک جھٹکے
ر رسیور زاراک کی طرف بڑھا دیا۔
ہیلو ـــ زاراک بول رہا ہوں ڈاکٹر ـــ میں خود یہ مشین آپریٹ
ں گا ـــ کیا آپ کو مجھ پر اعتماد نہیں ہے" ـــ زاراک نے کہا۔
سوری زاراک! ـــ یہ مشین ایسی ہے کہ میں صدر مملکت پر بھی
نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ اور جو تم کہو، میں اُسے پورا کرنے کے لئے
دوں" ـــ ڈاکٹر آنوف نے سرد لہجے میں کہا اور رابطہ ختم ہو گیا۔
یہ تو واقعی بضد ہیں ـــ بہرحال باس! آپ بے فکر رہیں۔ آپ کا جو
مشین سے حل ہوتا ہو، وہ میں ویسے ہی کر دوں گا ـــ آپ مجھے

بتائیں کیا مسئلہ ہے ۔۔۔ زاراک نے رسیور رکھتے ہوئے اپنے لہجے میں
خفت مٹا رہا ہو۔ لیکن مارشل گازیلا کا چہرہ اب خلاف توقع کھل اٹھا
اسے اس بات سے ڈھارس سی ہو گئی تھی کہ یہ مشین زاراک کے ح
نہیں کی گئی۔ ورنہ وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر چکا تھا کہ اگر ڈاکٹر آ
نے مشین زاراک کے حوالے کرنے کی حامی بھر لی تو وہ اسے ہر صورت
گولی مار کر ہلاک کر دے گا۔ لیکن زاراک کو بھی انکار ہونے سے اس
کو تسکین سی مل گئی تھی اور پھر اس نے سبارک کی آمد اور ایس۔ وی
مشن سمیت پوری تفصیل بتا دی۔ زاراک خاموش بیٹھا سنتا رہا۔

کمال ہے باس! ۔۔۔ آپ پاکیشیا کی ایک چھوٹی سی عمارت سے
اتنی اہم ترین مشین حاصل کرنا چاہتے تھے ۔۔۔ کیا ضرورت
کی ۔۔۔ آپ مجھے حکم کریں۔ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے
کی لاشیں مع اس فائل کے آپ کے قدموں میں لا کر رکھ سکتا ہوں
زاراک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم پہلے کبھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرائے ہو ۔۔۔"
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ٹکرایا تو نہیں باس! ۔۔۔ لیکن میں نے اس کے کارناموں
سنی ہوئی ہے ۔۔۔ اور خاص طور پر اس علی عمران کے بارے میں
بہت کچھ سن رکھا ہے ۔۔۔ میری تو خواہش تھی کہ کوئی موقع
ٹکرانے کا مجھے اور میری ایجنسی کو بھی مل جائے تاکہ میں انہیں بتا سکوں
کے مقابلے میں وہ حقیر چیونٹیوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے"
زاراک نے کہا۔

اور کے ۔۔۔ پھر میں یہ مشن تمہارے سپرد کرتا ہوں ۔۔۔ تم سبارک
سے مل کر تفصیلات طے کر لو" ۔۔۔ مارشل گازیلا نے طویل سانس لیتے
ہوئے کہا۔

تفصیلات کیا طے کرنی ہیں ۔۔۔ مجھے صرف ان سے یہ معلوم کرنا ہے
یہ علی عمران اس وقت ہے کہاں۔ پاکیشیا میں ہے یا آزاد علاقے میں۔
اس کے بعد میں اس پر موت بن کر جھپٹ پڑوں گا" ۔۔۔ زاراک نے
کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور مارشل گازیلا کے سر ہلانے پر وہ تیزی سے
مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں ایک فائل سامنے بیٹھا تھا جب کہ بلیک زیرو کچن میں اس کے لئے چائے بنانے میں مصروف تھا۔ پھر عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔ اس کی پیشانی پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کچھ پتہ چلا عمران صاحب"۔۔۔ بلیک زیرو نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں چائے کے کپ تھے۔

"پتہ تو نہیں چلا۔۔۔ البتہ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ معاملہ آزاد قبائلی علاقے میں جانے کی بجائے رُوسیاہ جانے سے ہی حل ہو سکتا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رُوسیاہ جانے سے ۔۔۔ وہ کیسے ۔۔۔؟ وہ اڈہ تو آزاد علاقے میں بنایا گیا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے ایک کپ عمران کے سامنے رکھ کر دوسرا کپ ہاتھ میں پکڑے گھوم کر اپنی کرسی کی طرف جاتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کہ حتمی طور پر یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ اڈہ ابھی بنایا بھی گیا ہے یا نہیں ۔۔۔ اس لئے بجائے آزاد قبائلی علاقے کے خشک پہاڑوں میں ٹکریں مارتے پھرنے سے بہتر یہی ہے کہ روسیاہ جا کر اس بات کی انکوائری کی جائے کہ کیا یہ اڈہ بن چکا ہے یا ابھی صرف پلاننگ تک ہی محدود ہے ۔۔۔ اور اگر بن چکا ہے تو پھر اس کا محل وقوع بھی وہیں سے معلوم ہو سکتا ہے ورنہ اسے تلاش کرنا بے حد مشکل ہے"۔۔۔ عمران نے چائے کا کپ اٹھا کر ہونٹوں کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ایسا اڈہ بن چکا ہے۔ سردار احمد جان نے بتایا ہے"۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"سردار احمد جان نے حتمی طور پر تو نہیں بتایا۔ صرف اتنا بتایا ہے کہ اس کے قبیلے میں روسیاہیوں کی آمد و رفت گذشتہ دو سالوں سے کچھ زیادہ محسوس ہونے لگ گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ یہ اطلاعات بھی ملی ہیں کہ وہاں بڑے بڑے ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر بھی اترتے دیکھے گئے اور پولیٹیکل ایجنٹ اجمل خان نے یہ بتایا تھا کہ اس نے انکوائری کی ۔۔۔ صرف اُڑتی اُڑتی خبر مل سکی ہے کہ وہاں کوئی خاص اڈہ بنایا گیا ہے۔ لیکن اُسے کہیں بھی اڈے کے کوئی آثار نظر نہیں آئے"۔۔۔ عمران نے چائے سپ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"پھر اس فائل سے کچھ پتہ نہیں چلا"۔۔۔ بلیک زیرو نے عمران کے سامنے پڑی ہوئی فائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ وہی فائل ہے جو سیاف حاصل کرنا چاہتا تھا۔۔۔ پاکیشیا میں ریڈ سرکل

کے کوڈ نام سے جو اڈہ قائم شدہ ہے یہ فائل اس اڈے سے متعل
اس میں اس مشینری کی تفصیلات ہیں جو اس اڈے میں نصب
باقی تو عام سی مشینری ہے جس کے لئے روسیاہ جیسی سُپر پاور کو تو
نہیں ہو سکتی ۔ البتہ اس کو تفصیل سے پڑھنے کے بعد ایک ایسی
کی تفصیلات سامنے آئی ہیں جس کا کوڈ نام سُپر چیک ہے ___
شوگران نے دی ہے اور شوگران کے لئے اسے اس اڈے میں
کیا گیا ہے اور اس فائل سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس اڈے کی
تمام اخراجات بھی شوگران نے ہی برداشت کئے ہیں اور اس مشینری
اس اڈے میں شوگران کے آدمی ہی آپریٹ کرتے ہیں ___ یہ
خصوصی قسم کی مشینری ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ
مشینری سے آزاد قبائلی علاقے کو چیک کرنے کی بجائے پاکیشیا اور شو
کے سرحدی علاقے کو چیک کیا جاتا ہے“ ___ عمران نے کہا۔
”وہ کس لئے“ ___ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔
”وجہ تو اس میں ظاہر نہیں کی گئی لیکن میرا اندازہ ہے کہ شوگرا
پاکیشیا کی سرحد کے قریب کوئی خاص لیبارٹری بنائی ہوئی ہے جس
تیار ہونے والی کسی چیز کی حفاظت کے لئے یہ مشینری نصب کی گئ
اور اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ روسیاہ کو بھی اس کی اطلاع
ہے اس لئے روسیاہ یہ فائل حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ اسے اس سُپر
کی صحیح ماہیت معلوم ہو سکے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آزاد قبائلی علا
میں اگر روسیاہ نے کوئی خفیہ اڈہ بنایا بھی ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس لیب
کو چیک کرنے کے لئے بنایا ہو جس کے راستے میں یہ سُپر چیک حائل ہو

نے کہا۔
لل ایسا ہی ہوگا ورنہ وہ لوگ اس فائل کے پیچھے اپنی خاص ایجنسی
ہتے ___ اگر واقعی ایسی کوئی بات ہے تو کیوں نہ شوگران حکومت
کی اطلاع بھیج دی جائے۔ وہ خود ہی روسیاہ سے نمٹتی رہے گی“۔
و نے کہا۔
دوسروں کے سر ڈالنے کی مت سوچا کرو طاہر ___ روسیاہ
اڈہ آزاد قبائلی علاقے میں بنایا ہے تو اس سے خطرہ پاکیشیا کو
اس طرح پاکیشیا کا دفاع بھی مفلوج کیا جا سکتا ہے اور اس
علاقے پر روسیاہ اس اڈے کی مدد سے جبراً قبضہ بھی کر سکتا
قبائلی علاقے میں پاکیشیا کے حمایتی افراد کا قتل عام بھی کر سکتا
امکانات درست ہو سکتے ہیں اور غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ بہرحال
موجود ہیں اور پاکیشیا کی حفاظت کے لئے ہمیں تنخواہیں ملتی ہیں
میں نہیں چاہتا کہ ہم اپنا فرض دوسروں کے کاندھوں پر شفٹ
___ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کے چہرے
شرمندگی کے آثار پھیل گئے۔
یم سوری عمران صاحب ! ___ میں نے تو ویسے ہی بات کر دی
___ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
م پاکیشیا کے سب سے بڑے عہدیدار ہو۔ اس لئے سوچ سمجھ کر بات
___ میری طرح عام آدمی نہیں ہو کہ جو جی میں آئے بولتے رہو“ ___
نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی شرمندہ سی ہنسی ہنس
لیا۔ ظاہر ہے وہ اب کیا جواب دیتا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل
کر دیئے ۔ کافی دیر تک نمبر ڈائل کرنے کے بعد اس نے ہاتھ
بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران فارن کال کر رہا ہے اس لئے اسے ا
نمبر ڈائل کرنے پڑے ہیں ۔
" یس راڈش کلب " ___ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی
" راڈش سے بات کراؤ ___ میں کافرستان سے اے۔ اے
ہوں " ___ عمران نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا ۔
" اچھا ۔ ہولڈ آن کریں " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور کچھ
بعد رسیور پر ایک بھاری سی آواز سنائی دی ۔
" ہیلو ۔ راڈش بول رہا ہوں " ___ راڈش کا لہجہ سپاٹ تھا
" کافرستان سے اے۔ اے بول رہا ہوں ___ سپیشل ڈیلیو
پہنچ گئی ہے یا نہیں " ___ عمران نے اسی بدلے ہوئے لہجے
" ابھی تک تو نہیں پہنچی " ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمرا
او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا ۔
بلیک زیرو خاموش بیٹھا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ راڈش رو
پاکیشیا کا سب سے اہم فارن ایجنٹ ہے اور چونکہ روسیاہ میں ف
ٹرانسمیٹر کالیں باقاعدہ سرکاری طور پر چیک کی جاتی تھیں اس لئے
اس کے ساتھ یہ خصوصی کوڈ طے تھا تاکہ اگر کال چیک بھی ہو جائے
کا نوٹس نہ لیا جا سکے ۔ کیونکہ راڈش کلب چلانے کے ساتھ ساتھ ام
ایکسپورٹ کا بزنس بھی کرتا تھا اور اس کا بزنس کافرستان سے ہی
بات چیت کے لئے عمران نے اسے ایک خاص قسم کا ٹرانسمیٹر مہیا

ہونے والی کال چیک نہ ہو سکتی تھی اور سپیشل ڈیلیوری کا مطلب
تاکہ وہ ایکسٹو کو کال کرے ۔
آپ راڈش کو حرکت میں لانا چاہتے ہیں " ___ بلیک زیرو نے
لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا ۔
ہاں ! ___ اس کی اپروچ کے۔ جی۔ بی کے انتہائی اعلیٰ حکام تک
اور کے۔ جی۔ بی ہیڈ کوارٹر سے یہ سارا چکر آسانی سے ٹریس ہو سکتا
___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے کال
اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا ۔
ہیلو ہیلو ___ راڈش کالنگ۔ اوور " ___ راڈش کی آواز ٹرانسمیٹر سے
لہجہ مودبانہ تھا ۔
ایکسٹو ۔ اوور " ___ عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا ۔
یس سر ___ کیا حکم ہے سر ۔ اوور " ___ دوسری طرف سے راڈش
ی طرح مودبانہ لہجے میں پوچھا اور جواب میں عمران نے اسے ایس۔ وی
ن اور اس اڈے کے بارے میں مختصر طور پر بتا دیا ۔
تم نے یہ ساری باتیں ٹریس کرنی ہیں کہ ایس۔ وی کا اصل مشن کیا ہے
ر واقعی آزاد قبائلی علاقے میں کوئی اڈہ بنایا گیا ہے تو اس کا محل وقوع
اہمیت کیا ہے ۔ اوور " ___ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا ۔
یس سر ___ میں پوری تفصیلات حاصل کر لوں گا ___ ہیڈ کوارٹر میں
حال ہی میں میں نے اپنا ایک آدمی ایک ایسے شعبے میں رکھوا دیا ہے
ہر قسم کی پلاننگ محفوظ کی جاتی ہے ___ آپ کو کتنی دیر میں یہ سب
مات چاہیئیں ۔ اوور " ___ دوسری طرف سے راڈش نے کہا ۔

"جس قدر جلد تم یہ معلومات مہیا کر سکو۔ اوور" ـــــ عمران نے سرد
لہجے میں کہا۔
"بہتر سر ـــــ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں ـــــ مجھے امید
ہے زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر میں زیادہ نہیں تو کم از کم ابتدائی
معلومات ضرور حاصل کر لونگا۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے راڈش نے
اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔
"محتاط ہو کر کام کرنا ـــــ اوور اینڈ آل" ـــــ عمران نے کہا
اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر ایک بار پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کو کھول کر اس
کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔
ایک گھنٹے سے بھی کم عرصے بعد ٹرانسمیٹر نے کال دینی شروع
کی تو عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا۔ اس کے ذہن میں خیال
تھا کہ شاید ٹائیگر کی طرف سے کال ہو کیونکہ راڈش نے تو دو گھنٹوں کا
وقت دیا تھا۔ لیکن ٹرانسمیٹر کے مخصوص ڈائل کو دیکھتے ہی وہ چونک پڑا
کیونکہ فریکوئنسی بتا رہی تھی کہ کال راڈش کی طرف سے اس کے اسی
ٹرانسمیٹر کی ہے جس سے اس نے پہلے کال کی تھی۔
"اتنی جلد کال کا کیا مطلب" ـــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ بلیک زیرو اس دوران اٹھ کر کہیں گیا
ہوا تھا اس لئے عمران اکیلا ہی آپریشن روم میں موجود تھا۔
"ہیلو ہیلو ـــــ راڈش کالنگ۔ اوور" ـــــ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن
ہوتے ہی راڈش کی تیز آواز سنائی دی۔
"ایکسٹو۔ اوور" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"باس! ـــــ اتفاق سے وہ آدمی جلد ہی مل گیا اور خاصی معلومات مل
گئی ہیں۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے راڈش نے تیز تیز لہجے میں کہا۔
"کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔
"باس! ـــــ ایس۔ وی کے چیف سبارک نے کے۔ جی۔ بی کے چیف مارشل
گازیلا سے ملاقات کی ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر
کے خاتمے کے ساتھ ساتھ ہیڈ کوارٹر سے ایک فائل حاصل کرنے کے لئے
اس نے زارک ایجنسی کی خدمات چاہی ہیں جس کی اجازت نہ صرف مارشل
گازیلا نے دے دی ہے بلکہ زارک ایجنسی کے چیف زاراک کو بلا کر مشن بھی
اس کو سونپ دیا ہے اور زاراک نے سبارک سے ملاقات کر کے فوری طور
پر اپنی ایجنسی سمیت پاکیشیا روانگی کے انتظامات شروع کر دیئے ہیں اور
باس! ـــــ وہ زیادہ سے زیادہ کل تک پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچ
جائے گا ـــــ اس کے علاوہ ایک اور اہم بات بھی سامنے آئی ہے کہ
سبارک نے مارشل گازیلا سے ایک انتہائی جدید مشین جس کا کوڈ نام سپر آف
ہے، حاصل کرنے کی کوشش کی تاکہ سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کو اس
مشین کی مدد سے مکمل طور پر آف کر کے وہاں سے فائل حاصل کی جا سکے
لیکن ڈاکٹر آنوف جو کہ روسیاہ کی ڈیفنس سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں نے
مشین دینے سے صاف انکار کر دیا ـــــ مارشل گازیلا نے صدر سے
بات کی لیکن صدر نے بھی انکار کر دیا۔ پھر زاراک نے بھی ڈاکٹر آنوف سے
بات کی لیکن اس نے زاراک کو بھی انکار کر دیا کیونکہ اس مشین کے بارے
میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ مشین ایکریمیا کے مکمل بین الاقوامی دفاعی
سسٹم کو فوری طور پر مفلوج کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے اور یہ روسیاہ کی

انتہائی خفیہ اور جدید ترین ایجاد ہے اس لئے ایکریمین ایجنٹوں سے اسے
کے لئے مارشل گانزیلا اور نزارک دونوں کو صاف جواب دے دیا گیا ہے
دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اس اڈے کے متعلق پتہ چلا ہے۔ اوور "۔۔۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا

" یہ اڈہ ایس۔ وی کے تحت تیار کیا گیا ہے۔ فوری طور پر تو اس کے
میں معلومات حاصل نہیں ہو سکیں البتہ میں نے اپنے آدمی کو کہہ دیا ہے
قدر جلد ممکن ہو سکے وہ تفصیلات حاصل کرے گا۔ اوور "۔۔۔۔۔ د
طرف سے جواب دیا گیا۔

" ٹھیک ہے۔ جیسے ہی معلومات ملیں فوراً رپورٹ دینا۔۔۔ اوور اینڈ
عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے بلیک زیرو اند
دروازے سے نکل کر آپریشن روم میں داخل ہوا۔

" کس کی کال تھی "۔۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

" راڈش کی کال تھی "۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور اس کے سامنے
راڈش کی بتائی ہوئی معلومات بھی اس نے دوہرا دیں۔

" نزارک ایجنسی۔۔۔ میرے خیال میں اس کی فائل تو لائبریری میں م
ہے "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں ! ۔۔۔ وہ فائل لے آؤ۔ تاکہ اس کے استقبال کے لئے صحیح ط
سے تیاری کی جا سکے "۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو
پاؤں واپس مڑ گیا۔

" سپر آف "۔۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے
ٹکاتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ اس مشین کی اہمیت کا اندازہ کر رہا تھا جس

یہ جی۔ بی کے چیف کو بھی صاف جواب دے دیا گیا اور جو ایکریمیا کے
نیشنل دفاعی پلان کو بھی مفلوج کر سکتی ہے۔

" یہ لیجئے "۔۔۔۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی آواز اس کے کانوں میں
اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

" آپ شاید اس نزارک ایجنسی کی وجہ سے پریشان ہو رہے ہیں "۔۔۔۔
زیرو نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کے سامنے رکھتے ہوئے حیرت
لہجے میں کہا۔

" ارے نہیں۔۔۔ جو خود اپنے پیروں پر چل کر آ رہا ہو، اس کے لئے کیا
ہی۔۔۔ میں تو اس سپر آف مشین کے بارے میں سوچ رہا ہوں "۔۔۔۔
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" سپر آف مشین "۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے حیرت
بھرے لہجے میں پوچھا اور عمران نے اسے مختصر طور پر سپر آف مشین کے
میں راڈش کی دی ہوئی معلومات بتا دیں۔ پہلے اس نے اس کا ذکر
تھا۔

" تو وہ دانش منزل کے لئے یہ مشین حاصل کرنا چاہتے تھے "۔۔۔ بلیک زیرو
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں !۔۔۔ اور ڈاکٹر آنوف اور صدر روسیاہ کے صاف انکار سے تو یہی
ہوتا ہے کہ یہ مشین روسیاہ کے لئے انتہائی اہم ترین مشین ہے "۔۔۔۔
نے کہا۔

" اگر آپ اس مشین کے بارے میں کچھ کرنا چاہتے ہیں "۔۔۔۔ بلیک زیرو

"جب ڈاکٹر آنوف اور صدر نے مارشل گازیلا کو انکار کر دیا ہے تو
تو طے ہے کہ یہ مشین فوری طور پر پاکیشیا کے خلاف استعمال نہیں ہو
سکے فی الحال تو میں زاراک ایجنسی اور اس اڈے کے بارے میں سوچ
کے بعد دیکھوں گا کہ سپر آف کے بارے میں کیا کیا جا سکتا ہے" ——
نے کہا اور بلیک زیرو کی لائی ہوئی فائل کھول کر اسے دیکھنے لگا۔ ف
ضخیم تھی اس لئے وہ کافی دیر تک اس کا مطالعہ کرتا رہا۔ پھر اس نے
طویل سانس لے کر فائل بند کر دی۔

"زاراک اپنے قد و قامت سے فوری طور پر پہچانا بھی جاتا ہے گا او
بارے میں تفصیلات اس فائل میں موجود ہیں اس لئے تم سیکرٹ سر
الرٹ کر دو کہ وہ آزاد علاقے کی طرف سے آنے والی سڑکوں اور ائیر
سخت نگرانی کریں —— یہ خطرناک آدمی ہے اس لئے میں اسے یہاں
کی زیادہ مہلت نہیں دے سکتا —— اور دوسری بات یہ کہ سیکرٹ
تمام ممبران کو دوبارہ متبادل جگہوں پر بھجوا دیا" —— عمران نے کرسی
اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" —— بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
عمران تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

زاراک نے سبارک سے مل کر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے خاص
آدمی علی عمران کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں۔ علی عمران
کے متعلق تو اس نے کے۔جی۔بی کی فائل کو بھی چیک کر لیا تھا اور وہ اس نتیجے پر
پہنچا تھا کہ سیکرٹ سروس کا فعال آدمی عمران ہی ہے۔ اگر اس علی عمران کو
طرح قابو میں کر لیا جائے تو پھر آسانی سے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کھوج
لگایا جا سکتا ہے اور ان کے ہیڈ کوارٹر سے فائل بھی حاصل کی جا سکتی ہے۔
وی کے سبارک نے الیس۔ ڈی مشرقی سیاٹ کے مشن کے بارے میں
یلات بتائی تھیں ان سے اسے بہرحال یہ معلوم ہو گیا تھا کہ عمران جو بظاہر
ق سا آدمی ہے انتہائی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہے۔ اور اس کے
اسے یہ بھی احساس ہو گیا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے پاکیشیا میں
یسے انتظامات بھی کر رکھے ہیں کہ کوئی بھی غیر ملکی ایجنٹ چاہے جس
میں بھی وہاں جائے اسے ٹریس کر لیا جاتا ہے۔ اس لئے زاراک نے

پاکیشیا میں داخل ہونے کا ایک بالکل ہی مختلف پلان بنایا تھا اور اس پلا
تحت اس نے سب سے پہلے کے ۔ جی ۔ بی کے ایجنٹوں کے ذریعے پاکیشیا
دارالحکومت کی مختلف کالونیوں میں رہائش گاہیں ، کاریں ، سائنسی مشی
اور اسلحہ وغیرہ کے انتظامات کئے ۔ اپنی ایجنسی کے بیس افراد اس نے بنا
پاکیشیا بھجوا دیئے جنہوں نے وہاں ضروری انتظامات کر لئے اور پھر وہ
چار خاص آدمیوں سمیت پہلے ایکریمیا گیا اور پھر وہاں سے ایکریمین حکا
میں وہ منشیات سمگل کرنے والی ایک بہت بڑی تنظیم کے ذریعے ا
عرب ملک پہنچے جہاں سے خفیہ لانچ کے ذریعے انہیں پاکیشیا کے دارا
پہنچا دیا گیا ۔ اس طرح زاراک اور اس کے چار ساتھی انتہائی خفیہ طریقے
پاکیشیا میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے اور یہاں پہنچتے ہی ان
نے مقامی میک اپ کر لیا تھا ۔ اس نے اپنے چاروں ساتھیوں کو ن
سمجھا کر عمران کے فلیٹ کی نگرانی پر لگا دیا تھا اور خود وہ ایک کوٹھ
چھپ کر بیٹھ گیا جو اس نے کے ۔ جی ۔ بی کے ایجنٹوں کے ذریعے حاص
تھی تاکہ عین وقت پر سامنے آئے اور مشن مکمل کرے ۔ انہیں
پہنچے ہوئے دو روز ہو گئے تھے لیکن ان دو روز میں عمران فلیٹ
آتا جاتا نظر نہ آیا تھا اس لئے اب زاراک سوچ رہا تھا کہ عمران کو تلا
کرنے کے لئے کوئی اور طریقہ استعمال کرے ۔ فائل کے مطابق عمرا
فلیٹ میں اس کے ساتھ اس کا باورچی بھی رہتا تھا لیکن دو روز
فلیٹ کو تالا لگا ہوا تھا اور اس کا وہ باورچی بھی غائب تھا ۔ چنانچ
اس نے اپنے آدمیوں کو ہدایت دے دی تھی کہ صرف ایک آدمی
کی نگرانی کرے ۔ باقی افراد شہر میں گھوم پھر کر عمران کو تلاش کریں

دوپہر ہونے کے قریب تھی اور زاراک مسلسل دو روز سے اس کوٹھی
میں بیٹھے بیٹھے مر جانے کی حد تک بور ہو چکا تھا ۔ اس کی سمجھ میں نہ آ رہا
تھا کہ اتنے بڑے دارالحکومت میں وہ اسے کہاں تلاش کرے ۔ اگر فلیٹ
پر اس کا باورچی بھی ہوتا تو اس سے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں
لیکن وہ بھی موجود نہ تھا اور اس فلیٹ کے علاوہ وہ عمران کے کسی اور
ٹھکانے کو جانتا بھی نہ تھا ۔ گو سبارک نے اسے سیکرٹ سروس کے
ہیڈ کوارٹر کے بارے میں تفصیلات بتا دی تھیں لیکن زاراک نے جان بوجھ
کر ادھر کا رخ نہ کیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس عمارت کے اندر انتہائی
جدید سائنسی آلات نصب ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اس کی نگرانی کرنے والا
ہی ان کی نظروں میں آ جاتا ہو ۔ اس لئے اس نے سوچا تھا کہ پہلے اس
ان پر قابو پایا جائے پھر اس کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان
ٹریس کر کے ختم کر دے ۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس مفلوج ہو کر
جائے گی اور آخر میں وہ اطمینان سے اس عمارت میں داخل ہوتے اور
وہاں سے فائل حاصل کرنے کی کامیاب پلاننگ کر سکے گا لیکن ابھی
پہلے قدم میں ہی انہیں کامیابی نہ ہو رہی تھی ۔ وہ عمران ہی نہیں
رہا تھا ۔

"مجھے خود باہر نکلنا پڑے گا اور اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں
ہ عمران کے باپ یا دوسرے رشتہ داروں کو قابو میں کر کے اس عمران
منے آنے پر مجبور کیا جائے" ۔۔۔۔ زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا
ام کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ میز پر پڑے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی
بے اختیار چونک پڑا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"یس" ---- زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
"زیڈالیون بول رہا ہوں باس" ---- دوسری طرف سے اس
گروپ کے آدمی کی آواز سنائی دی۔
"اوہ یس ---- کیا رپورٹ ہے" ---- زاراک نے چونک کر پوچ
"باس! ---- اس آدمی کو چیک کر لیا گیا ہے۔ ہم نے اسے ایک ہو
میں چیک کیا تھا۔ وہ دو دیو ہیکل حبشیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ وہ
حبشی تقریباً آپ جیسی قدو قامت کے ہیں ---- وہ دونوں حبشی ا
سے ایسے ٹریٹ کر رہے تھے جیسے اس کے ملازم ہوں ---- ہم
اس کی نگرانی کی تو وہ ان حبشیوں سمیت ہوٹل سے نکلا اور وہ تینوں
ہی کار میں بیٹھ کر یہاں کی ایک پُراسرار سی عمارت میں چلے گئے ہ
اور ابھی تک اندر ہی ہیں" ---- زیڈالیون نے رپورٹ دیتے ہوئے
"کونسی عمارت ---- وہی جسے ہیڈ کوارٹر کہا جا رہا ہے" ---- زارا
نے چونک کر پوچھا۔
"اوہ نہیں باس! ---- یہ البرٹ روڈ کی ایک قلعہ نما عمارت ہے
اس پر کسی رانا تہور علی صندوقی کی نیم پلیٹ لگی ہوئی ہے" ---- زیڈا
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"چلو اس کا پتہ تو چلا ---- اس عمارت کو اندر سے چیک کرو کہ ا
ان تین کے علاوہ اور کتنے افراد ہیں" ---- زاراک نے اطمینان
لہجے میں کہا۔
"میں نے پہلے بھی سپر سافٹ ویو کے ذریعے چیک کرنے کی کوش
کی ہے باس! ---- لیکن یہ تو انتہائی پُراسرار سی عمارت ہے سپر ساف

ندر جانے کے بعد کام ہی نہیں کیا ---- یوں لگتا ہے جیسے وہ اندر
ہی آف ہو گئی ہو" ---- زیڈالیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اوہ! ---- اس کا مطلب ہے کہ اس عمارت میں جدید سائنسی انتظامات
ہیں۔ کمال ہے ---- ویسے تو یہ خاصا پسماندہ سا ملک ہے
اں ہر عمارت میں جدید ترین سائنسی انتظامات تو اس طرح کئے
جیسے یہ روسیاہ سے بھی زیادہ ایڈوانس ملک ہو ---- بہرحال
اری رکھو اور پھر جیسے ہی یہ آدمی باہر آئے مجھے فوراً اطلاع دینا
خود آکر اس کو اغوا کروں گا" ---- زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
باس" ---- زیڈالیون نے کہا اور زاراک نے رسیور رکھ دیا۔
و کچھ پتہ تو چلا اس کا" ---- زاراک نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے
اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اُسے یقین تھا کہ
عمران جلد ہی اس کے ہاتھ چڑھ جائے گا اور اس کے بعد وہ انتہائی
ری سے اپنے پلان کو آگے بڑھا سکے گا۔

عمران کو رانا ہاؤس شفٹ ہوئے آج چار روز گذر چکے
سیکرٹ سروس ایئر پورٹ اور آزاد قبائلی علاقے کی طرف سے آنے وا
کی مسلسل مکمل اور بھرپور نگرانی کر رہی تھی۔ لیکن اب تک کوئی ایسا آ
میں نہ آیا تھا جس پر زاراک ہونے کا شک و شبہ کیا جا سکتا۔ جبکہ را
دوسری بار اسے اطلاع دے چکا تھا کہ زاراک اپنی ایجنسی کے چار
کے ساتھ یہاں سے ایکریمیا چلا گیا ہے اور اس اطلاع ملنے کے بعد
ایکریمیا سے آنے والوں کی نگرانی اور بھی سخت کرا دی تھی کیونکہ
کے ایکریمیا جانے کا یہی مطلب تھا کہ وہ اب ایکریمین میک اپ ا
کاغذات کی مدد سے پاکیشیا میں داخل ہوگا۔ لیکن کوئی ایسا ایکریم
چار روز میں پاکیشیا نہ پہنچا تھا جس پر زاراک ہونے کا شبہ کیا جاتا
کا قد و قامت اور جسامت جوزف اور جوانا سے تقریباً ملتا جلتا تھا
وہ اگر یہاں آتا تو کسی طرح بھی نہ چھپ سکتا تھا۔ پھر عمران نے سو

ہے کہ اس نے پہلے خود آنے کی بجائے اپنے کسی آدمی کو بھیجا ہو تاکہ وہ
ملان کے متعلق اسے رپورٹ دے سکے کہ کیا وہ دارالحکومت میں موجود بھی
ہے یا نہیں۔ اس لئے عمران نے اپنے اصل حلیئے میں مختلف ہوٹلوں میں
ابانا شروع کر دیا تھا لیکن یہ کوشش بھی اب تک بے سود رہی تھی۔
ہی کسی آدمی نے ان کا تعاقب کیا تھا اور نہ ہی اس کی نگرانی کی تھی عمران
نہ بان بوجھ کر فلیٹ کو تالا لگا دیا تھا اور سلیمان کو اس نے اس کے گاؤں
ہوا دیا تھا کیونکہ اس نے زاراک کے متعلق جو کچھ پڑھا تھا اس کے مطابق
زاراک انتہائی وحشی اور سفاک طبیعت کا آدمی تھا اس لئے اس نے سوچا
بھی سلیمان اس کی وجہ سے تشدد کا شکار نہ ہو جائے۔ ٹائیگر کی ڈیوٹی
ہی اس نے لگا رکھی تھی کہ وہ زیر زمین دنیا میں پوری طرح چوکس رہے
سکتا ہے زاراک کسی گروپ کی امداد حاصل کرے کیونکہ وہ پہلی بار یہاں
رہا تھا۔ لیکن ٹائیگر کی طرف سے بھی کوئی مثبت رپورٹ نہ مل رہی تھی
ان اس نے دوپہر کا کھانا جوانا اور جوزف کے ہمراہ ایک مشہور ہوٹل میں
کھایا تھا اور انہیں رانا ہاؤس پہنچے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی اور اب وہ
دیر رہا تھا کہ رانا ہاؤس چھوڑ کر دوبارہ اپنے فلیٹ میں منتقل ہو جائے
جوزف دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک پنسل جیسی چیز
ہی ہوئی تھی جو سیاہ رنگ کی تھی۔

باس! — یہ ابھی باہر سے آ کر گری ہے" —— جوزف نے اندر
تے ہوئے کہا اور عمران چونک پڑا۔

حفاظتی نظام تو آن ہے ناں" —— عمران نے وہ سیاہ رنگ کی پنسل
ن کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ میں لے آتے ہی آن کر دیا تھا" ۔۔۔ جوز
نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے پنسل کو غور سے دیکھنا ش
کر دیا۔

پنسل کسی عجیب سی دھات کی بنی ہوئی تھی لیکن بظاہر اس میں
خاص بات نہ تھی۔ عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اُٹھ کر
تہہ خانے میں بنی ہوئی لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے وہاں
جب اس کو باقاعدہ کمپیوٹر میں چیک کیا تو اس پر یہ انکشاف ہوا
ایک مخصوص ساخت کی ویژ مشین ہے جس میں انتہائی طاقتور ڈکٹافو
نصب ہے۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو کسی نے رانا ہاؤس کے اندرونی حالات کو چیک کر
لئے یہ پنسل یہاں پھینکی ہے۔ لیکن حفاظتی نظام کی وجہ سے یہ کام نہ
سکی" ۔۔۔ عمران نے پنسل کو دوبارہ ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا ا
اس نے پنسل کو تو ایک مخصوص دھات کی ڈبیہ میں بند کر کے ایک
میں رکھ دیا اور خود وہ اٹھ کر لیبارٹری سے نکل کر دوسرے تہہ خا
طرف چل پڑا۔ جہاں رانا ہاؤس کے حفاظتی نظام اور بیرونی چیکنگ
مشین نصب تھی۔

"باس ۔۔۔ دو مقامی آدمی رانا ہاؤس کی نگرانی کر رہے ہیں"
عمران کے اندر داخل ہوتے ہی ایک مشین کے ساتھ کھڑے جوزف نے
کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اچھا ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ کہاں ہیں وہ" ۔۔۔ عمران نے
ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر مشین کے سامنے پہنچ گیا۔

ی ۔۔۔ عقبی طرف چیک کیا ہے۔ ہو سکتا ہے وہاں بھی کچھ
ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں باس! ۔۔۔ بس اچانک مجھے خیال آ گیا تو میں نے ابھی مشین
ہے" ۔۔۔ جوزف نے جواب دیا تو عمران نے خود مشین کو آپریٹ
رع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے عقبی طرف بھی ایک کوڑے
کی اوٹ میں چھپے ہوئے ایک مقامی آدمی کو چیک کر لیا۔ سامنے
فراد میں سے ایک تو سینما کی دیوار کے ساتھ کھڑا تھا لیکن وہ جس
میں بار بار رانا ہاؤس کی طرف دیکھ رہا تھا اس سے صاف ظاہر ہو رہا
وہ نگرانی کر رہا ہے جبکہ دوسرا کچھ دور ایک بکسٹال کے سامنے کھڑا
اس کے ہاتھ میں ایک اخبار تھا اور وہ بظاہر اخبار پڑھ رہا تھا لیکن
انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی اخبار کی آڑ میں رانا ہاؤس کی ہی نگرانی کر
ہے۔

ان کی نگرانی کرنے کا انداز تو بالکل بچگانہ سا ہے ۔۔۔ زارک ایجنسی
مشہور ایجنسی ہے۔ وہ تو یہ بچگانہ انداز اختیار نہیں کر سکتے۔ یہ لازماً
مقامی ہی ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

ں باس! ۔۔۔ انہیں دیکھ کر تو اندھوں کو بھی پتہ چل جاتا ہے کہ یہ
ر رہے ہیں" ۔۔۔ جوزف نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

ایسا کرو کہ جوانا کو ساتھ لے کر جاؤ اور عقب میں موجود آدمی کو اغوا
ندر لے آؤ ۔۔۔ سامنے والوں کو ابھی مت چھیڑو ۔۔۔ پہلے میں
رلوں کہ یہ کون لوگ ہیں" ۔۔۔ عمران نے جوزف سے کہا اور جوزف
ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

عمران اب سامنے والوں کو چیک کر رہا تھا لیکن وہ اب ھ
میں کھڑے تھے۔ اچانک ان میں سے ایک نے کلائی کی گھڑی
لئے ہاتھ اونچا کیا اور اس کے ساتھ ہی عمران بُری طرح چونک
"اوہ! ــــ اس کی کلائی کی اندرونی سفیدی بتا رہی ہے کہ
نہیں ہے بلکہ میک اپ میں ہے" ــــ عمران نے بڑبڑاتے
پھر تقریباً دس منٹ بعد جوزف واپس کمرے میں داخل ہوا۔
"وہ سپیشل روم میں پہنچا دیا گیا ہے باس" ــــ جوزف
"یہ مقامی لوگ نہیں ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے ــــ
ان پر نگاہ رکھو۔ میں اس آدمی سے تھوڑی سی پوچھ گچھ کر لوں
عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ایک
گذرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو فرش پر وہی آ
پڑا ہوا تھا جسے عقب میں دیکھا گیا تھا اور جوانا بھی وہاں کھڑا
"اس کی تلاشی لے لی ہے" ــــ عمران نے جوانا سے
ہو کر پوچھا۔
"یس باس! ــــ اس کی جیب سے یہ ایک مخصوص ساخت کا
مشین پسٹل نکلا ہے" ــــ جوانا نے ایک طرف میز پر پڑی ہو
چیزوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ" ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے میز کی طرف بڑھ
تے وہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے الٹ پلٹ کر غور
لگا۔ پھر اسے واپس رکھ کر اس نے وہ مشین پسٹل اٹھایا اور اسے چیک
"میک اپ واشر لے آؤ اور اس کا چہرہ چیک کرو" ــــ

انا سے کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ
ران نے ایک الماری سے رسی نکالی اور پہلے فرش پر بیہوش پڑے
آدمی کے ہاتھ اس کے عقب میں کر کے باندھے اور پھر اسے اٹھا کر
سی پر بٹھا دیا۔ باقی رسی سے اس نے اس کے جسم کو کرسی سے اچھی طرح
دیا۔
چند لمحوں بعد جوانا میک اپ واشر لئے اندر داخل ہوا۔ اس نے اس کا
دیوار میں لگی ساکٹ میں لگایا اور واشر کا کنٹوپ اس آدمی کے سر چہرے
ان پر چڑھا کر اسے باندھا اور مشین چلا دی۔ شفاف کنٹوپ میں
اں سا بھر گیا۔ تھوڑی دیر بعد مشین پر جلنے والا بلب ایک جھماکے سے بجھ
و جوانا نے مشین آف کر کے کنٹوپ کھولا اور کنٹوپ ہٹانے کے بعد اس
کا اصل چہرہ سامنے آ گیا۔ وہ روسیاہی تھا۔
جوزف کو ساتھ لو اور سامنے موجود دونوں آدمیوں کو بھی اغوا کر لاؤ۔ لیکن
رہنا۔ ہو سکتا ہے ان کے دوسرے ساتھی بھی ہوں" ــــ عمران نے
سے مخاطب ہو کر کہا۔
بے فکر رہیں ماسٹر ــــ جتنے بھی ہوئے سب اٹھا لاؤں گا" ــــ جوانا
سکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے میک اپ واشر اٹھائے کمرے سے باہر
ا گیا۔
عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند
دیا۔ کچھ دیر بعد ہی اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران پیچھے
ٹ گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں کھلیں اور ساتھ ہی اس کے
ے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس

آدمی کے سر پر ابھرے ہوئے گومڑ کو دیکھ کر ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ
بیہوش کیا گیا ہوگا۔

"مم — مم — میں کہاں ہوں" — اس آدمی نے حیرت بھ
میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر
چونکا۔ اس کی دھندلائی ہوئی آنکھوں میں یکلخت ایسی چمک نمودار ہ
بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اور عمران مسکرا دیا۔ وہ اس چمک کو دیکھ کر
گیا تھا کہ یہ لوگ یہاں اسی کی نگرانی کر رہے تھے۔

"کون ہو تم — اور مجھے کیوں باندھ رکھا ہے یہاں" —
نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو زاراک پر افسوس ہے کہ اس نے تم جیسے احمقوں کو
میں بھرتی کر رکھا ہے" — عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"زا — زاراک — کیا مطلب" — اس آدمی نے
پھر بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا، جوزف اند
داخل ہوئے۔ ان کے کاندھوں پر ایک ایک بیہوش آدمی لدا ہوا
انہوں نے اندر آکر ان دونوں کو فرش پر پٹخ دیا۔ کرسی پر بندھے
آدمی کے ہونٹ بھینچ گئے۔ ظاہر ہے وہ اپنے ساتھیوں کو پہچان

"اور تو کوئی نہیں ہے" — عمران نے پوچھا۔

"نو باس — یہ دو ہی تھے" — جوزف نے جواب د

"او کے — تم جا کر مشین سے مزید چیکنگ کرو" —
جوزف سے کہا اور جوزف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"انہیں بھی باندھ کر کرسیوں پر بٹھا دو" — عمران نے جوانا سے
مخاطب ہو کر کہا اور جوانا تیزی سے حرکت میں آگیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں بھی کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے
ان کی جیبوں سے نکلنے والے ویسی ہی ساخت کے ٹرانسمیٹر اور مشین
ل تھے۔

"ان کے میک اپ صاف کروں ماسٹر" — جوانا نے عمران سے
مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں — ایک کی اصل شکل ہی اتنی خوبصورت ہے کہ دوسروں
کی دیکھنے کی حسرت نہیں رہی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا، اور
جوانا بھی مسکرا دیا۔

"ہاں — تو تمہیں اب زاراک کا مطلب سمجھایا جائے — ویسے
اس جوانا کو تو تم نے دیکھ لیا ہے۔ مطلب سمجھانے کے لئے میں نے اسے
خاص طور پر ملازم رکھا ہوا ہے — بولو! سمجھائے مطلب — یا تم
خود ہی اپنا نام بتا دو گے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زاراک کو نہیں جانتا" — اس آدمی نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

"او کے — نہ جانتے ہوگے — اپنا نام بتا دو۔ پہلے یہ سن لو کہ
تمہارے چہرے سے مقامی میک اپ صاف ہو چکا ہے اور اب تم اپنے
اصل روسیاہی چہرے میں ہو۔ اس لئے نام بتاتے وقت مقامی نام بتانے
کا تکلف نہ کرنا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران کی بات
سن کر اس آدمی کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے۔

" میرا کوئی نام نہیں ہے" ——— اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" بہت خوب —— اب تم زاراک ایجنسی کے آدمی لگ رہے ہو تربیت یافتہ —— حالانکہ پہلے تم تینوں جس طرح اناڑی پن سے میرا فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے، مجھے زاراک ایجنسی پر افسوس ہونے لگ گیا تھا خوامخواہ رُوسیاہ کے سرکاری اخراجات ضائع ہو رہے ہیں —— بے نام صاحب! —— اب صرف اتنا بتا دو کہ زاراک اس وقت کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں کسی زاراک کو نہیں جانتا" ——— اس آدمی نے کہا۔

" جوانا! —— اب میں کیا کروں۔ میں نے تو بڑی کوشش کی کہ تمہارا اسکوپ نہ بن سکے۔ لیکن ٹھیک ہے اب اس کا مقدر" —— عمران نے منہ بناتے ہوئے ساتھ کھڑے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

" باس! —— اس کی کھوپڑی میں سوراخ نہ کر دوں ——— دو ہیں ان سے پوچھ لیں گے۔ بڑے عرصے سے انگلی مار کر کھوپڑی میں سوراخ کرنے کی حسرت دل میں ہے" ——— جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں جوانا —— زاراک کے ساتھ صرف چار آدمی آتے تھے تین تو یہ ہیں، چوتھا شاید میرے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ رُوسیاہ کا اتنا بڑا ایجنٹ ہے اسے اس طرح بے دست و پا نہ بنا دو" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بندھا آدمی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ لیکن اس کے ہونٹ

بھینچے ہوئے تھے۔ لیکن اس سے پہلے کہ جوانا آگے بڑھتا، اچانک میز پر رکھے ہوئے تین ٹرانسمیٹروں میں سے ایک سے ٹوں ٹوں کی آوازیں آنے لگیں۔

" اس کا منہ بند کر دو" ——— عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے میز کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا۔ یہ وہ ٹرانسمیٹر تھا جو بعد میں دونوں میں سے ایک کی جیب سے نکلا تھا۔ اور وہ دونوں ابھی تک بے ہوش پڑے تھے اور ظاہر ہے عمران نے ابھی ان کا لہجہ سنا بھی نہ تھا۔ بہرحال اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

" ہیلو —— ہیلو —— زاراک کالنگ زیڈ الیون۔ اوور" ——— بٹن آن کرتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس باس —— سوری باس! زیڈ الیون باتھ کے لئے گیا ہے —— ٹرانسمیٹر میرے پاس ہے۔ اوور" ——— عمران نے اس بار کرسی پر بیٹھے آدمی کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر مختصر بات کی تھی۔

" باتھ گیا ہے —— اوہ اچھا، زیڈ تھرٹین —— کیا رپورٹ ہے۔ وہ عمران ابھی اندر ہے یا کہیں گیا ہے۔ اوور" ——— ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

" ابھی اندر ہی ہے باس۔ اوور" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اچھا ٹھیک ہے —— نگرانی کرتے رہو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اینڈ آل" ——— زاراک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا۔ عمران نے بٹن آف نہ کیا بلکہ اسی طرح ٹرانسمیٹر ہاتھ
وہ دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکلا اور سیدھا لیبارٹری کی طرف
چونکہ اس نے بٹن آف نہ کیا تھا اس لئے ٹرانسمیٹر میں وہ فریکوئنسی
تھی جس سے کال کی گئی تھی، اور چونکہ یہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرا
اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اس فریکوئنسی کی مدد سے وہ آسا
زاراک کا ٹھکانا معلوم کرلے گا۔ اس لئے پہلے تو ٹرانسمیٹر میں مخف
کو ایک مشین پر چیک کیا اور پھر اس نے ایک اور مشین پر اس ف
ایڈجسٹ کر کے اسے دارالحکومت کے نقشے کے ساتھ منسلک کیا
اس مشین کے اندر موجود لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر وہ فریکوئنسی سیٹ ک
ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو — زیڈ تھرٹین کالنگ باس۔ اوور" —— عمران
پر بیٹھے ہوئے آدمی کے لہجے میں بار بار کال دینی شروع کر دی۔ ا
تیز نظریں اس سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر دارالحکومت کا تفصیل
موجود تھا۔ اسے معلوم تھا کہ جیسے ہی دوسری طرف سے ٹرانسمیٹر کال
جائے گی نقشے پر اس جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے
جائے گا اس طرح اس زاراک کی جگہ کا اسے علم ہو جائے گا۔

"یس — زاراک اٹنڈنگ یو —— کیا بات ہے زیڈ تھرٹین
چند لمحوں بعد ہی زاراک کی آواز ٹرانسمیٹر سے سنائی دی اور اس
ہی سکرین پر ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ
عمران نے اس جگہ کو غور سے دیکھا۔ دوسرے لمحے اس کے لبوں
ابھر آئی کیونکہ یہ صاف تھا گلشن رحمت کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو

باس! —— وہ عمران تو باہر نہیں نکلا۔ اس کا ایک حبشی ساتھی باہر
آیا ہے اور پیدل ہی مارکیٹ کی طرف جا رہا ہے —— زیڈ الیون ابھی
تک واپس نہیں آیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں کہ اس
حبشی کی نگرانی بھی کرنی ہے یا نہیں۔ اوور" —— عمران نے ایک
کہانی بناتے ہوئے کہا۔

"صرف عمران کی نگرانی کرو —— اور زیڈ الیون نے اتنی دیر کیوں لگا دی
ہے۔ اس کا فوراً پتہ کرو اور پھر اسے کہو کہ مجھے کال کرے۔ اوور اینڈ آل"۔
دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا
اور وہ سرخ نقطہ بھی بجھ گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
تیزی سے مشین آف کرنی شروع کر دی اور پھر وہ اسی رفتار سے لیبارٹری
سے باہر آ گیا۔ جوزف باہر برآمدے میں ہی اسے مل گیا۔

"جوزف! —— ان تینوں کا خیال رکھنا۔ یہ نکل نہ جائیں —— میں بعد
میں کال کر کے ان کے متعلق بتاؤں گا تمہیں —— اور ہاں! —— میں نے
فوری باہر جانا ہے اس لئے حفاظتی نظام آف کر دو" —— عمران نے
جوزف کو ہدایات دیں اور خود وہ تیزی سے پورچ کی طرف بڑھ گیا جہاں
اس کی کار موجود تھی۔ تھوڑی دیر بعد جوزف پورچ میں پہنچا اور پھر تیزی
سے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کھولا اور عمران
کار باہر نکال لے گیا اور پھر اس نے کار کا رخ گلشن رحمت کالونی کی
طرف موڑ دیا۔

گلشن رحمت کالونی شہر سے باہر ایک نو آباد کالونی تھی۔ اگر عمران
[illegible] روڈ سے جاتا تو اسے وہاں تک پہنچنے کے لئے لمبا چکر کاٹنا پڑتا۔

اس لئے اس نے وہاں تک فوری پہنچنے کے لئے ایک شارٹ
استعمال کیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ گلشن رحمت کالونی میں
ہو چکا تھا پھر اسے کوٹھی نمبر ایک سو بارہ تلاش کرنے میں زیادہ
نہ ہوئی۔ کوٹھی خاصی وسیع و عریض تھی۔ اس کا پھاٹک بند تھا۔
کار عقبی طرف لے گیا اور پھر ایک سائیڈ پر کار روکنے کے بعد وہ نیچے
اور تیزی سے عقبی دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ ایک گھنے درخت کو وہ دا
کے ساتھ دیکھ چکا تھا اور عقبی گلی میں آمدورفت بھی نہ تھی اس لئے
تیزی سے درخت پر چڑھا اور چند لمحوں بعد وہ اونچی دیوار پر پہنچ چکا
دوسری طرف ایک وسیع پائیں باغ تھا اور اصل عمارت کافی فاصلے
تھی۔ عمران دیوار پر بیٹھا اور پھر اس نے مڑ کر اپنے جسم کو دیوار کے
نیچے لٹکا دیا۔ اس کے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے منڈیر پر جم گئے۔ ا
لمحے کے لئے اپنے جسم کو تولنے کے بعد عمران آہستہ سے نیچے اتر گ
اس نے اتنی تکلیف اس لئے کی تھی کہ وہ نیچے کود کر کوئی ایسا دھ
نہ کرنا چاہتا تھا جس سے اندر موجود زارک یا اس کے ساتھی کو چو
نہ چاہتا تھا۔ عمران تیزی سے سائیڈ راہداری کی طرف بڑھا اور آ
آہستہ آگے کھسکتا چلا گیا۔ اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا
کوٹھی کا وسیع لان خالی پڑا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر برآمدے کو
تو برآمدہ بھی خالی پڑا ہوا تھا۔ کوٹھی پر چھایا ہوا سکوت بتا رہا تھا کہ کو
خالی پڑی ہوئی ہے لیکن ابھی تو اس نے یہاں زارک کو کال کی تھی
لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ کہیں مشین نے غلط پتہ تو انڈیکیٹ نہ
کر دیا لیکن پھر اس نے خیال جھٹک دیا کیونکہ ایسی غلطی کا امکان نہ

ہو سکتا تھا۔ وہ سائیڈ پر کھڑا چند لمحے سوچتا رہا پھر تیزی سے آگے بڑھا
اور برآمدے میں پہنچ گیا لیکن کوٹھی واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔
تھوڑی دیر بعد وہ پوری کوٹھی گھوم گیا لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا۔
عمران کو خیال آیا کہ لازماً نیچے کوئی تہہ خانہ ہوگا اور زارک وہیں چھپا
ہوا ہوگا لیکن اسی لمحے اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ تیزی سے
باہر کی طرف لپکا اور پھر لان میں بھاگتا ہوا وہ پھاٹک کی طرف بڑھ
گیا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکل گئی
کیونکہ اس کا خیال درست نکلا تھا۔ سائیڈ پھاٹک کا کنڈا باہر سے
بند تھا جب کہ بڑے پھاٹک کا کنڈا اندر سے بند تھا۔ اس کا مطلب
تھا کہ زارک یہاں سے جا چکا ہے۔ اس نے کار نکال کر پھاٹک بند کیا اور
پھر سائیڈ پھاٹک کو باہر سے بند کر کے وہ چلا گیا۔
"لیکن وہ اتنی جلدی کہاں جا سکتا ہے" ——— عمران نے سوچا اور
دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور وہ بے اختیار اندر
کی طرف دوڑا۔ وہ سمجھ گیا ہوگا کہ اس نے اس کے آنے کے بعد دوبارہ
ٹرانسمیٹر کال کی ہوگی اور ظاہر ہے جوزف اور جوانا نے کال ریسیو نہ کی ہوگی
اس لئے زارک کو شک پڑ گیا ہوگا چنانچہ وہ یقیناً وہیں رانا ہاؤس ہی
گیا ہوگا کیونکہ ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت سے وہ سمجھ گیا تھا کہ
وہ لوگ پہلے ہی زارک کو عمران کی رانا ہاؤس میں موجودگی کا بتا چکے تھے۔
وہ تیزی سے اندر آیا اور پھر اس نے ایک کمرے میں پڑے ہوئے فون کا
ریسیور اٹھایا اور رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں
تک گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے ریسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"۔۔۔۔ جوزف کی آواز سنائی دی۔

"جوزف!۔۔۔ میں عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ کوئی آدمی رانا ہا
میں داخل تو نہیں ہوا"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"رانا ہاؤس میں ۔۔۔ نہیں باس!۔۔۔ کون یہاں داخل ہو سکا
ہے"۔۔۔ جوزف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"حفاظتی نظام آن ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نہیں باس!۔۔۔ آپ نے جاتے ہوئے اُسے آف کرنے کے
کہا تھا اس لئے آف ہے"۔۔۔۔ جوزف نے جواب دیا۔

"اُسے فوراً آن کر دو اور ویو چیکنگ مشین پر چیک کرو کہ کوئی آ
جو تمہارے اور جوانا کے قد و قامت کا ہے باہر موجود ہے یا نہیں۔
اگر ہو تو مجھے فون پر اطلاع دو۔ فون بند نہ کرنا"۔۔۔۔ عمران
اُسے تیز تیز لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ
رسیور رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد جو
کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو باس!۔۔۔ کیا آپ لائن پر ہیں"۔۔۔۔ جوزف نے

"یس۔۔۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"باس!۔۔۔ حفاظتی نظام آن کر دیا ہے ۔۔۔ چیکنگ مشین
ایسا کوئی آدمی سامنے یا عقبی طرف سے نظر نہیں آ رہا"۔۔۔۔
نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ اور سنو!۔۔۔ وہ تینوں آدمی جو رانا ہاؤس میں لائے

انہیں بلیو روم میں بند کر دو۔ میں جب خود آؤں گا تو انہیں ڈیل
ں گا"۔۔۔۔ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور عمران نے
کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ زارا کسی اور مقصد کے لئے یہاں سے
ہے اور واپس نہیں آئے گا"۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے
ر تیزی سے کمرے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن اس
پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا، اچانک چھت پر روشنی کا جھماکا
ا اس کے ساتھ ہی عمران کا جسم یکلخت اس طرح مفلوج ہو گیا جیسے
کے جسم میں دوڑنے والا خون اچانک منجمد ہو کر رہ گیا ہو۔ چونکہ ایسا
کے دوران ہوا تھا اس لئے ایک لمحے کے لئے ساکت ہونے کے
مران کسی کٹے ہوئے درخت کی طرح لڑکھڑا کر پہلو کے بل فرش پر
اور پھر اسی طرح ساکت پڑا رہ گیا۔ اُسے اس طرح پڑے ہوئے اس
کے مطابق آدھے گھنٹے سے زیادہ وقت گذر گیا تھا کہ اس کے
میں دور سے پھاٹک کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک کار کے اندر
کی آواز سنائی دینے لگی۔ پھر کافی دیر تک خاموشی طاری رہی
کے بعد بھاری قدموں کی آوازیں راہداری میں سے ہوتی ہوئی اس
ے کی طرف آنے لگیں۔ آنے والا ایک ہی آدمی تھا لیکن اس کے قدموں
اری آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ آنے والا دیو ہیکل قد و قامت کا
ہے۔

"ارے۔۔۔ یہ کون ہے"۔۔۔۔ اسی لمحے دروازے سے ایک

حیرت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور آواز سنتے ہی عمران
والا زاراک ہے ۔ دوسرے لمحے کسی نے اُسے جھٹکے سے سیدھا کر دیا
" اوہ — یہ تو عمران ہے —— ہونہہ ! — تو یہ ایکسا ئٹی رپو
ہوا ہے — ویری گڈ " —— عمران نے ایک دیو ہیکل مقامی آدمی
اوپر جھکا دیکھا جو اُسے غور سے دیکھنے کے ساتھ ساتھ بول بھی رہا تھا
عمران آواز سے ہی اُسے پہچان چکا تھا ۔ پھر زاراک پیچھے ہٹ گیا
کے قدموں کی آواز کمرے کے باہر جاتی ہوئی سنائی دی ۔ راہداری
کے بعد یہ آواز دور ہوتی چلی گئی ۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد آواز دوبارہ
کی طرف آتی سنائی دی اور پھر زاراک ایک بار پھر اس کے اوپر جھک
اس بار اس کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی بوتل تھی ۔ اس نے بوتل
کھولا اور بوتل کو عمران کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں تک بوتل کو ناک
لگانے کے بعد اس نے بوتل ہٹالی اور خود بھی پیچھے ہٹ گیا ۔
چند لمحوں بعد عمران کو یکلخت ایک زوردار چھینک آئی اور
ساتھ ہی اس کے منجمد اعصاب ایک جھٹکے سے حرکت میں آ گئے ۔
" اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ عمران ! —— میں کسی بے بس آدمی کو
اور اس پر تشدد کرنے کا قائل نہیں ہوں اس لئے میں نے تمہیں
بغیر درست کر دیا ہے " —— زاراک کی گھمبیر آواز سنائی دی اور
نے اپنے جسم کو سمیٹا اور پھر ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا ۔ زاراک سا
چٹان کی طرح سینے پر دونوں ہاتھ باندھے کھڑا تھا ۔ اس کے چہ
بلا کا اعتماد تھا ۔
" مجھے خوشی ہے زاراک ! — کہ بڑے عرصے بعد ایک ایسے آ

ملا پڑا ہے جسے شریف دشمن کہا جا سکتا ہے " —— عمران نے
راتے ہوئے کہا ۔ ویسے وہ دل ہی دل میں زاراک کے اعتماد اور اس
مہذب پن کا قائل ہو گیا تھا ۔
تو تم مجھے پہچانتے ہو ۔ حالانکہ میں نے میک اَپ کیا ہوا ہے ۔ اس کا
ب ہے کہ میرے آدمی جو تمہاری اس عمارت رانا ہاؤس کی نگرانی کر
رہے تھے تمہاری قید میں چلے گئے ہیں " —— زاراک نے چونکتے
ئے کہا ۔
ہاں ! — اور یہ بھی بتا دوں کہ ٹرانسمیٹر پر آخری کالیں میں نے ہی
کی تھیں " —— عمران نے بھی جوابی شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا ۔
ٹھیک ہے —— جو بھی کام میں کوتاہی کرتا ہے اس کا یہی حشر
چاہیئے —— بہرحال ایک بات اور بتا دوں کہ تم یہ نہ سمجھنا کہ میں نے
کمزور سمجھتے ہوئے تمہیں درست کرنے سے پہلے نہیں باندھا جبکہ
معلوم ہے کہ مارشل آرٹ میں تمہاری شہرت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی
اس کے باوجود میرے ضمیر نے یہ گوارا نہ کیا کہ تمہارا مقابلہ اس حالت
دوں کہ تم بندھے ہوئے اور بے بس ہو —— میں تمہیں مکمل دفاع
ن دینا چاہتا ہوں —— بہرحال یہ بتا دو کہ میرے آدمی ہلاک ہو چکے
یا ابھی زندہ ہیں " —— زاراک نے اسی طرح با اعتماد لہجے میں کہا ۔
زندہ ہیں " —— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔
اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے تمہارے تشدد کے سامنے ہتھیار ڈال
نی شناخت بھی کرا دی اور تمہیں یہاں کا پتہ بھی بتا دیا —— اور کے
اب انہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں —— اگر تم یہاں سے زندہ

واپس جا سکو تو میری طرف سے مکمل اجازت ہے کہ تم انہیں گو
سے اڑا دو ___ میں اپنی ایجنسی میں ایسے کسی آدمی کا وجود برداشت
کر سکتا جو جان کے خوف سے دوسروں کے سامنے ہتھیار ڈال دے
زاراک نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کی بات پر عمران بھی حیران رہ گیا۔
واقعی ایک عجیب کردار کا انسان ظاہر ہو رہا تھا۔

"مجھے خوشی ہے زاراک! ___ کہ تم اصول پسند آدمی ہو۔ لیکن
بتادوں کہ تمہارے آدمیوں پر نہ ہی اب تک کوئی تشدد ہوا ہے اور
انہوں نے اپنے یا تمہارے متعلق کچھ بتایا ہے" ___ عمران
مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ___ پھر تمہیں یہاں کا پتہ اور میرے متعلق کیسے معلوم ہو
اس بار زاراک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"مجھے تمہاری آمد کا پہلے سے علم تھا کہ تم اپنی ایجنسی کے چار آدم
سمیت یہاں آ رہے ہو اور تمہارا مشن سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔
سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تباہی اور اس سے پہلے وہاں سے ایک خصوصی
کا حصول ہے ___ اور مجھے معلوم ہے کہ تم صرف میرے متعلق
جانتے ہو گے اس لئے میں شہر میں پھرتا رہا ___ پھر تمہارے آدم
کو میں نے رانا ہاؤس کے باہر نگرانی کرتے ہوئے ایک مشین کے
چیک کر لیا۔ میں نے ان تینوں کو اغوا کرا لیا ___ پہلے میں بھی انہیں
ہی سمجھا تھا لیکن پھر ان میں سے ایک کا میک اپ واش کیا گیا تو وہ
نکلا۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ لازماً تمہارے ہی آدمی ہوں گے
پوچھ گچھ پر وہ سرے سے تمہارے وجود سے ہی منکر گئے لیکن پھر تمہاری

تھی جو میں نے اٹنڈ کی اور تم میں یہ بری عادت ہے کہ تم اپنا
تے ہو ___ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ ان تینوں کا تعلق تم سے
ور تم بھی یہاں پہنچ گئے ہو ___ پھر میں نے ایک خصوصی مشین
یعے تمہاری ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کو چیک کرنے کے ساتھ ساتھ اس جگہ
پتہ چلا لیا جہاں سے تم نے ٹرانسمیٹر کال کی تھی چنانچہ میں یہاں آ گیا
وٹھی خالی پڑی ہوئی تھی اور سائیڈ پھاٹک کا باہر سے کنڈا بند دیکھ
سمجھ گیا کہ تم باہر گئے ہوئے ہو ___ میرا خیال تھا کہ تم وہیں
یں گئے ہو گے اس لئے میں نے وہاں فون کر کے معلوم کیا لیکن
ں نہ گئے تھے ___ فون بند کر کے میں دروازے کی طرف بڑھا
ا کہ اچانک چھت پر سے روشنی کا جھماکا ہوا اور میرا جسم مفلوج ہو گیا
کے بعد تم آ گئے" ___ عمران نے تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ اسی لئے ایکسائٹی ریز کا فائر ہوا کہ تم نے فون کرنے کے
یسیور کریڈل پر عام انداز میں رکھ دیا ہو گا۔ یہ ایک جدید حفاظتی انتظام
___ بہرحال اب تم آ گئے ہو تو میں تمہیں ایک پیشکش کرنا چاہتا
کہ اگر تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کی تفصیلات مع ان کے موجودہ
اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے اندرونی حفاظتی انتظامات
فصیلات خود ہی بتا دو تو میں تمہیں انگلی لگائے بغیر یہاں سے جانے
جازت دے دوں گا۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو بے شک سیکرٹ سروس
بران اور اس کے چیف کو میرے متعلق بتا دیا اور چاہو تو خود علیحدہ
ا اور چاہو تو ان کے ساتھ مل کر میرے مقابلے پر آ جانا۔ جیسے تمہاری
ہو کر لینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا" ___ زاراک نے کہا۔

" ویری گڈ —— واہ! اسے کہتے ہیں شرافت —— تم جیسا ترام
سیکرٹ ایجنٹ میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہرحال میں تمہاری طرح
طاقتور تو نہیں ہوں اس لئے کھڑے کھڑے تھک گیا ہوں —— کیا ایسا
نہیں ہو سکتا کہ ہم کہیں بیٹھ کر اطمینان سے مذاکرات کریں۔ یقین رکھو
میں تمہاری مرضی کے بغیر اس کوٹھی سے باہر نہیں جاؤں گا" —— عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ آؤ بیٹھو" —— زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ایک بات اور —— اگر تم چاہو تو میں فون کر کے تمہارے ساتھیوں
کو بھی یہاں بلوا لوں۔ ظاہر ہے کہ تم جیسے باس کو تو میں نہیں کہہ سکتا کہ
مجھے چائے یا کافی پلاؤ —— اور چائے یا کافی پیئے بغیر میرا ذہن کام نہیں
کرتا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" گڈ شو —— تم واقعی ذہین آدمی ہو —— تمہارا مطلب ہے کہ میں تمہیں
فون کرنے کی اجازت دوں اور خود صوفے پر بیٹھ جاؤں تاکہ تم فون کر
جیسے ہی پہلے کی طرح رسیور رکھو، ایکسائٹی ریز مجھ پر فائر ہو جائیں
ویری گڈ —— واقعی ذہانت اسے کہتے ہیں۔ تم نے یہ بات کر کے مجھے
متاثر کیا ہے عمران" —— زاراک نے اسی طرح سر ہلاتے ہوئے کہا
جیسے وہ عمران کی ذہانت کی کھلے دل سے تعریف کر رہا ہو۔ اور عمران
ہنس پڑا۔

" میرے ذہن میں ایسی کوئی بات نہیں تھی —— بہرحال میں فون
رسیور تمہیں دے دونگا۔ تم خود رکھ لینا۔ مجھے واقعی چائے اور کافی کی طلب
ہو رہی ہے" —— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

یک ہے ۔ کر لو فون" —— زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور
طمینان سے صوفے پر بیٹھ گیا۔
ران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے
—— رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
ران بول رہا ہوں جوزف —— بلیو روم میں سے کسی ایک کی فون
ؤ" —— عمران نے کہا۔
باس" —— دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ
ر علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔
" —— تھوڑی دیر بعد ایک اجنبی سی آواز سنائی دی۔
—— تم خود بات کر لو اپنے آدمی سے اور انہیں یہاں آنے کا کہہ دو
یہ وہ میری بات کو غلط سمجھیں" —— عمران نے ماؤتھ پیس پر
تے ہوئے صوفے پر بیٹھے ہوئے زاراک سے کہا اور زاراک نے
کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔
—— زاراک بول رہا ہوں —— کون بول رہا ہے" —— زاراک
انہ تھا۔
ھرٹین بول رہا ہوں باس" —— دوسری طرف سے کہا گیا۔
! —— عمران یہاں میرے پاس پہنچ گیا ہے اور ہمارے درمیان
ہو رہے ہیں —— مجھے یقین ہے کہ یہ مذاکرات کامیاب رہیں
لئے تم اپنے دونوں ساتھیوں کو لے کر یہاں کوٹھی پر آجاؤ۔ فوراً
تیز لہجے میں کہا۔
باس" —— دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عمران نے ہاتھ

بڑھا کر رسیور اس کے ہاتھ سے لے لیا۔
"ہیلو جوزف کو فون دو مسٹر زیڈ تھری مین" ــــــ عمران نے رسیو
لے کر کہا۔
"یس باس ــــ جوزف بول رہا ہوں" ــــ جوزف کی آواز سنائی
"جوزف! ــــ تینوں قیدیوں کو رہا کر دو اور سپیشل حفاظتی نظام آد
کر کے انہیں خود پھاٹک سے باہر پہنچا دو ــــ اب انہیں قید رکھ
کی ضرورت نہیں کیونکہ اس بار شریف دشمنوں سے واسطہ پڑا ہے۔"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"یس باس" ــــ دوسری طرف سے جوزف نے کہا اور عمران نے
رسیور زاراک کے ہاتھ میں دے دیا۔
"لو اب اسے جس طرح جی چاہے رکھ دو" ــــ عمران نے کہا
زاراک نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ لیکن عمران نے دیکھ
کہ اس نے واقعی رسیور کو عام انداز سے الٹ کر رکھا تھا۔
"ویسے مجھے یہ طریقہ کار پسند آیا ہے۔ لیکن تمہاری یہ ایکسائٹی نے
نے رسیور رکھے جانے کے کافی دیر بعد فائرنگ کی ہے ــــ اگر میں
رسیور رکھتے ہی باہر نکل جاتا تو فائر کا نشانہ نہ بن سکتا" ــــ عمران
صوفے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"کوئی تکنیکی گڑبڑ ہو گئی ہو گی ورنہ تو یہ فوراً فائر ہو جاتی ہے" ــ
زاراک نے جواب دیا اور پھر وہ اس کے سامنے صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔
"تمہارے آدمیوں کے لئے پھاٹک کھولنا پڑیگا" ــــ عمران نے
"نہیں ــ انہیں معلوم ہے کہ باہر سے پھاٹک کس طرح کھلتا۔

ں گے ــــ بہرحال تم نے میری پیشکش کا جواب نہیں دیا" ــ
نے کہا۔
ہ ایک کپ کافی یا چائے کا پی لوں، پھر جواب بھی دے دیتا ہوں
ی کیا جلدی ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
معلوم ہے کہ تم شراب نہیں پیتے۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو میں
ا لوں" ــــ زاراک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
ے اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے زاراک! ــــ تم
و۔ جو چاہے کرتے رہو ــــ اجازت تو مہمان کو لینی پڑتی ہے۔"
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
ں میں شراب میری کار میں پڑی ہے۔ میں یہاں سے ایک اڈے
ب لینے ہی گیا تھا کیونکہ جو شراب یہاں موجود تھی وہ میرے مطلب
ہ۔ لیکن کوٹھی میں داخل ہوتے ہی مجھے احساس ہو گیا کہ یہاں کوئی
بات ہوئی ہے اس لئے میں شراب اٹھائے بغیر ہی اندر آ گیا
ب مجھے شراب لینے باہر جانا ہے۔ اس لئے کہیں تم یہ نہ سوچ
فرار ہو رہا ہوں" ــــ زاراک نے صوفے سے اٹھتے ہوئے
ران بے اختیار ہنس دیا۔
ت خوب ــــ یہ بات واقعی تم نے خوب سوچی ہے کہ تمہارے
ے میں یہ سمجھوں کہ تم فرار ہو رہے ہو۔ حالانکہ میں اگر باہر جاتا
تعلق یہ بات تم سوچ سکتے تھے" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے
واقعی اس عجیب و غریب کردار کی باتوں سے پوری طرح لطف اندوز

ہو رہا تھا۔ زاراک کے بارے میں جو فائل اس کے پاس تھی اس میں ا
باتیں درج نہ تھیں۔ صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ وہ انتہائی ماہر لڑاکا، انتہا
طاقتور اور اصول پسند آدمی ہے۔ لیکن یہاں زاراک کا جو کردار سامنے
آرہا تھا اس نے واقعی اس کے ذہن میں ایک خوشگواریت سی پیدا
کردی تھی۔ حالانکہ عمران زندگی میں بے شمار مجرموں اور سیکرٹ ایجنٹوں سے
ٹکرا چکا تھا لیکن زاراک واقعی ان سب سے مختلف تھا۔ زاراک اس
دوران باہر جا چکا تھا اور پھر جب اس کی واپسی ہوئی تو اس کے ہا
میں رُوسیاہی شراب کی ایک بڑی بوتل موجود تھی۔

"میرے آدمی آگئے ہیں اور میں نے انہیں کافی بنانے کا کہہ دیا۔
میرا چوتھا آدمی تمہارے فلیٹ کی نگرانی کر رہا تھا۔ میں نے اُسے بھی کا
میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال کر کے بلا لیا ہے"۔۔۔۔ زاراک نے بڑ
دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور پھر صوفے پر بیٹھ کر اس
بوتل کا ڈھکن کھولا اور اسے منہ سے لگا کر غٹاغٹ پینا شروع کرد
رُوسیاہ کی بنی ہوئی شراب انتہائی تیز ترین شراب سمجھی جاتی تھی لیکن
زاراک اُسے اس طرح پی رہا تھا جیسے پانی پی رہا ہو۔ پوری بوتل حلق میں
انڈیلنے کے بعد اس نے بوتل کو ہونٹوں سے علیحدہ کیا اور پھر لاپرواہ
سے اُسے ایک طرف اچھال دیا۔ دنیا کی تیز ترین شراب کی ایک بڑی بوتل
پی جانے کے باوجود اس کے چہرے کا رنگ ذرا سا بھی نہ بدلا تھا۔

"تم یہ مقامی میک اپ صاف کر دو تاکہ مجھے کم از کم تمہاری اصل شکل
کی زیارت تو ہو سکے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ۔۔۔ اس کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا ۔۔۔ ٹھیک ہے

لے تم کافی پیو ۔۔۔ میں میک اپ صاف کر آتا ہوں"۔۔۔ زاراک
اور اٹھ کر اطمینان سے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر اس کے
سے پہلے وہ زیڈ تھرٹین کافی کی ایک بڑی پیالی اٹھائے اندر داخل
اس نے خاموشی سے پیالی عمران کے سامنے میز پر رکھی اور واپس
لگا اس کا چہرہ بری طرح اترا ہوا تھا۔

یک منٹ مسٹر زیڈ تھرٹین"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
ک پڑا لیکن اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔

تمہارا اترا ہوا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم زاراک سے خوفزدہ ہو ۔۔۔ لیکن
کرو۔ میں نے اُسے بتا دیا ہے کہ تم نے کچھ نہیں بتایا اور اس نے
بات پر یقین بھی کر لیا ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
تھرٹین کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

وہ ۔۔۔ بے حد شکریہ ۔۔۔ ورنہ ہماری زندگی بہرحال ختم ہو جاتی ۔۔۔
ن معاملات میں انتہائی بے رحم واقع ہوا ہے"۔۔۔۔ زیڈ تھرٹین نے
قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ مڑا اور اس
یز قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ عمران نے خاموشی سے کافی کی پیالی اٹھائی
ے سپ کرنے لگا۔ پھر جیسے ہی اس نے پیالی ختم کی، زاراک کمرے
خل ہوا لیکن اس بار وہ اپنے اصل چہرے میں تھا اور چہرے کے
سے بھی وہ خاصا خوش شکل اور وجیہہ تھا۔

ڑ ۔۔۔ تم نے خوامخواہ مقامی میک اپ کر کے اپنے چہرے کو بدصورت
ما"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

شکریہ"۔۔۔۔ زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے سامنے

صوفے پر بیٹھ گیا۔
"ہاں! اب تم نے کافی پی لی ہے ___ اب تم تفصیل بتا دو"۔
زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تفصیل بتا دوں ___ کس کی ___ کافی کی تفصیل" ___ عمران
حیران ہوتے ہوئے کہا۔
"کافی کی نہیں ___ جو بات میں نے کی تھی، پاکیشیا سیکرٹ سروس
ممبران اور ہیڈکوارٹر کی تفصیل" ___ زاراک نے سنجیدہ ہوتے ہوئے ک
"لیکن تم نے تو پیش کش کی تھی۔ پہلے پیشکش کے ماننے یا نہ مان
کا تو فیصلہ ہو جائے۔ اس کے بعد ہی تفصیل کا نمبر آتا ہے ___ ت
اصول پسند ہو۔ پھر یہ بے اصولی کیوں کر رہے ہو" ___ ؟ عمرا
نے کہا۔
"کیا مطلب! ___ کیا تم میری پیشکش سے انکار کرنا چاہتے ہو"۔
زاراک نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اُسے عمران کی ا
بات پر شدید حیرت ہوئی ہو۔
"یہ تو میرے جواب دینے پر منحصر ہے کہ میں انکار کرتا ہوں یا اقرار
تم نے از خود کیسے فیصلہ کر لیا کہ میں لازماً انکار کروں گا" ___ عمران
اب واقعی لطف آ رہا تھا۔
"تم نے جس طرح میرے آدمیوں کو یہاں بلوایا ہے اس سے تو میں
سمجھا تھا کہ تم نے میری پیشکش قبول کر لی ہے اور تم کافی پینے کے
تفصیل بتاؤ گے اور اب تمہاری ہچکچاہٹ سے البتہ یہ نتیجہ نکلتا تھا کہ
انکار کر رہے ہو۔ حالانکہ ان حالات میں انکار کا تو سوچا بھی نہیں جا سکت

نے اس بار واقعی اُلجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔
ن حالات میں" ___ ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔
ں حالات میں کہ پہلے میں تمہارے مقابلے میں اکیلا تھا اور اب میرے
ر اور آدمی بھی یہاں موجود ہیں" ___ زاراک نے کہا اور عمران
یار ہنس پڑا۔
تمہارے آدمیوں کو یہاں بلانے پر تم نے یہ سمجھا کہ میں نے تمہاری
قبول کر لی ہے ___ ایسی کوئی بات نہیں زاراک ___ تمہارے
لو تو میں نے اس لئے یہاں بلایا تھا کہ اگر بفرض محال ہمارے
کامیاب نہیں ہوتے تو کم از کم تمہارے دل میں یہ حسرت باقی
ر تم اکیلے تھے اس لئے مار کھا گئے ___ اب تمہارے چار
بی موجود ہیں اور ظاہر ہے کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہیں تربیت
ں۔ اس لئے کم از کم پانچ آدمیوں کی موجودگی کے بعد تمہیں
ہ باقی نہ رہے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک
یں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ اب اس طرح عمران کو دیکھ
جیسے اُسے عمران کی دماغی صحت کے بارے میں شبہ ہو رہا ہو۔
تم میرے علاوہ میرے چار ساتھیوں کو لڑنے کے لئے بلایا ہے۔
ہارا خیال ہے کہ تم مجھ سے لڑنے کے بعد اس قابل رہ جاؤ گے کر
ساتھیوں سے بھی لڑ سکو ___ پہلے تو میں سمجھا تھا کہ تم خاصے
آدمی ہو لیکن اب تمہاری بات سُن کر مجھے اپنا خیال بدلنا پڑ رہا
___ زاراک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
بدیلی خیالات متحرک ذہن کی علامت ہوتی ہے اور سنجانے ابھی

تمہیں اور کتنے خیالات بدلنے پڑیں۔ اس لئے فی الحال حیرت کا اظہار
چھوڑو اور مذاکرات کا آغاز کرو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ۔۔ ٹھیک ہے۔ بہرحال میں پیشکش کر چکا ہوں۔ اب
کیا جواب ہے تمہارا" ۔۔۔ زاراک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"پہلے یہ بتاؤ کہ اگر میں انکار کر دوں تو پھر تم کیا کرو گے" ۔۔۔
عمران نے کہا۔
"تو پھر میں تمہاری روح سے اپنے سوالات کے جواب حاصل کر
گا اور اس کا طریقہ مجھے آتا ہے" ۔۔۔ زاراک کا لہجہ یکلخت انتہا
سرد ہو گیا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئی تھیں اور ہونٹ بھینچ گئے تھے۔
"ارے ارے اتنا سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ ابھی م
نے انکار نہیں کیا" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔
"تم انکار کر کے بھی دیکھ لو مسٹر عمران! ۔۔۔ زاراک میں اتنی طاقت
ہے کہ وہ تمہارے انکار کو اقرار میں زبردستی تبدیل کرا سکے" ۔۔۔ زارا
نے کہا۔
"ویری گڈ ۔۔۔ آدمی کو واقعی اپنے اوپر ایسا ہی اعتماد ہونا چاہئے
بہرحال اب میرا جواب سن لو ۔۔۔ اگر تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے بارے میں تفصیلات مہیا کر دوں تو اس کے جواب میں م
طرف سے بھی ایک پیشکش سن لو کہ تم مجھے سپر آف مشین کی تفصیلات
بتا دو جو ڈاکٹر آنوف کی تحویل میں ہے ۔۔۔ اور یہ بھی بتا دو کہ یہ مشی
کہاں رکھی گئی ہے ۔۔۔ اب بولو، تبادلہ کرتے ہو معلومات کا" ۔۔۔
عمران نے بھی اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور زاراک کے چہرے پر ایک

ے کے تاثرات ابھر آئے۔
م ۔۔ تم ۔۔ میری توقع سے کہیں زیادہ باخبر آدمی ثابت ہو رہے
۔۔۔ تمہیں سپر آف مشین کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا ہے" ۔۔۔
ک نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
ابات کو چھوڑ ۔۔ مجھے تو اور بھی بہت کچھ معلوم ہے اگر میں تمہیں
و شاید حیرت کی شدت سے تمہارے دل کی دھڑکن ہی رک
۔۔۔ میں نے تو جوابی پیشکش کی ہے۔ تم یہاں سیکرٹ سروس
رہنا میں روسیاہ جا کر وہ سپر آف مشین حاصل کرنے کی کوشش
نتیجہ جو بھی نکلے۔ بہرحال میرے خیال میں یہ نہ تمہارے لئے
سودا ہے اور نہ میرے لئے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔
تمہاری پیشکش قبول نہیں ۔۔۔ اب بولو" ۔۔۔ زاراک نے
یدہ لہجے میں کہا۔
ر مجھے بھی تمہاری پیشکش قبول نہیں ہے" ۔۔۔ عمران
ح سنجیدہ لہجے میں کہا۔
ر بار کہہ رہا ہوں کہ سوچ لو۔ اس کے بعد شاید تمہیں سوچنے کی
ی نہ ملے" ۔۔۔ زاراک کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے
ے۔
یسا کرو کہ اپنے چاروں ساتھیوں کو بھی یہاں بلا لو تاکہ تمہارے
دل کی حسرت باقی نہ رہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔
ہے ۔۔ تو تم زاراک کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ورنہ اس
جواب نہ دیتے" ۔۔۔ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے بھی میرے متعلق صرف فائل پڑھی ہوئی ہے ۔۔۔ اگر تم
لڑنے کے موڈ میں ہو تو میں تیار ہوں لیکن میری ایک شرط ہو گی"۔
عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط ۔۔۔ کیسی شرط" ۔۔۔ ؟ زاراک نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ شکست کھانے کے بعد تم نے یہ بات نہیں کہنی کہ مجھے
پاس رکھ لو۔ میں پہلے ہی ماسٹر کلر کے جوانا کو بھگت رہا ہوں۔ اُسے
تمہاری طرح اپنے آپ پر بے پناہ اعتماد تھا" ۔۔۔ عمران نے
سے لہجے میں کہا۔

"ماسٹر کلر کا جوانا ۔۔۔ اوہ تو تم اس گھٹیا لڑاکے سے جیت کر اپنے آپ
کو چیمپئن سمجھنے لگ گئے ہو ۔۔۔ بہت خوب مسٹر عمران! ۔۔۔ تم
آج تک لڑائی دیکھی نہیں ہے" ۔۔۔ زاراک نے کہا اور ایک جھٹکے
اُٹھ کھڑا ہوا۔ عمران اسی طرح اطمینان سے صوفے پر بیٹھا تھا۔ زاراک
لمحے خاموشی سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر تیزی سے دروازے کی طرف

"زیڈ تھرٹین" ۔۔۔ اس نے دروازے کے قریب جاکر زور سے
دی اور واپس اندر آگیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسرے لمحے زیڈ تھرٹین تیزی سے در
نمودار ہوا۔ اس کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ تھا۔

"عمران کو عزت و احترام سے پھاٹک سے باہر چھوڑ آؤ" ۔۔۔
نے کہا تو عمران واقعی چونک پڑا۔

"جاؤ عمران! ۔۔۔ تم نے اپنے آپ کو مہمان کہہ کر اور میری چھت
نیچے کافی پی کر مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں تمہیں فوری طور پر کچھ نہ کہوں

ے اصول کے خلاف ہے کہ میں کسی مہمان سے کوئی زیادتی کروں لیکن
ہاں سے باہر جانے کے تین گھنٹوں بعد تم مہمان نہیں رہو گے ۔۔۔ اس
د تمہارا جو حشر ہو گا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے" ۔۔۔ زاراک
ہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ تین گھنٹوں کی رعایت کا کیا مقصد ہے" ۔۔۔ عمران نے صوفے
ٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ تین گھنٹوں میں کافی کا اثر تمہارے جسم سے ختم ہو جائیگا اور تم
مہمان نہ رہو گے البتہ تمہارے لئے یہ تین گھنٹے جان بچانے کے بھی
ہیں ۔۔۔ اگر ان تین گھنٹوں میں تم میری پیشکش قبول کر لو تو"۔
نے کہا۔

"اگر ایسی بات تھی تو تم نے کافی کیوں پلوائی تھی نہ پلواتے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں اس وقت یہی سمجھا تھا کہ تم میری پیشکش قبول کر چکے ہو ۔۔۔ بہرحال
ے اصولوں کا پابند ہوں اور پابند رہنا چاہتا ہوں" ۔۔۔ زاراک نے کہا۔

"بری گڈ۔ تم واقعی اصول پسند ہو۔ اگر مجھے تمہارے اس اصول کا پتہ ہوتا
افی طلب ہی نہ کرتا۔ بہرحال میری پیشکش پر بھی غور کرتے رہنا میں اس
اپنے فلیٹ میں ہی رہونگا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
ن بھرے انداز میں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"ا چاہے پاتال میں کیوں نہ گھس جاؤ۔ میں تمہیں بہرحال ڈھونڈ نکالوں گا"۔
ے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا ، اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے سے
اور پھر اطمینان سے چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

بلیک زیرو دانش منزل کے آپریشن روم میں کرسی پر بیٹھا ایک
کے مطالعے میں مصروف تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونجی
بلیک زیرو یہ آواز سنتے ہی بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے رسالہ پھینک کر
کے کناروں پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبائے تو سیٹی کی آواز آنی بند ہو گی
اس کے ساتھ ہی سامنے والی دیوار پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ سکر
ایک آدمی دانش منزل کی سائیڈ دیوار پر چڑھتا ہوا صاف نظر آرہا تھا او
دیکھتے ہی دیکھتے اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے جسم پر سیاہ رنگ
تھا۔ نیچے کود کر پہلے تو اس آدمی نے اپنا توازن درست کیا اور پھر وہ تی
سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ چہرے سے وہ کوئی مقامی آدمی ہی
آرہا تھا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے ۔۔۔ کیا زاراک کا کوئی آدمی ہے" ۔۔۔ بلیک
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ آدمی ا

ناط انداز میں چلتا ہوا برآمدے کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اس کے
تھ خالی تھے۔

ب زیرو نے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو دوسرے
دمی اس طرح اچھل کر ہاتھ پیر مارتا ہوا نیچے فرش پر گرا جیسے کسی
اسے اٹھا کر پٹخنی دے دی ہو۔ زمین پر گر کر وہ چند لمحے تڑپا اور
ت ہو گیا۔

ب زیرو نے بٹن آف کیا اور پھر تیزی سے اس نے میز کی دراز
در اس کے اندر موجود ایک ریموٹ کنٹرول آلے کی طرح کا آلہ باہر
ر اس نے اس پر موجود مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے دوسرے لمحے
رین دوبارہ روشن ہو گئی۔ لیکن اس بار وہ چار برابر حصوں میں تقسیم
ر حصے پر دانش منزل کے چاروں طرف بیرونی مناظر نظر آرہے
ب زیرو غور سے ان مناظر کو دیکھتا رہا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ
والے آدمی کا کوئی دوسرا ساتھی تو باہر موجود نہیں ہے لیکن چاروں
ر تحال معمول پر تھی۔ کوئی مشکوک آدمی موجود نہ تھا۔ کافی دیر چیکنگ
بعد آخر کار اس نے مطمئن ہو کر آلے کے بٹن آف کئے اور اس
ہی سکرین تاریک ہو گئی۔ اس نے آلہ واپس میز کی دراز میں ڈالا
ز بند کر کے اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے اپنا مخصوص
ال کر سر اور منہ پر چڑھایا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ
تک برآمدے کے سامنے فرش پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا
و نے ایک لمحے کے لئے برآمدے میں رک کر ادھر ادھر کا جائزہ
ر آگے بڑھ کر اس نے اس آدمی کو کاندھے پر لادا اور اٹھا کر گیسٹ روم

کی طرف بڑھ گیا۔ گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر اس نے اُسے اندر موجود
پر لٹایا اور پھر مڑ کر دروازے سے باہر نکل آیا۔ باہر سے مخصوص لاک لگانے
بعد وہ تیزی سے چلتا ہوا واپس آپریشن رُوم کی طرف بڑھ گیا۔ آپریشن روم
پہنچ کر اس نے نقاب اتارا اور اسے واپس الماری میں رکھ کر وہ تیزی سے
کمرے کے ایک اندرونی دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ بلیک زیرو گھنٹی کی آواز سن کر مڑا اور اس
میز کے قریب پہنچ کر رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"—— بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"عمران بول رہا ہوں بلیک زیرو!—— مجھے اچانک خیال آگیا تھا
کہیں وہ زاراک اور اس کے آدمی دانش منزل پر ریڈ نہ کریں۔ اس لئے
ہوسکتا ہے کہ تم کسی فیشن میگزین میں محو نظارہ ہو کر حفاظتی نظام آن کرنا
ہی بھول جاؤ"—— دوسری طرف سے عمران کی مسکراتی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"حفاظتی نظام تو آن ہے لیکن آپ نے بروقت فون کیا ہے
مقامی آدمی ابھی دیوار کود کر اندر آیا ہے۔ میں نے اُسے ریزاٹیک سے
بیہوش کر کے گیسٹ روم میں ڈال دیا ہے—— بیرونی مناظر بھی چیک
کر لئے ہیں۔ اس کا کوئی دوسرا ساتھی موجود نہیں ہے۔ میں اب اس سے
پوچھ گچھ کرنے جا ہی رہا تھا کہ آپ کا فون آگیا۔ لیکن کیا اس زاراک کا
پتہ چلا—— میرے پاس تو کوئی رپورٹ نہیں آئی"—— بلیک زیرو
نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف پتہ چل گیا ہے بلکہ اس سے ایک تفصیلی ملاقات بھی ہو چکی ہے

...یف اور با اصول آدمی ہے—— تم ایسا کرو کہ اس آدمی کا
...اپ چیک کرو اور پھر مجھے فلیٹ کے خصوصی فون پر بتاؤ کہ یہ واقعی
...ہے یا روسیاہی ہے"—— عمران نے کہا۔

...ہی—— اوہ! آپ کا مطلب ہے کہ زاراک کا آدمی ہوگا"——
...نے چونکتے ہوئے کہا۔

...ا—— اور اگر واقعی وہ زاراک کا آدمی ہے تو پھر مجھے خود آکر اس
...کرنا پڑے گی—— لیکن اگر کوئی مقامی ہے تو اس سے کچھ
...لنا—— پھر تم خود ہی اس سے مغز ماری کرتے رہنا"——
...جواب دیا۔

...ہے۔ میں چیک کر کے بتاتا ہوں"—— بلیک زیرو نے کہا
...ھ کر وہ تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی
...ں کمرے میں موجود تھا جس میں گیسٹ روم میں لگی ہوئی خفیہ
...کنٹرول نصب تھا اس نے ایک مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر
...ہ لمحے مشین کے درمیان سکرین روشن ہوئی اور اس پر گیسٹ روم
...منظر نظر آنے لگ گیا۔ کمرے میں وہ مقامی آدمی اسی طرح بے حس و
...ہوا تھا۔ بلیک زیرو نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے
...ے گیسٹ روم میں نیلے رنگ کی روشنی کے جھماکے ہونے شروع
...اس کے ساتھ ہی سکرین پر پڑے ہوئے آدمی کا کلوز اپ نظر
...نیلے رنگ کے جھماکے مسلسل ہو رہے تھے۔ بلیک زیرو نے ایک
...یا تو دوسرے لمحے وہ سکرین پر نظر آنے والے اس آدمی کا چہرہ
...ے پڑا۔ جیسے ہی نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا ہوتا، اس آدمی کا

اصل چہرہ ایک لمحے کے لئے سکرین پر ابھرتا۔ اس وقت وہ چہرہ غیر
آتا تھا۔ البتہ جھماکا ختم ہوتے ہی وہ دوبارہ مقامی نظر آنے لگ جا
ہونے والے جھماکوں میں وہ اس کا چہرہ دیکھتا رہا اور پھر اس نے ا
سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے ۔
اچھی طرح چیک کر چکا تھا کہ گیسٹ روم میں پڑا ہوا آدمی مقامی نہ
بلکہ غیر ملکی ہے اور اس کے مخصوص خدوخال بتا رہے تھے کہ وہ
رُوسیاہی ہو سکتا ہے۔

بلیک زیرو نے مشین آف کی اور پھر واپس آپریشن رُوم میں آ گ
نے رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ میں موجود خصوصی فون کے ن
کرنے شروع کر دیئے کیونکہ عمران نے خاص فون پر ہی کال کر
لئے کہا تھا۔

"علی عمران بزبانِ خود بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہو
دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب! ـــــ طاہر بول رہا ہوں۔ میں نے چیک
وہ واقعی میک اَپ میں ہے اور خدوخال کے لحاظ سے رُوسیاہی
ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ میں خود آ رہا ہوں ـــــ سپیشل و
آؤں گا" ـــــ دوسری طرف سے عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ بلیک زیرو نے رسیور رکھا اور پھر اپنی
کرسی پر بیٹھ گیا۔ اُسے عمران کے لئے سپیشل وے کھولنے کی ضرو
تھی کیونکہ اُسے کھولنے کا مخصوص کوڈ عمران جانتا تھا اور سپیشل وے

زیرو دونوں کی آواز میں ہی کھل سکتا تھا۔ پھر تقریباً بیس پچیس
کمرے میں ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو
کر سر ہلایا اور میز کے کنارے پر لگے ہوئے بیشمار بٹنوں میں سے
پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دیوار پر سکرین روشن ہوئی۔ اس کے
سکرین پر عمران نظر آیا جو سپیشل وے سے اندر آ رہا تھا۔
نے بٹن آف کر دیا اور چند لمحوں بعد عمران ایک مخصوص دروازے
ن رُوم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔
نبر کے گیسٹ روم میں ہے وہ آدمی" ـــــ؟ عمران نے اندر
تے ہی پوچھا۔

ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی
کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا کیونکہ طاہر
مران نے ہی اس سے پوچھ گچھ کرنی تھی اور چونکہ عمران بیرونی
سے گیسٹ رُوم کی طرف گیا تھا اس لئے اب مشین بھی آپریٹ
نی لیکن پانچ منٹ بعد ہی عمران تیزی سے واپس آیا تو اس
ں کوئی چھوٹی سی چیز پکڑی ہوئی تھی جس پر خون لگا ہوا تھا
ے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ پوچھتا، عمران انتہائی تیز رفتاری سے
کی طرف جانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی
یباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی موجود

ہوا عمران صاحب! ـــــ یہ کیا چیز تھی جو آپ نے پکڑی ہوئی
ـــــ بلیک زیرو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے کہا۔

" معاملات اُلجھتے جا رہے ہیں بلیک زیرو ! ــــــ وہ آدمی مر
میں جب دروازہ کھول کر اندر گیا تو وہ صرف بیہوش تھا لیکن جیسے
نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی۔ وہ ایک لمحے کے لئے بر
تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ وہ مر چکا تھا لیکن اس کی موت ظاہر کر
وہ کسی زوردار جھٹکے سے مرا ہے چنانچہ میں نے اس کی تلاشی لی لیک
میں کچھ موجود نہ تھا لیکن پھر اس کے جسم کے معائنے کے دوران اس
کلائی میں اس بٹن کی نشاندہی ہو گئی۔ اسے گوشت کے اندر رکھا گیا
اس جگہ باہر کی جگہ جلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ میں نے اسے باہر نکال
اب لیبارٹری کے تجزیے سے معلوم ہوا ہے کہ وہ نئی ساخت کا کوئی
آلہ تھا لیکن وہ جل چکا تھا اس لئے اس پر مزید تحقیق نہیں ہو سکی۔ ال
کی اندرونی ساخت بتا رہی تھی کہ اسے جلے ہوئے زیادہ وقت نہیں
اس کا مطلب ہے کہ جیسے ہی میں نے اسے ہوش میں لانے کی کو
کی اس کو خصوصی طور پر آپریٹ کیا گیا اور نہ صرف اس سے پید
کسی خاص جھٹکے نے اس آدمی کا دل روک دیا بلکہ اس سے یہ آل
گیا ہے" ــــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتا
" اوہ ! ــــــ آپ کا مطلب ہے کہ یہ آف ہونے سے پہلے کا
تھا حالانکہ ایسا ممکن تو نہیں ــــــ خصوصی حفاظتی نظام آن ہو
ہے تو اسے آف ہو جانا چاہیئے تھا ــــــ بلیک زیرو نے چونک
" ہاں ! ــــــ ہونا تو چاہیئے تھا لیکن ایسا ہوا نہیں ہے ورنہ یہ
وقت آف نہ ہوتا جس وقت میں اس آدمی کو ہوش میں لانے کی
کر رہا تھا" ــــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر

نا یہ یہاں آیا کس مقصد کے لئے ہوگا" ــــــ ؟ بلیک زیرو

بھی مقصد پوچھ رہے ہو ــــــ ظاہر ہے وہ اندر اس لئے آیا
ں وی۔ ڈی بٹن کے ذریعے دانش منزل کے اندرونی نظام کو
پا سکے ــــــ تم اس کے پاس کھلے چہرے کے ساتھ گئے تھے ؟
نے کہا۔
ــــــ میں نے نقاب پہن رکھا تھا" ــــــ بلیک زیرو نے
اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
ہے ــــــ لیکن اب میں سوچ رہا ہوں کہ زاراک اس طرح
ٹھانا چاہتا ہوگا" ــــــ عمران نے کہا۔
ا ــــــ آپ نے پہلے بتایا تھا کہ زاراک سے آپ کی ملاقات ہو چکی
کہاں ہوئی ہے اور کب ہوئی ہے" ــــــ ؟ بلیک زیرو نے
اور عمران مسکرا دیا۔
خوشگوار ماحول میں ملاقات ہوئی ہے ــــــ وہ واقعی
زدار کا مالک ہے" ــــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
لے زاراک کے ساتھیوں کے پکڑے جانے سے لے کر زاراک
سے باہر آنے تک کے سارے حالات بتا دیئے۔
ہے ــــــ ویسے آپ کو اسے وہاں اس طرح چھوڑ کر نہ آنا
" ــــــ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
دراصل اب زاراک سے زیادہ اس سُپر آف مشین میں دلچسپی
ہے۔ زاراک کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ اُسے تو دوبارہ بھی

ڈھونڈا جا سکتا ہے۔ میرا خیال تھا کہ میرے جاتے ہی وہ ـــــ کے۔ بی
کے مارشل گازیلا یا اس ڈاکٹر آنوف کو فون پر یا ٹرانسمیٹر پر یہ ضرور بتا
کہ سپر آف مشین کے بارے میں مجھے علم ہے ـــــ میں نے وہاں ک
کے نیچے سپیشل ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا اس طرح مجھے ان کے در
ہونے والی بات چیت سے اس بارے میں مزید معلومات مہیا ہو
گی۔ لیکن میں نے باہر آنے کے بعد جب اس سپیشل ڈکٹا فون کا رسی
آن کیا تو وہاں خاموشی تھی حالانکہ وہ ڈکٹا فون آف نہ ہوا تھا بلکہ کام
تھا لیکن کہیں سے کوئی ذرا سی بھی آواز پیدا نہ ہو رہی تھی۔ ڈکٹا
اس قدر طاقتور تھا کہ پوری عمارت میں کہیں بھی پیدا ہونے والی ہل
ہلکی آواز بھی واضح طور پر کیچ کر سکتا تھا لیکن کوئی آواز بھی نہ سنائی
رہی تھی ـــــ چنانچہ میں دوبارہ کوٹھی کے اندر گیا تو میری یہ دیکھ
حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ البتہ دو کاری
موجود تھیں ـــــ زاراک اور اس کے چار ساتھی غائب تھے۔ م
میں نے مزید چیکنگ کی تو ایک خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا جو ملحقہ کوٹھی
اندر جا نکلتا تھا لیکن یہ کوٹھی بھی خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بعد
وہاں سے واپس فلیٹ آگیا اور میں نے ٹائیگر کو کہہ دیا ہے کہ وہ
کوٹھی کی مکمل تلاشی لے کر مجھے رپورٹ دے اور تمہیں فون کرنے
پہلے اس کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا ہے کہ اس کوٹھی میں سوائے
اور دوسرے عام سامان کے اور کوئی چیز موجود نہیں ہے جس پر مجھ
آیا کہ کہیں تم نے دانش منزل کا حفاظتی نظام آن نہ کیا ہو اور یہ
وہاں حملہ کر دیں۔ اس کے بعد کے حالات کا تمہیں علم ہے“۔

ـتے ہوئے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”بہر حال وہ کچھ بھی کرے، وہ دانش منزل میں تو ریڈ کرنے میں کامیاب
ہو سکتا۔ یہ تو طے شدہ بات ہے“ ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔
”نہیں ـــــ اس بٹن کی وجہ سے اب معاملہ زیادہ خطرناک صورت
ر گیا ہے۔ اگر یہ بٹن حفاظتی نظام آن ہونے کے باوجود کام کر سکتا
ہ کوئی دوسرا آلہ بھی کر سکتا ہے اور میرے خیال میں اس آدمی کی قربانی
ہ زاراک نے اس بات کو چیک کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے
راک کو مزید ڈھیل نہیں دی جا سکتی“ ـــــ عمران نے سنجیدہ
ں کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے
ل کرنے شروع کر دیئے۔
”رانا ہاؤس“ ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جوزف کی آواز سنائی دی۔
”عمران بول رہا ہوں جوزف! ـــــ تم نے ان آدمیوں کو رہا کرتے وقت
ہدایات پر عمل کیا تھا“ ـــــ؟ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔
”یس باس! ـــــ میں نے ان میں سے ایک کے لباس کے اندر سپیشل
ٹم لگا دیا تھا“ ـــــ جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ہوں ـــــ ٹھیک ہے میں آرہا ہوں“ ـــــ عمران نے کہا اور
یہ رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔
”چلو طاہر ـــــ تم بھی اب اس وقت تک رانا ہاؤس میں رہو جب تک
راک اور اس کے ساتھیوں کا مسئلہ ختم نہیں ہو جاتا ـــــ دانش منزل
ل بلاک آف کر دو“ ـــــ عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور بلیک زیرو
ہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹوٹل بلینک آف —— مگر کیوں —— ؟ زیادہ سے زیادہ خطرہ اس فائل کی چوری کا ہے۔ وہ آپ لے جائیں۔ حفاظتی نظام کی موجودگی میں یہاں کون داخل ہو سکتا ہے" —— بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں —— اس آدمی کی آمد اور اس ہٹ کے حفاظتی نظام کے باوجود کام کرنے کے میری چھٹی حس کسی بڑے خطرے کی نشاندہی کر رہی ہے۔ ٹوٹل بلینک آف کے بعد یہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو جائے گا۔ پھر اس پر ایٹم بموں کی بارش ہی کیوں نہ کر دی جائے اسے کچھ نہ ہوگا اور نہ کوئی مشینری اسے بریک کر سکے گی —— فائل بھی یہیں رہنے دو۔ یہاں وہ زیادہ محفوظ رہے گی البتہ فون کو آٹومیٹک ریکارڈنگ پر لگا دو تاکہ اگر کوئی فون آئے تو پیغام ریکارڈ ہو سکے" —— عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں تاکہ اس زاراک کے ساتھیوں کے لباس میں موجود سپیشل سسٹم کو آپریٹ کر کے ان کا پتہ چلاؤں —— جوزف اس پیچیدہ مشینری کو آپریٹ نہیں کر سکتا" —— عمران نے کہا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جدھر سپیشل وے کا راستہ تھا۔

زاراک نے کار اس عمارت سے کافی دور روک دی جس کے متعلق سبارک نے بتایا تھا کہ اس پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر ہونے کا شبہ ہے۔ کار روک کر اس نے مڑ کر عقبی سیٹ پر پڑا ہوا ایک بڑا سا بریف کیس اٹھایا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اس کے چہرے پر ایک مختلف مقامی میک اپ اور جسم پر چست لباس تھا۔ اس نے ایک نظر ادھر ادھر دیکھا اور پھر ہاتھ میں بریف کیس اٹھائے وہ بڑے مطمئن انداز میں چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔ پہلے اس نے عمارت سے ذرا دور رہ کر اس کا تمام اطراف سے جائزہ لیا۔ اسے کوئی غیر معمولی حالات نظر نہ آئے جو اس کے خیال کے مطابق مشکوک ہو سکتے تھے۔ عمارت کے عقبی طرف کچھ دور ایک باغ تھا زاراک اس طرف بڑھ گیا۔ باغ کا لکڑی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ زاراک اطمینان سے چلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے ایک بوڑھا سا آدمی جس کے ہاتھ میں کھرپہ تھا ایک درخت کے پیچھے سے نکل کر اس کی طرف آیا۔

"جی صاحب" ـــــ اس اُدھیڑ آدمی نے جو باغ کا مالی لگ رہا تھا زاراک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اس باغ کے مالک سے ملنا ہے" ـــــ زاراک نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"مالک تو یہاں نہیں ہوتے جناب! ـــــ میں ہوں اس نرسری کا انچارج اور مالی ـــــ فرمایئے" ـــــ مالی نے کہا تو زاراک سمجھ گیا کہ جسے وہ باغ سمجھ رہا ہے وہ پودے فروخت کرنے والی نرسری ہے۔

"تم اتنی بڑی نرسری میں اکیلے کام کرتے ہو" ـــــ زاراک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں صاحب ـــــ دو مالی اور ہیں مگر وہ کہیں پودوں کی سپلائی کے لئے گئے ہوئے ہیں" ـــــ مالی نے جواب دیا۔

"اوکے ـــــ مجھے بھی آرڈر دینا ہے ـــــ ذرا مجھے دکھاؤ تمہارے پاس پودوں کی کون سی ورائٹی ہے" ـــــ زاراک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"آیئے جناب! ـــــ ہمارے پاس تقریباً تمام ورائٹی ہے اور صحت مند پودے ہیں ـــــ آپ نے باغ لگوانا ہے" ـــــ مالی نے خوش ہو کر مڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــــ بہت بڑا باغ" ـــــ زاراک نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی اندر جا کر اس نے اچانک ہاتھ بڑھا کر مالی کی گردن پکڑی اور مالی کے حلق سے بھنچی بھنچی چیخ نکلی ہی تھی کہ زاراک نے ہاتھ کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اُدھیڑ عمر مالی کا پھڑکتا ہوا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا اس کے ساتھ ہی زاراک نے اسے پودوں کی طرف اچھال دیا اور مالی کا مُردہ جسم

لے سے دھماکے سے چھوٹے پودوں کے درمیان جا گرا۔ زاراک نے ادھر اُدھر
ا، کچھ فاصلے پر ایک جھونپڑی سی بنی ہوئی تھی۔ زاراک اس جھونپڑی کی طرف
ھ گیا۔ جھونپڑی میں ایک چارپائی پڑی تھی یا کھاد وغیرہ کا ڈھیر تھا کچھ ٹوٹے
بتے گملے تھے۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ زاراک نے بریف کیس چارپائی
رکھا اور پھر اس کے تالے کھول کر اس نے اس کا ڈھکن کھول دیا۔ بریف
ں کے اندر ایک مستطیل شکل کی مشین موجود تھی جس کے اوپر والی سطح پر
ید رنگ کی باریک باریک دھاریوں کا جال سا بنا ہوا تھا۔ یہ دھاریاں
، کی نہ تھیں بلکہ کسی خاص دھات کی تھیں۔ زاراک نے مشین بریف کیس
باہر نکالی اور پھر بریف کیس کا ڈھکن بند کر کے مشین اس نے اوپر رکھ
اور پھر اس کے ایک سائیڈ پر موجود ہلکے سے گڑھے کے اندر انگلی رکھ
ں نے انگلی کو مخصوص انداز میں گھمایا تو مشین کی اوپر والی سطح کے ایک
لے کا چھوٹا سا حصہ کسی ڈھکن کی طرح اوپر کو اُٹھ گیا۔ زاراک نے اندر
د ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نکالا اور ہاتھ سے ڈھکن بند
۔ پھر اس نے ایک ہاتھ میں وہ کیپسول اور دوسرے ہاتھ میں وہ
ہ اٹھائی اور جھونپڑی سے باہر آ گیا۔ اب اس کا رُخ اس عمارت کی
طرف تھا۔ باغ کی آخری حد پر پہنچ کر اس نے مشین کو گھاس پر
ر ہاتھ میں پکڑا ہوا کیپسول اس نے دائیں ہاتھ میں منتقل کیا اور
ے لمحے اس کا بازو پوری قوت سے گھوما تو وہ کیپسول فضا میں کسی
، طرح اڑتا ہوا عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ زاراک کی نظریں اس
ا ہوئی تھیں۔ کیپسول عمارت کی عقبی سپاٹ دیوار سے ٹکرایا اور دوسرے
اس کے ساتھ اس طرح چپک گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چپکتا ہے

زاراک چند لمحے اسے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے جھک کر مشین اٹھائی اور ایک ہاتھ میں اسے سنبھال کر دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی دوسری سائیڈ پر لگے ہوئے ایک پُش بٹن کو دو بار پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی مشین کی سطح پر موجود سفید رنگ کی باریک باریک دھاریوں کا رنگ بدلنے لگ گیا۔ ان کی چمک مدھم ہوتی جا رہی تھی اور تھوڑی دیر بعد ان کی رنگت سیاہی مائل ہو گئی۔ زاراک کے لبوں پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے مشین کو زمین پر رکھا اور اس کی سائیڈ پر موجود ہلکے سے گڑھے میں انگلی رکھ کر اس نے اس بار اسے مخصوص انداز میں پہلے کی نسبت الٹی طرف کو گھما دیا۔ اس کے ساتھ ہی مشین کی اوپر والی سطح کے درمیان ایک سُرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا اور اس بلب کے جلتے ہی زاراک کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ چند لمحوں تک بلب جلتا رہا پھر ایک جھٹکے سے بجھ گیا۔ زاراک نے جھک کر اس گڑھے میں ایک بار پھر انگلی رکھ کر اُسے مخصوص انداز میں گھمایا تو اس کے کونے میں موجود ڈھکن پہلے کی طرح کھُل گیا۔ زاراک نے اس خانے کے اندر اس جگہ کو جہاں پہلے وہ سیاہ رنگ کا کیپسول پڑا ہوا تھا انگلی سے دبایا اور پھر سیدھا ہو گیا۔ اسی لمحے سائیں کی تیز آواز کے ساتھ وہی کیپسول ہوا میں اڑتا ہوا آیا اور زاراک سے ذرا فاصلے پر آ کر گھاس میں گر گیا۔ زاراک نے آگے بڑھ کر وہ کیپسول اٹھایا۔ وہ اس طرح گرم ہو رہا تھا جیسے اس کے اندر آگ جل رہی ہو۔ زاراک نے جلدی سے اُسے اس خانے کے اندر رکھ کر ڈھکن کو دبا دیا اور پھر اس نے مشین اٹھائی اور واپس جھونپڑی کی طرف چل پڑا۔ اس نے چارپائی پر پڑے ہوئے بریف کیس کا

کھولا اور مشین کو اس کے اندر رکھ کر اس نے اُسے بند کیا اور پھر تالے
بریف کیس اٹھایا اور باغ کے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد
ل پر پہنچ چکا تھا۔ وہ بڑے اطمینان سے چلتا ہوا اپنی کار کی طرف
یا۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے کار کا دروازہ کھولا اور بریف کیس
ی سیٹ پر اچھال کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے
ٹ ہوئی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ اصل عمارت کے سامنے سڑک
مری طرف ذرا آگے ایک ریستوران تھا اس نے کار اس ریستوران کی
پر روکی اور خود اتر کر وہ ریستوران میں داخل ہو گیا۔

میں ایک لوکل کال کر سکتا ہوں"۔۔۔۔ زاراک نے کاؤنٹر پر پہنچ کر
ین سے مخاطب ہو کر کہا۔

ہ۔ یس سر۔۔۔ کر لیجئے"۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے کاؤنٹر پر رکھے
ون کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے کہا اور خود وہ دوسری طرف
ہ ہو گیا۔ زاراک نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع
ہ۔ نمبر ڈائل کرنے کے بعد وہ رک گیا لیکن دوسری طرف گھنٹی کی
ا ہوتی بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ اس نے کریڈل دبایا اور دوبارہ
لرنے شروع کر دیئے لیکن اس بار بھی پہلے جیسا ہی رزلٹ رہا
لے رسیور رکھ دیا۔

ھنک یو۔۔۔ نمبر خراب ہے"۔۔۔ زاراک نے کہا اور واپس ریستوران
ذے کی طرف مڑ گیا۔ اب اس کی آنکھوں میں پہلے سے زیادہ اطمینان
ں موجود تھیں۔ عمارت کی شمالی سائیڈ پر موجود سڑک خالی تھی وہ اس
بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ادھر اُدھر دیکھا اور پھر جیب

سے اس نے ایک چپٹی نال والا پستول نکالا اور اس کا رُخ اونچی دیوار کی
کی طرف کر کے اس نے اس کا ٹریگر دبا دیا۔ سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی
چیز نکل کر تیزی سے منڈیر کی طرف گئی اور پھر اس چیز کے ساتھ
سی تار بھی تھی۔ جیسے ہی وہ سیاہ رنگ کی چیز منڈیر تک پہنچی، زاراک
ٹریگر سے انگلی ہٹالی اور وہ سیاہ رنگ کا بٹن منڈیر کے ساتھ چپک
زاراک نے ایک بار پھر اِدھر اُدھر دیکھا لیکن سڑک خالی پڑی ہوئی تھی
نے پستول کے دستے کے اوپر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو اس کے جسم
زوردار جھٹکا لگا اور وہ اس طرح اوپر کو اچھلا جیسے ہائی جمپ کر
دوسرے لمحے اس کے دونوں پیر دیوار سے لگ گئے۔ پھر بجلی کی سی
سے وہ دیوار سے لگا اوپر کو اٹھتا چلا گیا۔ جیسے ہی اس کا ہاتھ منڈیر
پہنچا اس نے بٹن سے ہاتھ ہٹایا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پستول
کی طرف اچھالا اور دوسرے ہاتھ سے منڈیر تھام کر اس نے قلابازی
اور اس کا جسم منڈیر کے اوپر سے ہوتا ہوا اندر کی طرف گرتا چلا گیا۔ اس
ایک بار پھر قلابازی کھائی اور پیراٹروپنگ کے انداز میں اندر کچھ دور
بھاگتا گیا اور پھر رک گیا۔ عمارت کا وسیع و عریض صحن خالی پڑا ہوا تھا
نے مڑ کر دیکھا تو پستول دیوار کے ساتھ اس کے قریب ہی لٹکا ہوا تھا
سر ہلاتا ہوا عمارت کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگا۔ برآمدہ کراس کر
آپریشن رُوم کے دروازے کی طرف گیا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ زاراک
پیچھے ہٹ کر پوری قوت سے دروازے پر لات ماری۔ دروازہ چرچرایا
لیکن ٹوٹا نہیں تو زاراک نے مسلسل اس پر لاتیں مارنی شروع کر دیں۔
زوردار ضربوں کے بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور اس کے پٹ

کُھل گئے۔ زاراک اطمینان سے اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر اس
جائزہ لیا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا
جو پنسل کی طرح کا تھا۔ اس کا بٹن دبا کر اس نے پنسل کا رخ مختلف
میں پھیرنا شروع کر دیا۔ ایک دروازے کی طرف اس کا رُخ ہوتے
سے ہلکی سی ٹیں ٹیں کی آوازیں نکلنے لگیں اور زاراک اطمینان سے
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کُھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف ایک راہداری
کا اختتام ایک بڑے ہال نما کمرے میں ہوا۔ اس ہال نما کمرے کے
طرف سُرخ رنگ کی آہنی الماریاں موجود تھیں جو تمام بند تھیں۔
اوپر نمبرز لکھے ہوئے تھے۔ زاراک نے یہاں بھی پنسل کا رُخ ہر الماری
کیا اور پھر بارہ نمبر الماری کی طرف پنسل کا رُخ ہوتے ہی اس میں سے
ٹیں ٹیں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا الماری
بڑھ گیا۔ الماری کے پٹ بند تھے اور ان کے درمیان نہ ہی کوئی
اور نہ ہی چابی کا سوراخ۔ لیکن زاراک کے چہرے پر ویسے ہی
کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے الماری کا بند ہونا اس کے لئے کوئی مسئلہ
نے پنسل کا بٹن آف کر کے اُسے واپس جیب میں ڈالا اور پھر
ایک چھوٹا سا باریک دندانوں والا آلہ نکالا جس کے اوپر باقاعدہ
ھی ہوئی تھی اور اس کے نیچے ایک دستہ تھا جس کے اندر بالکل
طرح ٹریگر لگا ہوا تھا۔ زاراک نے اس کی کیپ اتاری اور پھر آرے
سرے کو اس نے الماری کے ایک پٹ کے اوپر ایک سائیڈ میں
دبایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ایسی آواز پیدا ہوئی جیسے کوئی اچانک
ہو اور پھر سسکاری کی سی آواز مسلسل پیدا ہونے لگی۔ آرے کا

دندانے دار حصہ آدھے سے زیادہ الماری کے فولادی پٹ کے اندر غائب
ہو چکا تھا۔ زاراک آرے کو اوپر سے نیچے تک دباتا ہوا لے آنے لگا او
چند لمحوں بعد نیچے پہنچ کر اس نے دوسری سائیڈ پر اُسے چلانا شروع کر دیا
اور پھر جوڑائی ختم ہونے پر وہ اُسے اُوپر لے گیا اور اوپر لے جا کر وہ اُسے پھر
اسی طرف کو لے گیا جہاں سے اس نے اس کا آغاز کیا تھا۔ جیسے ہی آرا پہلے وا
جگہ پر پہنچا، زاراک نے ٹریگر سے انگلی ہٹا لی اور اُسے کھینچ کر تیزی سے سائیڈ
ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک کھلی ہوئی سائیڈ کو ہاتھ سے پکڑ کر زو
جھٹکا دیا تو الماری کی فرنٹ فولادی چادر اچھل کر فرش پر جا گری اور اس
گرنے سے پیدا ہونے والا شور پورے ہال میں گونج اٹھا اور کافی دیر تک گو
رہا۔ اب الماری کے اندر رکھی ہوئی فائلیں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ زارا
نے آرے پر کیپ چڑھا کر اسے دوبارہ جیب میں رکھا اور پھر وہی پنسل باہر
کر اس نے اس کے عقبی حصے میں موجود بٹن کو پُش کیا تو پنسل سے ٹیں ٹیں
مخصوص آوازیں نکلنے لگیں لیکن جیسے ہی زاراک نے اُسے مسلسل دو بار مزید پُ
کیا تو آوازیں نکلنا بند ہو گئیں اور زاراک پنسل کا رُخ ایک ایک فائل کی طر
کرتے ہوئے ہاتھ کو نیچے لے آیا۔ درمیان میں موجود ایک فائل کے سامنے
ہی پنسل آئی اس میں سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی اور زاراک کے لبوں پ
معنی خیز مسکراہٹ تیرنے لگی۔ زاراک نے پنسل کے عقبی بٹن کو تین بار پریس
کے اُسے جیب میں ڈالا اور پھر فائل کو باہر کھینچ لیا۔ فائل پر لکھے کوڈ نمبر دیکھ
اس کی آنکھوں میں گہرے اطمینان کی جھلکیاں اُبھر آئیں۔ اس نے فائل کو کھ
کر دیکھا اور کچھ دیر تک اُسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے اُسے بند کر کے
اور کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ کر اس نے جیب سے ایک گیس لائٹر نکا

کا بٹن دبا کر اس نے گیس کا تیز شعلہ پیدا کیا اور اس شعلے کو الماری میں موجود
ری فائلوں کو جلانے کے لئے اس نے جیسے ہی ہاتھ آگے بڑھایا، یکلخت
زوردار دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی زاراک جیسا قوی ہیکل آدمی اس طرح
کر پشت کے بل نیچے پڑی ہوئی فولادی چادر پر گرا جیسے کسی نے اُسے
ر نیچے پھینک دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے
آہنی چھری اس کے دماغ کے اندر گھستی چلی گئی ہو۔ سر کی عقبی سائیڈ
رد کی شدید اور خوفناک لہر سی پیدا ہوئی۔ گیس لائٹر اس کے ہاتھ سے
سنجانے کہاں جا گرا تھا۔ زاراک نے نیچے گرتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھنے
شش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے سر میں پیدا ہونے والا درد یکلخت
شدید ہوتا گیا اور پھر اسے آنکھوں کے سامنے ہر چیز تیزی سے گھومتی
دینے لگی۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے اور اُٹھنے کی ایک بار پھر کوشش
ن اسی لمحے اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر پھیلتی چلی گئی اور سر میں
والے تیز ترین درد کا احساس یکلخت فنا ہو کر رہ گیا۔

عمران نے کار الامیر رہائشی پلازہ کی عقبی طرف سڑک پر لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی اور پھر وہ تیزی سے نیچے اتر آیا۔ اس نے ایک نظر اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر تیزی سے وہ سامنے ایک رہائشی عمارت کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ سیاہ رنگ کا بڑا سا فولادی پھاٹک بند تھا اور عمارت پرانی طرز تعمیر کی دکھائی دے رہی تھی اور صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اس پر نیا رنگ روغن کر کے اُسے جدید بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ عمران نے کار کی سائیڈ سیٹ اٹھائی اور نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک چھوٹی سی نال والا پستول اٹھایا۔ اس کا میگزین کھول کر چیک کیا اور پھر سائیڈ سیٹ بند کر کے وہ سیدھا ہوا۔ کار کا دروازہ بند کر کے اس نے ایک بار پھر اِدھر اُدھر دیکھا۔ دوسرے لمحے اس نے پستول کا رخ اس بلڈنگ کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اس کے ہاتھ کو ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی نال میں سے ایک چھوٹا سا کیپسول نکل کر سائیں کی تیز آواز سے اڑتا ہوا عمارت کے اندر صحن میں

ہاکر غائب ہو گیا۔ عمران نے دوسری بار ٹریگر دبایا تو دوسرا کیپسول نکل کر عمارت
ے اندر جا گرا۔ عمران نے پستول جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے سڑک
راس کر کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا۔ یہ عمارت صرف سامنے کے رُخ سے
ملی تھی ورنہ اس کی باقی تینوں اطراف میں عمارتیں اس کے ساتھ جڑی
بکی تھیں۔

عمران نے پھاٹک پر پہنچ کر ستون پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن دبایا
اُسے کافی دیر تک دبائے رکھا۔ دُور سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی
ن پھاٹک کھولنے کوئی نہ آیا اور نہ ہی اندر سے کسی رد عمل کا اظہار ہوا
ن نے اِدھر اُدھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کسی بندر کی سی پھرتی سے
ی پھاٹک پر چڑھتا ہوا اندر کود گیا۔ اندر وسیع و عریض لان خالی پڑا ہوا
اور بڑے پورچ میں ایک سٹیشن ویگن اور دو کاریں کھڑی تھیں۔ عمران
جیب سے ریوالور نکالا اور پھر محتاط انداز میں عمارت کی طرف بڑھنے
یکن عمارت پر مکمل خاموشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک
ے میں صوفوں پر پہلو کے بل پڑے ہوئے چھ افراد نظر آ گئے۔ درمیانی
ز پر شراب کی بوتلیں پڑی ہوئی تھیں اور ان میں سے کئی کے ہاتھوں میں
ب کے جام تھے۔ شراب ان کے گرنے کی وجہ سے صوفوں اور نیچے
ین پر گر گئی تھی۔

عمران تیزی سے عمارت کے دوسرے کمروں کی طرف بڑھتا گیا لیکن
ے کمرے چیک کر لینے کے باوجود اُسے زارا کہیں نظر نہ آیا۔ عمران
ریوالور جیب میں رکھا اور جیب سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر
انے اس کا بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ بلیک زیرو۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ۔۔ بلیک زیرو اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو ۔۔۔ یہاں الامیر پلازہ کی عقبی کوٹھی میں زاراک کے چھ ساتھی موجود ہیں لیکن زاراک غائب ہے ۔۔۔ تم جوزف اور جوانا کو یہاں بھیج دو۔ وہ بڑی ویگن لے کر آئیں گے تاکہ ان افراد کو رانا ہاؤس شفٹ کیا جا سکے اور پھر ان میں سے کسی ایک کو ہوش میں لا کر تم نے اس سے پوچھ گچھ کرنی ہے کہ زاراک کہاں ہے ۔۔۔ میں یہاں اس لئے پوچھ گچھ نہیں کرنا چاہتا کہ نجانے کس لمحے زاراک آجائے اس لئے میں یہاں صرف اس کا انتظار کروں گا۔ اوور"۔۔۔ عمران نے بلیک زیرو کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھیج دیتا ہوں انہیں ۔۔۔ لیکن عمران صاحب! ۔۔۔ ان سب کو زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ باقی کو گولی مار دی جائے اور ایک سے پوچھ گچھ کر لی جائے۔ اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن کس جرم میں ۔۔۔ اب تک انہوں نے جرم ہی کونسا کیا ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے اس بار تلخ لہجے میں کہا۔

"جرم تو نہیں کیا ۔۔۔ لیکن جرم کرنے کے ارادے سے تو آئے تھے۔ اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فی الحال انہیں زندہ رکھو اور صرف پوچھ گچھ کرو۔ بعد میں دیکھا جائے گا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے

میں رکھا اور پھر تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پھاٹک کی کنڈی کھولی اور تیزی سے کھول کر وہ باہر آگیا۔ سڑک کراس کر کے وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کار میں بیٹھ چکا تھا۔ دراصل جب تک ان لوگوں کی کارروائی مکمل نہ ہو جاتی، وہ باہر سے نگرانی کرنا چاہتا تھا تاکہ اگر زاراک اچانک آجائے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکے۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے رانا ہاؤس کی مخصوص سٹیشن ویگن کو دور سے آتے ہوئے دیکھا تو وہ کار سے اترا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر ویگن کو رکنے کا اشارہ کیا۔ ویگن اس کے قریب آکر رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جوزف تھا جب کہ اس کی ساتھ والی سیٹ پر جوانا بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے جوزف کو تفصیلی ہدایات دیں اور پھر واپس اپنی کار میں آکر بیٹھ گیا۔ جوزف نے ویگن کو موڑا اور پھر پھاٹک کے سامنے روک دیا۔ دوسرے لمحے جوانا نیچے اترا اور تیزی سے دوڑتا ہوا کھلے ہوئے سائیڈ پھاٹک سے اندر غائب ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی بڑا پھاٹک کھلا اور سٹیشن ویگن اندر چلی گئی۔ پھاٹک بند کر دیا گیا اور عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے اس کی ہدایت پر عمل ہونے پر اسے اطمینان ہوا ہو۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک ایک بار پھر کھلا اور سٹیشن ویگن باہر آکر مڑی اور سائیڈ پر رک گئی۔ جوزف نے عمران کی طرف ہاتھ ہلا کر اسے مخصوص انداز میں لہرایا اور عمران مسکرا دیا۔ پھاٹک کو اندر سے بند کر کے جوانا سائیڈ پھاٹک سے باہر آیا اور اس نے پھاٹک بند کر کے باہر سے کنڈی لگا دی اور پھر تیزی سے ویگن میں سوار ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی ویگن ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی سے دور ہوتی گئی۔

عمران نے بھی کار سٹارٹ کی اور اسے آگے لے جا کر اس نے اسے
ایک سائیڈ گلی میں اس طرح پارک کیا کہ سٹیرنگ پر بیٹھے رہنے کے باوجود
اُسے اس عمارت کا پھاٹک صاف نظر آ رہا تھا لیکن زاراک کی واپسی اب
تک نہ ہوئی تھی۔

"یہ آخر کہاں چلا گیا ہوگا ۔۔۔ کیا علیحدہ رہ رہا ہوگا"۔۔۔ عمران نے
خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہ صرف
سوچ سکتا تھا اس کا جواب تو نہ دے سکتا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد
اس کی جیب میں موجود فکسڈ فریکوئنسی کے خصوصی ٹرانسمیٹر سے کال کی آواز
سنائی دی تو اس نے چونک کر جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن
کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ بلیک زیرو کالنگ۔ اوور"۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے بلیک زیرو
کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور"۔
عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"زاراک کے ایک آدمی نے بے پناہ تشدد کے بعد بتایا ہے کہ زاراک
کوئی خاص مشین لے کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے کوئی فائل
لینے گیا ہے ۔۔۔ مزید انکوائری پر اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ پہلے ایک آدمی
کی کلائی کی کھال میں کوئی خاص آلہ لگا کر زاراک نے اسے اس عمارت
میں بھیجا اور پھر ایک خاص مشین پر اُسے چیک کرتا رہا۔ پھر وہ خود مشین کو
ایک بریف کیس میں رکھ کر وہ کار میں بیٹھ کر چلا گیا اور اس نے یہی بتایا کہ وہ
ہیڈ کوارٹر سے فائل لینے جا رہا ہے۔ اوور"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

...لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
...وہ دانش منزل گیا ہے۔ لیکن ظاہر ہے ٹوٹل بلینک آف کی وجہ
...ی طرح اندر تو داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ اتنی دیر تک وہاں کیا
...ہے۔ اوور"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
...آپ کہیں تو میں جا کر خود معلوم کروں۔ اوور"۔۔۔ بلیک زیرو

...ں! ۔۔۔ میں یہاں موجود ہوں تاکہ اگر زاراک واپس آ جائے تو میں
...ر سکوں ورنہ اس بار وہ غائب ہو گیا تو پھر مشکل سے ہی ہاتھ آئے
۔۔۔ تم جوزف کو ساتھ لے لینا اور مجھے فوراً رپورٹ دینا۔ اوور"۔
...ے کہا۔
ٹھیک ہے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا۔
...ن نے ۔۔۔ "اوور اینڈ آل"۔۔۔ کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
وہ اتنی دیر تک وہاں کیا کر رہا ہوگا ۔۔۔ اور وہ بریف کیس میں
...م کی مشین ساتھ لے گیا ہوگا"۔۔۔ عمران نے سوچا۔
...ب اسے بلیک زیرو کی طرف سے رپورٹ کا انتہائی شدت سے انتظار
...ر تقریباً بیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر کال آئی تو عمران نے ڈیش بورڈ پر رکھا
...نسمیٹر پھرتی سے اٹھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔
ہیلو ہیلو ۔۔۔ بلیک زیرو کالنگ۔ اوور"۔۔۔ بلیک زیرو کی آواز اس
...ش تھی کہ عمران کا دل بے اختیار زور زور سے دھڑکنے لگا۔
پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ اوور"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔
عمران صاحب! ۔۔۔ غضب ہو گیا ہے ۔۔۔ زاراک نہ صرف

دانش منزل میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگیا ہے بلکہ اس نے ریکارڈ
سے ریڈ فائل بھی حاصل کرلی تھی لیکن پھر وہ نیچے گر کر زخمی اور بے ہ
ہوگیا ــــــ اس وقت بھی وہ دانش منزل کے ریکارڈ روم میں بے
پڑا ہوا ہے اور ریڈ فائل اس کے کوٹ کی جیب میں موجود ہے ۔ الما
کے پٹ کٹے ہوئے ہیں ۔ اوور" ــــــ بلیک زیرو کی اسی طرح متو
سی آواز سنائی دی اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں
آتش فشاں پھٹ پڑا ہو اور مسلسل دھماکے ہو رہے ہوں ۔

اوہ ــــــ ویری بیڈ ــــ کیا تم نے دانش منزل کو ٹوٹل بلینک آف
کیا تھا ۔ اوور" ــــــ ؟ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

" کیا تھا ــــ اور جب میں وہاں پہنچا تو ٹوٹل بلینک آف تھا ــ
نے سب سے پہلے اس زاراک کو چیک کیا ۔ اس کے آدمی سے اس کی کا
رنگ ۔ نمبر اور ماڈل مجھے معلوم ہوگیا تھا اس لئے میں نے اس کی کار
کرلی لیکن کار خالی تھی البتہ اس کے اندر عقبی سیٹ پر ایک بریف کیس
ہوا تھا اس پر مجھے شک ہوا کہ کہیں زاراک اندر نہ ہو ــــــ میں ۔
چیکنگ کی تو دانش منزل اسی طرح ٹوٹل بلینک آف تھی لیکن زاراک غا
تھا ــــ میرے ذہن میں ویسے ہی خیال آیا کہ میں اندر سے چیکنگ تو کر
چنانچہ میں نے مخصوص آلے سے ٹی ۔ بی ۔ او آف کیا اور پھر سپیشل و
اندر داخل ہوا تو سب سے پہلا جھٹکا مجھے آپریشن روم میں پہنچ کر
آپریشن روم کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا اس کا اندرونی تالا ٹوٹ چکا
میں نے چیکنگ کی تو ریکارڈ روم میں ایک مقامی آدمی کو بیہوش پڑے
دیکھا ۔ اس کے سر کی عقبی سمت شدید زخمی تھا اور الماری کا بیرونی

نیچے فرش پر پڑا تھا اور وہ مقامی آدمی اس پر گرا ہوا تھا ۔ اس کے
نی حصے میں اس کٹے ہوئے حصے کا ایک مڑا ہوا کونہ گھس گیا تھا
سے وہ شاید بے ہوش ہوا پڑا تھا ــــــ ایک طرف ایک گیس لائٹر
تھا ۔ قد و قامت سے یہ آدمی زاراک ہی لگتا تھا ۔ چنانچہ میں نے
پر اس کا چہرہ واش کیا تو یہ زوسیا ہی تھا ۔ چنانچہ میں نے آپ کو
ہے ۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے پوری تفصیل
تے کہا ۔

ٹھیک ہے ۔ میں خود آ رہا ہوں تاکہ معلوم کرسکوں کہ ٹوٹل بلینک آف
د وہ کس طرح نہ صرف اندر داخل ہوا بلکہ ریکارڈ روم تک بھی پہنچ
ــــ تم کار سے وہ بریف کیس بھی منگوا لو اور اس زاراک کے زخم کی
کر دو ۔ ایسا نہ ہو کہ زیادہ خون نکل جائے اور وہ مر جائے ۔ میں نے اس سے بہت
لینے ہیں مگر اسے بیہوش کرنے والا انجکشن بھی لگا دینا ۔ اوور اینڈ آل" ــــ عمران
لہجے میں کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور کار
کے وہ اسے سڑک پر لے آیا اور اس کے ساتھ ہی کار انتہائی
سے اڑتی ہوئی دانش منزل کی طرف بڑھنے لگی ۔ تھوڑی دیر بعد
دانش منزل پہنچ چکا تھا ۔

میں نے اس کے زخم کی بینڈیج کر کے اسے گیسٹ روم میں پہنچا دیا
سے طویل بیہوشی کا انجکشن بھی لگا دیا ہے" ــــ بلیک زیرو نے
آپریشن روم میں پہنچتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔

مشین کہاں ہے" ــــ ؟ عمران نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے
بے چین سے لہجے میں پوچھا ۔

"یہ بریف کیس پڑا ہے ۔۔۔ میں نے تو اسے کھولا ہی نہیں کہ
اس کے اندر کیا ہو ۔۔۔ اگر کوئی مشین ہوئی تو اس کے اندر ہی
بلیک زیرو نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس نے برا
کو باہر سے ہی چیک کیا تو وہ اُسے وہیں رکھ کر خود بلیک زیرو کے سا
رُوم کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں زاراک کی جیبوں سے نکلی ہوئی چیزیں پڑ
تھیں۔ عمران نے ان سب کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کے چہرے پر
سنجیدگی طاری تھی۔ واپس آپریشن روم میں آکر اس نے بریف کیس ا
لیبارٹری کی طرف بڑھ گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد ہوئی

"کچھ پتہ چلا کہ وہ کیسے اندر داخل ہوا تھا" ۔۔۔ بلیک زیر
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ انتہائی عجیب و غریب مشین ہے ۔۔۔ میرے لئے
ہی نئی ۔۔۔ تفصیلی تجزیہ تو سرداور ہی کریں گے کیونکہ میں نے ا
زیادہ نہیں چھیڑا۔ بہرحال اس میں سے کوئی ایسی ریز نکلتی ہیں جن
سے ہر قسم کا سائنسی نظام ساکت ہو جاتا ہے لیکن کونسی ریز اور یہ کس
کام کرتی ہیں اس کا ابھی علم نہیں ہو سکا ۔۔۔ جوزف کہاں ہے
عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ باہر موجود ہے ۔۔۔ وہ لینڈنگ پسٹل بھی دائیں طرف کی
کے قریب سے مل گیا ہے جس کی مدد سے زاراک اندر آیا ہے اور
پسٹول اور زاراک کی اندر موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ٹوٹل بلینک آ
واقعی ساکت ہو گیا تھا جس کی وجہ سے صحن کی دیواریں کھل گئیں۔ د
اس کے اندر آنے کا کوئی راستہ ہی نہ تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

ت میں سر ہلا دیا۔

رف کو بلاؤ" ۔۔۔ عمران نے کہا اور میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون
ھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

داور سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
آواز سنائی دی۔

بول رہا ہوں سرداور ۔۔۔ آپ کو تو دانش منزل میں نصب
آف نظام کے بارے میں تفصیلات کا علم ہے۔ کیونکہ یہ نظام
رسے ہی سے تیار اور نصب کیا گیا تھا" ۔۔۔ عمران نے
ہیں کہا۔

پھر کیا ہوا اسے ۔۔۔ کیا خراب ہو گیا ہے" ۔۔۔ ؟
ینٹ سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

ہے نہیں ہوا ۔۔۔ رُوسیاہ کے ایجنٹ نے ایک بالکل جدید ساخت
سے اسے آف کر دیا اور دانش منزل میں داخل ہو کر اس نے
سے ملکی سلامتی کی ایک اہم فائل حاصل کر لی ۔۔۔ ریکارڈ روم
لماریوں کو گرینڈ الائز کر دیا گیا تھا اس لئے وہ کسی صورت میں
ہیں اور نہ توڑی جا سکتی ہیں ۔۔۔ لیکن اس ایجنٹ نے
ساخت کے آٹو میٹک کٹر کے ذریعے ایک الماری کا فرنٹ حصہ
نیچے فرش پر پھینک دیا ۔۔۔ پھر وہ خود نیچے گرا اور فولادی چادر
ا ہوا کونہ اس کے سر کے عقبی حصے میں لگا اور وہ بیہوش ہو گیا۔
ھ ہی فرش پر پڑا ہوا ایک عام سا گیس لائٹر بھی ملا ہے اور اس
سے ایک انڈیکیٹر پنسل کی شکل کا بھی ملا ہے۔ یہ انڈیکیٹر اور کٹر

بھی بالکل جدید ساخت کے ہیں ——— اس سے پہلے مجھے یہ اطلا
ملی تھی کہ رُوسیاہ نے کوئی ایسی مشین بنائی ہے جس کی مدد سے دا
کے تمام دفاعی نیٹ ورک کو مکمل طور پر آف کر سکتا ہے ———
مشین کو سُپر آف مشین کا نام دیا گیا ہے ——— یہ آدمی جس کا نا
ہے، رُوسیاہ کی ایک انتہائی اہم ایجنسی کا سربراہ ہے ———
دانش منزل کے حفاظتی نظام کو آف کرنے کی غرض سے رُوسیاہ کے
ڈاکٹر آنوف سے وہ سُپر آف مشین مانگی تھی لیکن ڈاکٹر آنوف نے
مشین دینے سے انکار کر دیا تھا ——— اور اب یہ مشین سامنے آئی
جس نے حیرت انگیز طور پر دانش منزل کے ٹوٹل بلینک آف سسٹم کو آ
کر دیا ہے ——— ہو سکتا ہے کہ یہی سُپر آف مشین ہو ——— یا یہ اس
مختلف ہو۔ بہرحال میں یہ مشین۔ کٹر اور انڈیکٹر آپ کو جوزف کے
بھجوا رہا ہوں ——— آپ ان سب باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان
تفصیلی سائنسی تجزیہ کر لیں تاکہ ان کی اصل ماہیت کا علم ہو سکے
عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"کمال ہے ——— ایسی مشین بھی بن گئی ہے جو ٹوٹل بلینک آف
جیسے جدید ترین سسٹم کو بھی آف کر دینے کی صلاحیت رکھتی ہے
تو انتہائی حیرت انگیز خبر ہے ——— بہرحال تم یہ سب چیزیں
بھجوا دو۔ میں فوراً ان پر کام شروع کر دیتا ہوں" ——— سرداو
لہجے میں حیرت تھی۔
"میں ابھی بھجوا رہا ہوں ——— آپ لیبارٹری کے گیٹ پر انہیں وصول
عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر جوزف کو اندر بلا کر عمران نے وہ

ل نما انڈیکٹر اور کٹر جو وہ ریکارڈ رُوم سے لے آیا تھا تینوں چیزیں
دے کر سرداور تک انہیں پہنچانے کی تفصیلی ہدایات دیں اور
انہیں لے کر سر ہلاتا ہوا آپریشن رُوم سے باہر نکل گیا۔
ب اس زاراک کا کیا کرنا ہے" ——— بلیک زیرو نے پوچھا۔
سے فی الحال بے ہوش ہی رکھو ——— جب تک سرداور کا تجزیہ
نہیں آجاتا ——— میں رانا ہاؤس جا رہا ہوں تاکہ وہاں زاراک کے
وں سے مزید تفصیلات معلوم کر کے اس کے یہاں موجود باقی ساتھیوں
رفتار کیا جا سکے" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور
زیرو نے سر ہلا دیا۔

زاراک کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں تو پہلے چند لمحوں تک تو
اُسے احساس ہی نہ ہو سکا کہ وہ کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا بیت چکی ہے
لیکن پھر آہستہ آہستہ سابقہ تمام مناظر اس کے ذہن پر کسی فلم کے مناظر کی طرح
اُبھرتے چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں درد کی تیز لہر سی
دوڑی اور وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بے اختیار اپنے سر کے
عقبی حصے پر ہاتھ رکھا تو ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ سر پر باقاعدہ بینڈیج
کی گئی تھی۔ اس نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھا۔ وہ اس وقت ایک خاصے
بڑے کمرے میں تھا جس کے فرش پر سُرخ رنگ کا قالین تھا اور قالین کے
علاوہ وہاں اور کسی قسم کا کوئی سامان نہ تھا۔ کمرے کی دیواریں اور چھت سیاہ
تھی۔ ایک کونے میں البتہ ایک فولادی دروازہ موجود تھا جو بند تھا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ میں سیکرٹ سروس کے ہتھے چڑھ گیا
ہوں" ——— زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے سوچا اور پھر ایک جھٹکے سے

ہو گیا۔ اُسے اپنا جسم سُست اور کاہل سا محسوس ہو رہا تھا۔ یوں لگتا تھا
اس کے جسم کے ہر عضو پر منوں بوجھ موجود ہو۔ وہ چند لمحے کھڑا اِدھر اُدھر
رہا۔ پھر آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا اس بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
نے دروازے کا ہینڈل پکڑ کر اُسے کھینچا لیکن دروازہ بند تھا۔ اس
ہینڈل کی ناب کو گھمانے کی کوشش کی لیکن وہ جام تھی۔ چابی کا بھی
سوراخ نہ تھا۔ اس نے زور زور سے جھٹکے دے کر دروازہ کھولنے
شش کی لیکن دروازہ تو نہ کھل سکا البتہ اس کے سر میں ہونے والا
ور لگانے کی وجہ سے تیز ہوتا گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے یوں محسوس
یسے اس کے جسم پر موجود بوجھ اور زیادہ بڑھ گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی
کر سا آگیا اور وہ لڑکھڑا کر نیچے گرنے لگا تو اس نے اپنے آپ کو
لنے کے لئے دروازے سے ملحقہ دیوار کا سہارا لینا چاہا لیکن وہ سنبھل
ا اور ایک دھماکے سے نیچے قالین پر گرا۔ اس کے سر میں ایک زوردار
ا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر ایک بار پھر سیاہ رنگ
در سی پھیلتی چلی گئی۔ پھر نجانے کتنی دیر بعد ایک بار پھر اس کے ذہن
روشنی کا احساس بڑھنے لگا اور پھر وہ ہوش میں آ گیا۔ چند لمحوں بعد
مے ایک بار پھر آنکھیں کھول دیں اور اٹھنے کی کوشش کی۔ اس نے
طور پر تو جسم کو وزنی سمجھ کر حرکت دینے کے لئے زور لگایا لیکن دوسرے
وہ یہ محسوس کر کے حیران رہ گیا کہ اب اس کا جسم پہلے سے کہیں زیادہ
ہو چکا تھا اور اب اس کے سر میں اٹھنے والی تیز درد کی ٹیسیں موجود
ہیں۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا اور ایک بار پھر اس پر شدید ترین
ت کا دورہ سا پڑا اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ وہ

اب نہ صرف پہلے سے مختلف کمرے میں تھا بلکہ اس کمرے کا دروازہ بھی
کھلا ہوا تھا اور باہر موجود راہداری بھی نظر آ رہی تھی اور وہ خود ایک صوفے
پر بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک جھماکا ہوا۔ اس نے
یہ کمرہ اور راہداری پہچان لی تھی۔ یہ کمرہ اور صوفے اس بلڈنگ میں تھے
جہاں سے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر سے فائل لانے کے
لئے گیا تھا۔ وہ بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر
وہی لباس تھا جو پہن کر وہ اس عمارت میں داخل ہوا تھا۔ اس نے
بوکھلاتے ہوئے انداز میں جیبوں کی تلاشی لینا شروع کر دی لیکن جیبوں
میں سوائے کرنسی کے کچھ نہ تھا۔ بے اختیار اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ
تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت میز پر رکھے ہوئے
ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ وہ تیزی سے مڑا۔ چند لمحے گھور کر فون کو دیکھتا
رہا۔ پھر آگے بڑھ کر اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"علی عمران بول رہا ہوں زاراک صاحب! ــــ کیا حال ہیں ــ
سر میں درد تو محسوس نہیں ہو رہا ــــ ویسے میں نے نہ صرف تمہاری بینڈیج
کرا دی ہے بلکہ ایسا ٹریٹمنٹ بھی کرا دیا ہے کہ اب درد نہ ہو گا" ــــ
دوسری طرف سے عمران کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا تم نے یہی کہنے کے لئے فون کیا ہے" ــــ ؟ اس بار زاراک
نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے نہیں ــ کہنا تو بہت کچھ تھا لیکن ہمارے ملک میں ایک
اصول ہے کہ پہلے دوسرے کی خیریت پوچھی جاتی ہے اور اگر وہ بیمار ہو تو

باقاعدہ نسخے بتائے جاتے ہیں ــــ بہرحال یہ بتا دوں کہ تم نے
سروس کی ایک عمارت میں داخل ہو کر وہاں سے فائل حاصل کرنے
جرم کیا تھا جس کی سزا فوری موت تھی اور سیکرٹ سروس کے چیف
یں موت کی سزا دے بھی دی تھی لیکن مجھے تمہاری خاطر اس کی
لرنا پڑیں۔ اس کے آگے ہاتھ جوڑنے پڑے کہ تم بڑے اصول پسند
ہو اور اصول پسند آدمیوں کی اس دنیا میں شدید ترین کمی ہے اس
بے چارہ اصول پسند آدمی زندہ پھر رہا ہے تو اسے زندہ رکھا
ــــ چنانچہ تمہاری موت تو ٹل گئی البتہ تمہارے ساتھیوں کی سزا
لی اور اب تم اس ملک میں اکیلے ہی زاراک ایجنسی کی حیثیت
جود ہو ــــ تمہیں اس کوٹھی تک پہنچا دیا گیا ہے جہاں سے تم
مارت میں داخل ہونے کے لئے روانہ ہوئے تھے ــــ البتہ
وہ سپر آف مشین۔ انڈیکیٹر اور کٹر چیف نے ضبط کر لئے ہیں۔ میں
شش کی کہ وہ بھی تمہیں بخش دیئے جائیں تاکہ تمہیں خالی ہاتھ
نہ جانا پڑے۔ لیکن چیف بھی تمہاری طرح اصول پسند آدمی ہے
اصولوں میں نرمی کی صرف ایک بار گنجائش ہے اور وہ گنجائش
موت ٹلنے سے پوری ہو گئی تھی اس لئے مجبوری ہے ــــ بہرحال
لصانہ مشورہ ہے کہ اب تم خاموشی سے واپس روسیاہ چلے جاؤ۔ ورنہ
نے دوبارہ اس عمارت میں داخل ہونے کی کوشش کی تو پھر مجھے تمہاری
پر یقیناً افسوس ہو گا" ــــ عمران نے اسی طرح چہکتی ہوئی آواز
ت کرتے ہوئے کہا۔
مشورہ دینے کا شکریہ! ــ لیکن تم زاراک کو نہیں جانتے۔ اس لئے

یقین کرو جلد ہی تمہاری یہ حرکت کرتی ہوئی زبان ساکت کر دی جائیگی اور تمہا
اس چیف کی بھی" ـــــ زاراک نے غصیلے لہجے میں کہا اور ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا
اس انداز میں کہ چھت سے ریز فائر نہ ہو جائیں اور پھر وہ بجائے دوبارہ اور آگے کی
بڑھنے کے وہیں صوفے پر بیٹھ گیا۔ کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھا کچھ سوچتا رہا پھر
جھٹکے سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری سے
ہوا وہ برآمدے میں پہنچا تو اس نے پورچ میں کھڑی ہوئی اپنی کار
دیکھ لی۔ یہ وہی کار تھی جس پر وہ اس عمارت میں داخل ہونے کیلئے آیا تھا
"میں وہ فائل بھی حاصل کروں گا اور اپنا سامان بھی ـــــ زاراک کو
جانتے ہی نہیں" ـــــ زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار کا دروازہ
کر وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے اس نے کار سٹارٹ کی
اسے موڑ کر پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب پہنچ کر اس
کار روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے پھاٹک کھولا اور ایک بار پھر کار
بیٹھ کر اس نے کار کو آگے بڑھایا اور پھر پھاٹک سے باہر لے آ کر اس
اُسے دائیں طرف کو موڑ دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار کو مختلف سڑکوں
ویسے ہی دوڑاتا پھر رہا تھا۔ اس کی نظریں عقبی شیشے پر لگی ہوئی تھیں
لیکن اب تک اُسے نگرانی کرنے والا کوئی نظر نہ آیا تھا۔ البتہ بیک مرر
دیکھتے ہوئے اُسے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس کا میک اپ ختم کر دیا گیا
اور وہ اپنے اصلی چہرے میں ہے۔
"یقیناً اس کار میں کوئی ایسا آلہ ہو گا جس سے وہ دور رہ کر نگرانی کر
ہوں گے" ـــــ زاراک نے سوچا اور پھر وہ کار دوڑاتا ہوا سیدھا
مشہور اور معروف مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی اور

ٹ پاتھ پر پیدل چلتے ہوئے ہجوم میں شامل ہو گیا۔ اپنے قدو قامت
سے وہ ہجوم میں بھی نمایاں نظر آ رہا تھا لیکن وہ جس انداز میں چل رہا
ں سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ اُسے اپنے تعاقب اور نگرانی کی قطعی کوئی
نہ ہو۔ کچھ دُور آگے آنے کے بعد وہ ایک ریستوران میں داخل ہو گیا۔
یا میں ایک لوکل کال کر سکتا ہوں" ـــــ ؟ اس نے کاؤنٹر مین سے
ب ہو کر کہا۔
یس سر ـــ کر لیجیئے" ـــــ کاؤنٹر مین نے انتہائی مہذب لہجے میں
دیتے ہوئے کہا۔
شکریہ" ـــــ زاراک نے کہا اور ٹیلیفون کا ریسیور اٹھا کر اس نے
سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
یس ـــ زیکو کلب" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک
سنائی دی۔
کیا زیکو صاحب کلب میں موجود ہیں یا نہیں ـــــ میں ان کا ایک
ت بول رہا ہوں ـــ میرا نام آرسین ہے" ـــــ زاراک نے تیز
یں کہا۔
یس سر ـــ موجود ہیں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔
تو ان سے بات کراؤ" ـــــ زاراک نے کہا اور چند لمحوں کی خاموشی
بعد ریسیور پر ایک اور آواز ابھری۔
زیکو بول رہا ہوں" ـــــ بولنے والے کا لہجہ بے حد کھردرا سا تھا۔
زیکو ـــ میں آرسین جارلش بول رہا ہوں" ـــــ زاراک نے اسی
تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔ فرمایئے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"کیا تمہارا نمبر تھری آن ہے" ۔۔۔۔ زاراک نے کہا۔
"ہاں! ۔۔ کیوں؟" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔
"تم اسے میرے نام پر بک کر دو" ۔۔۔۔ زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہوگیا ۔۔۔ بک نمبر زیرو زیرو الیون" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور زاراک نے رسیور رکھ کر جیب میں ہاتھ ڈالا۔
"کتنے پیسے" ۔۔۔۔ زاراک نے کاؤنٹر مین سے مخاطب ہو کر پوچھا جو ویٹرز کو سامان دینے میں مصروف تھا۔
"شکریہ جناب! ۔۔ آپ غیر ملکی ہیں اس لئے ہمارے مہمان ہیں۔ آپ سے کوئی رقم چارج نہ کی جائے گی" ۔۔۔۔ کاؤنٹر مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
"شکریہ" ۔۔۔۔ زاراک نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریستوران سے باہر آکر وہ ایک بار پھر لوگوں کے ہجوم میں چلنے لگا۔ پھر اچانک وہ ایک سائیڈ گلی میں مڑا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دوڑتا ہوا گلی کے آخری بند کنارے تک پہنچ کر وہاں موجود ایک بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں ہو کر بیٹھ گیا۔ یہ ڈرم کوڑا کرکٹ سے بھرا ہوا تھا اور اس میں سے انتہائی ناخوشگوار قسم کی بو نکل رہی تھی لیکن زاراک خاموشی سے اس کی اوٹ لے کر بیٹھا رہا۔ اس کی نظریں گلی میں داخل ہونے والے راستے پر لگی ہوئی تھیں لیکن جب کافی دیر تک کوئی نہ آیا تو وہ ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور اس نے گلی کے اختتام میں موجود دیوار کے درمیان والے حصے کی ایک مخصوص جگہ پر زور سے تین بار ہاتھ

چند لمحوں بعد دیوار کے درمیان میں سے ایک چوکھٹا سا نمودار ہوا جس
سے مدھم سی روشنی نکل رہی تھی۔
آرسین جارلش نمبر زیرو زیرو الیون" ۔۔۔۔ زاراک نے تیز لہجے میں کہا
ٹا غائب ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی دیوار کے کونے میں ایک خلا نمودار
زاراک تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھا اور خلا پار کر کے وہ سیڑھیاں
ہوا ایک بڑے کمرے میں پہنچا۔ اس کمرے کی ایک دیوار کے ساتھ ایک
مشین نصب تھی۔ زاراک تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا اور اس
ین پر لگے ہوئے مختلف بٹن آپریٹ کئے تو مشین کے ساتھ ہی دیوار
اور اندر ایک چھوٹا سا کمرہ سامنے آگیا۔ زاراک تیزی سے چلتا ہوا اس
میں داخل ہوا تو دیوار برابر ہوگئی اور اندر کمرے کی ایک دیوار پر سُرخ
کا بلب جل اٹھا۔ زاراک خاموشی سے کھڑا رہا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ
ہ بلب جھماکے سے سبز ہوگیا اور اس کے ساتھ ہی وہ خلا دوبارہ نمودار
ور زاراک سر ہلاتا ہوا دیوار سے باہر آگیا اور زاراک اب اس مشین کی
بڑھ گیا جس کے اوپر والے حصے میں ایک سکرین روشن تھی اور اس پر
صوص ہندسے مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ وہ انہیں غور سے دیکھتا
ر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین کے بٹن آف کر دیئے۔
وہ پلٹ کر ہال نما کمرے کے مقابل دیوار کی طرف بڑھ گیا جہاں دیوار
یک سرے سے دوسرے سرے تک الماریاں موجود تھیں۔ زاراک نے
بر الماری کے پٹ کھولے تو اندر لباس موجود تھے۔ زاراک جانتا تھا کہ یہ
لباس اس کے جسم پر ہر لحاظ سے پورے اتریں گے کیونکہ اس الماری کی
ہی مشین نے کی تھی۔ اس نے ایک سوٹ باہر نکالا اور پھر تیزی سے اپنے

موجودہ کپڑے اتارنے شروع کر دیئے۔ سارے کپڑے اتار کر اس نے الماری میں سے نکالا ہوا سوٹ پہنا اور پھر اپنے لباس کی جیبوں میں موجود کرنسی اس نے نکال کر اپنے نئے لباس کی جیبوں میں ڈالی اور اترا ہوا لباس تہہ کر کے اس نے اُسے اسی الماری میں ہینگر سے لٹکا دیا اور پھر الماری کے نیچے بنے ہوئے خانوں میں سے ایک خانہ اس نے کھولا تو اس کے اندر ایک بڑا باکس موجود تھا۔ اس نے باکس باہر نکالا اور پھر اُسے کھول کر اس کے اندر رکھا ہوا سامان باہر نکال کر رکھ دیا۔ یہ جدید ترین میک اپ باکس تھا۔ اس نے انتہائی تیز رفتاری سے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ ساتھ ساتھ وہ باکس کے ڈھکن کے اندر لگے ہوئے آئینے میں دیکھتا بھی جا رہا تھا۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کا ہاتھ رکا تو اس کا چہرہ مقامی ہو چکا تھا۔ ہاتھوں اور کلائیوں تک کو بھی اس نے کیمیکلز استعمال کر کے ان کا رنگ بدلا اور پھر باکس کے کونے میں موجود ایک مخصوص قسم کا ماسک نکال کر اس نے اُسے سر پر چڑھا کر فٹ کر دیا۔ اب اس کے سر پر بال نہ صرف مقامی تھے ان کا ڈیزائن اور رنگ بھی مختلف تھا۔ آئینے میں اچھی طرح چیکنگ کرنے کے بعد اس نے اطمینان بھرا سانس لیا اور پھر باکس کو بند کر کے اس ماسک خانے میں ڈالا اور خانہ بند کر کے سب سے آخری خانے کو کھول اس میں موجود ایک مشین پسٹل اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور خانہ بند اس نے الماری بند کر دی اور پھر ایک بار پھر مشین کی طرف بڑھ گیا۔ مشین کے ایک خانے سے سفید رنگ کے کاغذ کی پٹی باہر نکلی ہوئی تھی اور اس پر کمپیوٹر پنچنگ موجود تھی۔ زاراک نے وہ پٹی پھاڑی اور پھر اُسے غور سے دیکھنے لگا۔

"ہونہہ --- تو اس عمران نے میرے سر پر زخم کے اندر انڈیکیٹر لگا رکھا اس لئے وہ سامنے نہ آیا تھا" --- زاراک نے چیٹ پڑھتے ہوئے کہا۔ پھر اس نے مشین کی ایک سائیڈ پر انگلی رکھ کر اسے دبایا تو وہاں ایک سا خانہ کھل گیا۔ زاراک نے وہ پٹی مروڑ کر اس خانے میں ڈالی اور ڈھکن بند کر کے وہ سیدھا ہوا اور اس نے ایک بار پھر مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ مشین پر لگے ہوئے مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس میں سے تیز گونج کی آواز نکلی اور پھر ایک جھماکے سے سارے بلب بجھ گئے اور مشین بھی خاموش ہو گئی۔ زاراک تیزی سے مڑا اور اس نے ایک دیوار پر جا کر مخصوص انداز میں تین بار ہاتھ مارا تو دیوار درمیان سے کھل گئی۔ دوسری طرف ایک سرنگ جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی زاراک اس خلا کو کراس کر کے دوسری طرف سرنگ میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے کی طرف بڑھ گیا۔ سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا لیکن زاراک نے یہاں بھی اسی طرح دیوار کے درمیان ایک مخصوص حصے کو تین بار ہاتھ سے دبایا تو دیوار درمیان سے کھل گئی اور زاراک دوسری طرف نکل آیا۔ یہاں بھی ایک گلی تھی اور یہ دیوار اس گلی کو بند کرتی تھی۔ زاراک تیز تیز قدم اٹھاتا گلی کو کراس کر کے سڑک پر آ گیا۔ یہ بھی ایک کمرشل مارکیٹ تھی۔ یہاں بھی فٹ پاتھ پر لوگوں کا ہجوم تھا۔ زاراک ان کے درمیان چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے ایک خالی ٹیکسی کو روکا اور اس کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

"سرسبز کالونی لے چلو" --- زاراک نے مقامی لہجے میں بات کرتے ہوئے ڈرائیور سے کہا اور ڈرائیور نے سر ہلاتے ہوئے میٹر ڈاؤن کیا اور گاڑی آگے

بڑھا دی۔ پندرہ منٹ تک مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد ٹیکسی
ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی تو زاراک نے پہلے چوک پر موجود ایک
ہوٹل کے سامنے ٹیکسی رکوائی۔ میٹر دیکھ کر اس نے نہ صرف کرایہ ادا کیا بلکہ
تھوڑی سی رقم ٹپ میں بھی دے دی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے اُسے سلام کیا تو
زاراک سر ہلاتا ہوا ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیکسی آگے بڑھ گئی تو
زاراک تیزی سے مڑکر سائیڈ برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک پبلک فون
بوتھ موجود تھا۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر جیب سے سکے نکالے اور انہیں
مخصوص خانے میں ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"زیڈ ون بول رہا ہوں" ۔۔۔ زاراک نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس! ۔۔۔ میں زیڈ اے ون بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"تمام ممبرز کو الرٹ کر دو ۔۔۔ میں خود آ رہا ہوں۔ ہم نے فوری طور پر
ایک بھرپور ریڈ کرنا ہے" ۔۔۔ زاراک نے تیز لہجے میں کہا اور ریسیور رکھ
کر وہ بوتھ سے باہر نکلا اور پھر ہوٹل سے باہر نکل کر اطمینان سے آگے بڑھتا
چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک متوسط ٹائپ کی کوٹھی کے گیٹ پر موجود تھا۔
اس نے کال بیل کا بٹن پریس کیا تو پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی
نوجوان باہر آگیا۔

"زیڈ ون" ۔۔۔ زاراک نے کہا۔

"یس سر ۔۔۔ آیئے" ۔۔۔ نوجوان نے تیزی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے
کہا اور زاراک سر جھکا کر اس کھڑکی میں داخل ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ

رت کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اور
منے والے صوفے پر ایک بھرے ہوئے جسم اور درمیانے قد کا آدمی موجود
یہ زاراک ایجنسی کے ایکشن گروپ جسے کوڈ میں زیڈ۔ اے کہا جاتا تھا
ارج میجر سولوف تھا جس کا کوڈ نمبر زیڈ۔ اے ون تھا۔

باس! ۔۔۔ میں نے ممبرز کو الرٹ کر دیا ہے ۔۔۔ آپ نے اب تک
کوئی کام ہی نہ بتایا تھا اور ہم یہاں بے کار بیٹھے بیٹھے تنگ آ گئے
۔۔۔ میجر سولوف نے مسکراتے ہوئے زاراک سے مخاطب ہو کر کہا۔

میجر سولوف! ۔۔۔ میں سمجھا تھا کہ ایکشن گروپ کو حرکت میں لائے
یں مشن مکمل کر لونگا اور میں نے اس میں کامیابی بھی حاصل کر لی تھی
ن پھر نجانے کیا ہوا کہ میں نیچے گرا اور میرے سر میں زخم آگیا اور پھر میں
ہوش ہو گیا ۔۔۔ اس طرح نہ صرف وہ مشن ہی فیل ہو گیا بلکہ ایک
اسے سب کچھ ختم ہو گیا اور اب ہمیں نئے سرے سے کام کرنا پڑیگا" ۔۔۔
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو میجر سولوف بے اختیار چونک پڑا۔

کیا مطلب باس! ۔۔۔ میں کچھ سمجھا نہیں" ۔۔۔ میجر سولوف نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔

تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا یہاں مشن کیا تھا" ۔۔۔ زاراک نے کہا۔

نو سر ۔۔۔ ہم تو آپ کے حکم پر یہاں آئے اور تب سے یہاں اس کوٹھی
لسل موجود ہیں ۔۔۔ ہم سے آپ نے یا کسی اور نے کوئی رابطہ ہی
کیا ۔۔۔ پہلی بار آپ نے رابطہ کیا ہے اور آپ خود یہاں آئے ہیں"۔
ولوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں تاکہ آئندہ کام کرتے وقت سب کچھ تمہارے ذہن میں موجود رہے۔ کیونکہ اب سارا کام ایکشن گروپ نے ہی سرانجام دینا ہے ـــــ میرا گروپ یقیناً ختم ہو چکا ہوگا" ـــــ زاراک نے کہا اور میجر سولوف کے ہونٹ اور زیادہ سختی سے بھنچ گئے زاراک نے اُسے مشن کے ساتھ ساتھ اب تک ہونے والے تمام واقعات مختصر طور پر بتا دیئے۔ جیسے جیسے وہ واقعات بتاتا گیا، میجر سولوف کا چہرہ حیرت کی شدت سے مسخ ہوتا گیا۔

"تو اس تہہ خانے کی مشین نے وہ آلہ آف کر دیا ہے جو آپ کے سر میں چھپایا گیا تھا ـــــ لیکن وہ لوگ اس تہہ خانے تک تو پہنچ سکتے ہیں"۔ میجر سولوف نے کہا۔

"نہیں ـــــ جیسے ہی عقبی راستہ کھلا اور میں نے اُسے پار کیا نہ صرف وہ راستہ بند ہو گیا بلکہ وہ سارا سسٹم جسے نمبر تھری کا نام دیا گیا ہے زمین میں غائب ہو چکا ہوگا ـــــ روسیاہی ایجنٹوں کے چیف زیکو نے یہ حیرت انگیز سسٹم یہاں تیار کیا ہے اور آج تک اسے چیک نہیں کیا جا سکا ـــــ مجھے کے۔جی۔بی سے اس کی اطلاع ملی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ میں بوقت ضرورت اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں ـــــ میرا کوڈ نام آرسین جارلش رکھا گیا تھا اور مجھے خاص طور پر زیکو کا مخصوص نمبر بھی دیا گیا اور اس نمبر تھری میں موجود سسٹم کی تفصیلات اور اس کا محل وقوع اور اس کے کھولنے اور مشینری آپریٹ کرنے کے بارے میں پوری تفصیلات موجود تھیں ـــــ اس عمران نے جب مجھ سے بات کی تو میں سمجھ گیا تھا کہ لازماً اس نے یا تو میری نگرانی کا بندوبست کیا ہوگا ـــــ یا کوئی مخصوص آلہ میرے جسم میں چھپایا ہوگا۔ چنانچہ

ـے اس وقت نمبر تھری کا خیال آ گیا ـــــ اس طرح نہ صرف میں نے
ی نگرانی سے چھٹکارا پا لیا بلکہ یہاں تک محفوظ طریقے سے پہنچنے میں بھی
میاب ہو گیا ہوں اور اب میں نے اس عمران سے اپنے آلات بھی حاصل
رنے ہیں اور وہ فائل بھی" ـــــ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"لیکن باس! ـــــ اس عمران نے آپ کو چھوڑا کیوں۔ اور پھر اس
ذہین نگرانی کا کیا مقصد ہو سکتا ہے ـــــ ؟ وہ اگر آپ کو ہلاک نہ
ا تو پھر بھی قید میں تو رکھ سکتا تھا جب کہ بقول آپ کے اس نے آپ کا
ا گروپ بھی ختم یا قید کر لیا ہوگا" ـــــ میجر سولوف نے کہا۔
"میں نے بھی اس بارے میں سوچا ہے ـــــ جہاں تک میرا خیال ہے
ران اس مشین کو سمجھ نہ سکا ہوگا اور عمران کیا، یہاں کا کوئی سائنسدان بھی
ے نہ سمجھ سکا ہوگا ـــــ عمران کو سپر آف مشین کے بارے میں علم ہے
نچہ وہ اس نتیجے پر پہنچا ہوگا کہ یہ مشین یا تو سپر آف مشین ہے یا پھر کوئی
ر ـــــ اس کا خیال ہوگا کہ میں لازماً روسیاہ ٹرانسمیٹر پر کال کروں گا یا
ن کروں گا اور اگر یہ سپر آف مشین جیسی اہم مشین ہے تو میں لازماً اطلاع
دوں گا ـــــ اس طرح وہ کنفرم ہو جائے گا اور اگر یہ سپر آف مشین نہیں
ے تو پھر میں ایسی ہی کوئی دوسری مشین منگوانے کے لئے کال کروں گا۔
ں طرح اُسے معلوم ہو سکے گا کہ یہ مشین کونسی ہے۔ اس لئے اس نے
رے زخم میں نگرانی کرنے والا آلہ ڈال کر مجھے چھوڑ دیا ـــــ کمپیوٹر نے
یا ہے کہ یہ آلہ ڈکٹا فون ٹائپ کا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس کی مدد
ے صرف آواز ہی چیک کر سکتا ہے اور میں نے اس گلی میں داخل ہونے
ے بعد زبان سے ایک لفظ بھی ادا نہیں کیا۔ حتیٰ کہ پوائنٹ تھری سے باہر

نکل آنے کے بعد جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس کمپیوٹر مشین لے یہ آلہ آف
کر دیا ہے، پھر بھی میں نے ٹیکسی ملنے تک کوئی بات نہیں کی ــــــ
ٹیکسی ڈرائیور سے بھی میں نے بدلے ہوئے لہجے میں بات کی تھی اور اپنے
لہجے میں بات یہاں کالونی کے ریستوران میں لگے ہوئے پبلک فون بوتھ پر
آکر کی ہے ــــــ اس طرح اگر بفرض محال یہ آلہ کام بھی کر رہا ہوگا تب
بھی عمران اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا کیونکہ ایسے آلات چاہے جتنے
بھی طاقتور ہوں ایک محدود رینج میں ہی کام کرتے ہیں" ــــــ زاراک نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب ہم نے کیا کرنا ہے ــــــ کیا اس عمران کو تلاش کرنا ہوگا" ــــــ ؟
میجر سولوف نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ــــــ اب میرے ذہن میں ایک اور پلاننگ ہے ــــــ عمران
نے جس طرح مجھے ہلاک کئے بغیر چھوڑ دیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ
بھی میری طرح اصول پسند آدمی ہے اس لئے میں اُسے فون کر کے یہاں
بلواتا ہوں تاکہ ہم ایسا معاہدہ کر سکیں جس کے تحت وہ مجھے میرا سامان اور
فائل دے دے تو میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے ہیڈ کوارٹر کی عمارت
کی تباہی کے مشن سے دستبردار ہو جاؤں گا ــــــ اور اگر وہ انکار کرے گا
تو میں اس سے لڑنے کا چیلنج کروں گا اور پھر میں اس سے سب کچھ جبراً
اگلوالوں گا" ــــــ زاراک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ــــــ جیسے آپ مناسب سمجھیں ــــــ ہم تو بہرحال
آپ کے حکم پر عمل کریں گے" ــــــ میجر سولوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ــــــ تم پہلے اپنے ساتھیوں کو بلا کر کوٹھی کی نگرانی پر لگا دو تاکہ

مران اپنے ساتھی لے آئے تو وہ انہیں کور کر سکیں۔ پھر میں اس عمران
ن کروں گا" ــــــ زاراک نے کہا۔

"کیا آپ کو اس کے فون نمبر کا علم ہے" ــــــ ؟ میجر سولوف نے پوچھا۔
"اس کے فلیٹ کا فون نمبر بھی مجھے معلوم ہے اور اس عمارت کا فون نمبر
معلوم ہے جو سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر ہے ــــــ اس کے ساتھ ساتھ
رانا ہاؤس کا فون نمبر بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے کیونکہ عمران نے میرے سامنے
پنے کسی آدمی جوزف سے بات کی تھی ــــــ کہیں نہ کہیں تو وہ
ل مل جائے گا اور اگر نہ ملا تو میں اس کے لئے پیغام چھوڑ دوں گا" ــــــ
نے کہا اور میجر سولوف اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے باس" ــــــ میجر سولوف نے کہا۔

"میرے لئے دو بوتلیں شراب کی بھجوا دو تاکہ میں کچھ تازہ دم ہو جاؤں" ــــــ
نے مسکراتے ہوئے کہا اور میجر سولوف سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر کی طرف
دیا۔

"آپ نے خوامخواہ اُسے جانے دیا ـــــ اب اس کا ملنا مشکل ہے۔"
بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت دانش منزل کے آپریشن
رُوم میں موجود تھے۔ عمران ابھی تھوڑی دیر پہلے لیبارٹری سے آپریشن رُوم
میں آیا تھا اور اس نے بتایا تھا کہ زاراک کے سر میں نصب اے۔ ایس۔ ڈ
فون اچانک مکمل طور پر آف ہوگیا ہے۔ اس لئے اب اُسے دوبارہ ڈھونڈ
پڑے گا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون پر جولیا کو ہدایت دی کہ وہ
ساری ٹیم کو زاراک کی تلاش میں لگا دے۔ اُسے صرف اس کے مخصوص قد
قامت کی بنا پر ہی پہچانا جا سکتا تھا ورنہ تو وہ کوئی بھی میک اپ کر سکتا تھا
اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کو کال کر کے اس سے زیکو کلب کے بارے
میں پوچھ گچھ کی لیکن ٹائیگر زیکو کلب اور زیکو نام کے کسی آدمی سے واقف
نہ تھا پھر اس نے اُسے اس کی تلاش کا کام ذمے لگا دیا۔ اور پھر ٹرانسمیٹر آف
کر کے وہ سیدھا ہوا ہی تھا کہ بلیک زیرو نے اس سے بات کر ڈالی۔

"اور میں اس کا اچار ڈالتا ـــــ تم نے سرداور کی رپورٹ تو پڑھ لی ہے کہ
ہی اس مشین کی تفصیلی چیکنگ شروع کی گئی وہ سب یکلخت جل کر راکھ
گئے اور سرداور نے اس راکھ کے تجزیے سے صرف اتنا معلوم کیا ہے کہ
مشین میں کوئی نئی ساخت کی ریز استعمال کی گئی ہیں اور بس ـــــ
ں یہ جس وقت تباہ ہوئی اس وقت زاراک ہمارے قبضے میں تھا اور اس
مارے آدمی ہلاک ہو چکے تھے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ مشین میں ایسا
سسٹم پہلے سے موجود تھا کہ جیسے ہی اسے کھولنے یا سائنسی طور اس کی
یلی چیکنگ شروع کی جائے یہ خود بخود جل کر راکھ ہو جائے تاکہ اس کی
ت اور خاص طور پر اس کے اندر استعمال ہونے والی ریز کی ماہیت کا
زہ نہ لگایا جا سکے ـــــ اور سرداور کا انہیں نئی ساخت کی ریز کہنے کا
لب ہے کہ رُوسیاہ نے یقیناً کوئی ایسی ریز ایجاد کر لی ہیں جن کی مدد سے
ھی سائنسی سسٹم کو عارضی طور پر کیموفلاج کیا جا سکتا ہے لیکن یہ ریز
فلاجنگ کے دوران آکسیجن جلنے سے خود بخود ختم ہو جاتی ہیں۔ میں
سرداور کو یہ بات بتا دی ہے اور اب وہ اس بارے میں خود ہی ریسرچ
نے رہیں گے ـــــ لیکن اس بات کا علم یقیناً زاراک کو نہ تھا ورنہ وہ
ین کو جلانے کا رسک نہ لیتا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
کیا مطلب ـــ آکسیجن جلنے کا کیا مطلب" ـــــ ؟ بلیک زیرو نے
ران ہو کر پوچھا۔
"جہاں تک میں سمجھا ہوں بلیک زیرو! ـــــ زاراک نے اس مشین سے
لنے والی ریز کی مدد سے دانش منزل کا حفاظتی نظام آف کر دیا ـــــ پھر
اندر آیا اور اس نے الماری سے فائل نکالی اور باقی فائلوں کو جلا کر ضائع

ضائع کر دینے کے لئے اس نے گیس لائٹر جلایا اور اس کے جلتے ہی اس
کی مشین سے نکلنے والی ریز کا سرکٹ ختم ہو گیا اور حفاظتی نظام دوبارہ آن
ہو گیا ـــــ زاراک کو اس کا علم نہ ہو سکا ہو گا اس لئے اس نے جیسے
ہی فائلوں کو جلانے کے لئے ہاتھ الماری کے اندر کیا ہو گا الماری میں موجود
شاکنگ ریز نے اسے اچھال کر پیچھے جھٹکا ہو گا اور پیچھے موجود فولادی دیوار
کا مڑا ہوا کونہ اس کے سر میں گھس گیا اور اس طرح وہ بیہوش ہو گیا اور اگر
وہ بیہوش نہ بھی ہوتا تب بھی وہ اب دانش منزل سے باہر کسی صورت بھی نہ
نکل سکتا تھا اور ظاہر ہے آگ پیدا ہونے کا مطلب ہی آکسیجن کا جلنا ہوتا
ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لائٹر جلتے ہی معاملہ خراب ہو گیا" ـــــ عمران نے
باقاعدہ منظر کشی کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــــ واقعی آپ کا تجزیہ درست ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں
یہاں پہنچا تو ٹوٹل بلیک آف سسٹم کام کر رہا تھا لیکن اس کے باوجود زاراک
اندر موجود تھا ورنہ وہ تو اندر داخل ہی نہ ہو سکتا تھا۔ چنانچہ وہ سسٹم آف
کر کے اندر گیا اور پھر اس کے لائٹر جلاتے ہی سسٹم دوبارہ آن ہو گیا تھا
اس لئے مجھے آن ملا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے
کہا جیسے عمران کی اس بات سے اس کی کوئی بڑی ذہنی الجھن دور ہو گئی ہو۔

"اب رہی تمہاری یہ بات کہ میں نے اسے کیوں جانے دیا ہے، تو
زاراک اس قسم کا آدمی نہیں ہے کہ اس سے تشدد کے ذریعے کچھ حاصل
کیا جا سکتا ـــــ اس کے ذہن کی ساخت ایسی ہے کہ اس پر ہپناٹزم کا
عمل بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے میرے سامنے دو صورتیں رہ جاتی تھیں۔
ایک تو یہ کہ اس کے ساتھیوں کی طرح اسے بھی گولی مار کر ہلاک کر دیا جاتا۔

تا اس سے ہمیں کوئی فائدہ نہ مل سکتا تھا ـــــ دوسری صورت یہ تھی
سے آزاد چھوڑ دیا جاتا اور اس کی بھرپور نگرانی کی جاتی ـــــ چونکہ اس
افتی یہاں ختم ہو چکے تھے اس لئے یا تو وہ یہاں موجود روسیاہی ایجنٹوں
رابطہ قائم کرتا ـــــ یا پھر رُوسیاہ کال کر کے وہاں سے اپنے مزید ساتھی
اتا اور چونکہ اُسے دانش منزل میں موجود حفاظتی نظام کا علم ہو چکا تھا اس
لازماً وہ ڈاکٹر آنوف سے بات کر کے اُسے مجبور کر دیتا کہ وہ سُپر آف مشین
بھیجے ـــــ اگر سُپر آف مشین یہاں آتی تو ہمارا بہت بڑا مقصد حل
اتا۔ ہم اس مشین کو حاصل کر کے زاراک کو گولی مار دیتے ـــــ یا اگر مشین
تی تو کم از کم اس ڈاکٹر آنوف کی مخصوص فریکوئنسی کا علم ہو جاتا اور اس
نسی سے ہم ڈاکٹر آنوف کا رُوسیاہ میں ٹھکانا معلوم کر لیتے ـــــ اور پھر
جا کر اس سے یہ سُپر آف مشین حاصل کر سکتے تھے۔ میں نے ٹرانسمیٹر کال
شعبے کو پوری طرح الرٹ کر دیا تھا۔ وہ اب بھی الرٹ ہوں گے۔
یاہ کی رینج میں جانے والی تمام ٹرانسمیٹر کالز کو وہ باقاعدگی سے چیک کریں
ـــــ عمران نے کہا۔

لیکن ہو سکتا ہے وہ فون پر بات کرے۔ پھر ـــــ" بلیک زیرو نے کہا۔

اسی لئے تو میں نے وہ آلہ اس کے زخم میں رکھا تھا اور آلہ میں نے اس
ہرائی میں رکھ دیا تھا کہ وہ اُسے نکال بھی نہ سکے ـــــ اگر اُسے نکالنے
شش کی جاتی تو اس کا ذہن ختم بھی ہو سکتا تھا۔ لیکن نجانے اس نے کس
سے آف کر دیا ہے۔ اس لئے میں اُسے تلاش بھی کروا رہا ہوں تاکہ
سُپر آف مشین حاصل کرے تو ہمیں علم ہو سکے" ـــــ عمران نے کہا۔

لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ واپس چلا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کا بھی بندوبست کر دیا گیا ہے ۔۔۔ راڈش وہاں اس کے استقبال کے لئے تیار ہے، اس نے وہاں اس کی مکمل نگرانی کا انتظام کر رکھا ہے" ۔ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا ۔

"اب اگر تمہارا انٹرویو ختم ہو گیا ہو تو پھر ایک کپ چائے ہی بنا دو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا اٹھا اور تیزی سے قدم بڑھاتا ملحقہ کچن کی طرف بڑھ گیا اور عمران نے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی ۔ عمران چونک کر سیدھا ہوا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا ۔

"یس" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا ۔

"زاراک بول رہا ہوں ۔۔۔ عمران ہے یہاں" ۔۔۔ دوسری طرف سے زاراک کی سپاٹ آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا ۔ اس کے تصو میں بھی نہ تھا کہ زاراک یہاں فون کرے گا ۔ اس نے پھرتی سے فون کے نیچے لگے ہوئے دو بٹن پریس کر دیئے ۔

"ہولڈ کرو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر اس نے بلیک زیرو کو کال چیک کرنے کی ہدایت کر دی ۔

"علی عمران ایم ایس سی ۔ ڈی ایس سی بزبان خود بول رہا ہوں ۔ (ا ہوا ۔۔۔ کیا واپس جانے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے ۔۔۔ اگر میرے لائق کوئی خدمت ہو تو میں حاضر ہوں" ۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

"تم نے میرے سر کے زخم میں ڈکٹا فون چھپا کر اپنے طور پر مجھے چیک کرنے

میاب کوشش کی تھی لیکن تم نے دیکھا کہ میں نے تمہارا یہ آلہ آف کر دیا ۔۔۔ بہرحال میں اب اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ جب میرے سارے ساتھی م ہو چکے ہیں تو مجھے سب کچھ اکیلے ہی کرنا ہو گا ۔۔۔ یہاں موجود روسیاہی ٹوں کو بھی میں استعمال نہیں کرنا چاہتا کیونکہ اس طرح تم لوگ ان سے بھی ف ہو سکتے ہو ۔۔۔ ویسے تو میں اکیلا ہی تم سب لوگوں کے لئے کافی ں ۔ میں قیامت بن کر پاکیشیا پر ٹوٹ سکتا ہوں لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ رے سر کا زخم بگڑنے لگ گیا ہے اور چونکہ یہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے اس لئے نے فیصلہ کیا ہے کہ میں واپس چلا جاؤں ۔ اس طرح تمہاری ۔ تمہارے ں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی موت ٹل جائے گی ۔ لیکن اس کے لئے میری شرط ہو گی کہ تم میری وہ مشین اور دوسرا سامان مجھے واپس کر دو ۔۔۔ اگر ایسا معاہدہ کرنا چاہو تو میں تمہیں اپنا موجودہ پتہ بتا دیتا ہوں لیکن یہ یاد رکھنا اگر تم نے دھوکہ دینے کی کوشش کی تو پھر حالات بدل بھی سکتے ہیں" ۔ سری طرف سے زاراک نے تیز لہجے میں کہا ۔

ڈاکٹر آنوف سے کہنا کہ دوسری مشین بنا لے ۔ وہ مشین تو خود بخود جل کر ھ ہو چکی ہے ۔۔۔ باقی رہا معاہدہ ۔۔۔ تو ایک شرط پر معاہدہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم آزاد قبائلی علاقے میں رُوسیاہ کے اس اڈے کے بارے میں فصیلات بتا دو اور اگر تم نہ جانتے ہو تو ایس ۔ وی کے چیف سیارک سے بھی پوچھ سکتے ہو ۔۔۔ اگر تم یہ بتا دو تو تمہیں زندہ سلامت واپس جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے ۔ ورنہ تم اپنی کوشش کر دیکھو ۔۔۔ نتیجہ بھی مہارے سامنے آ جائے گا" ۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"اگر تم اس بات پر بضد ہو تو چلو ایک اور بات طے کر لیتے ہیں۔ میں تمہیں سبارک سے پوچھ کر اس اڈے کے بارے میں بتا دیتا ہوں تم اپنے اڈے میں نصب مشینری کے بارے میں فائل کی نقل مجھے دے دو ——— اس کے بعد میں واپس چلا جاؤں گا ——— اگر تم سے ہو سکے تو تم ہمارا اڈہ تباہ کر دینا۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا" زاراک نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— مجھے منظور ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ——— دھوکہ دینے کی کوشش نہ کرنا" ——— زاراک نے تیز لہجے میں کہا۔

"اگر تم اعتماد کر سکتے ہو تو کر لو ——— ورنہ وہم کا تو دنیا میں کوئی علاج نہیں ہے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— ٹھیک ہے ——— آجاؤ۔ میں سرسبز کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ بلاک بی میں موجود ہوں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو آپریشن روم میں داخل ہوا۔

"وہ درست کہہ رہا ہے عمران صاحب ——— کال اسی کوٹھی سے کی گئی ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس نے یقیناً اس کوٹھی کے گرد ایمرجنسی کے لئے کوئی نہ کوئی جال بچھا رکھا ہوگا ——— تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں کو زیرو الیون

بل کاشن مشین کے ساتھ اس کوٹھی کے گرد تعینات کر دو۔ ضرورت
ے پر میں انہیں ریڈ کاشن دے دوں گا اور ریڈ کاشن کے بعد کیا کرنا
وہ اچھی طرح جانتے ہیں ——— میں اس دوران اس ریڈ فائل پر
رلوں" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

کیا کام کرنا ہے ——— ویسے آپ کو معاہدے کی کیا ضرورت ہے؟
کے ٹھکانے کا علم تو ہو گیا ہے اس کا خاتمہ کر دیا جائے اور بس" ———
ے زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ایک زاراک کے ختم ہو جانے سے رُوسیاہ کی تمام ایجنسیاں ختم نہیں
یں گی بلیک زیرو ——— اور تم کب تک اپنے ہیڈ کوارٹر کو بچاتے
گے ——— اس لئے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں نے ایک
سوچ لیا ہے ——— اصل میں روسیاہ کو یہ فائل اس لئے چاہیئے کہ
یں شوگران کی نصب کردہ مشینری کی تفصیلات موجود ہیں اور انہیں
و اسی مشینری سے ہے ——— اور جہاں تک میں نے اس مشینری کا
لعہ کیا ہے یہ واقعی رُوسیاہ کے اڈے کے لئے انتہائی خطرناک ثابت
ق ہے" ——— عمران نے کہا۔

تو پھر آپ یہ کاغذات علیحدہ کر لیں ——— اب انہیں تو معلوم نہیں
کہ اس فائل میں کیا کیا ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

نہیں ——— اس طرح یہ لوگ مطمئن نہیں ہو سکیں گے ——— میں
فائل مکمل طور پر ان کے حوالے کر دونگا ——— بس اتنا کروں گا کہ اصل
ں میں شوگران مشینری کی تفصیلات میں معمولی سا رد و بدل کر دونگا۔
طرح اس مشینری کی سرے سے ماہیت ہی بدل جائے گی اور جب

رُوسیاہ کے سائنسدان اس کا تجزیہ کریں گے تو وہ اس نتیجے پر پہنچیں گے کہ پاکیشیا کے اڈے میں موجود یہ شوگران کی مشینری ان کے اڈے کے لئے خطرناک نہیں ہے اور فائل بھی اصل ہے ——— لیکن اصل بات کا علم انہیں اس وقت ہوگا جب وہ اپنے اڈے کو اوپن کریں گے اور اتنی سی بے ایمانی ملک و قوم کے مفاد میں جائز سمجھی جاتی ہے" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ریکارڈ روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے تاکہ صفدر اور اس کے ساتھیوں کو سرسبز کالونی کی اس کوٹھی کی نگرانی کی ہدایت دے سکے۔

عمران نے کار کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے روکی اور پھر نیچے اتر کر ں نے ستون پر نصب کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی ڈی کھڑکی کھلی اور ایک مقامی نوجوان باہر آگیا۔
" زارا ک سے کہو کہ علی عمران آیا ہے" ——— عمران نے جو اس وقت پنی اصل شکل میں تھا کہا۔
" ٹھیک ہے۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں ——— باس آپ کے انتظار میں ہیں" ——— اس نوجوان نے سر سے پیر تک عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ کر کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ عمران مسکراتا ہوا مڑا اور کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر دوبارہ بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھلا تو عمران کار اندر لے گیا۔ اس نے کار پورچ میں روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ برآمدے میں ایک گٹھے ہوئے جسم اور درمیانے قد کا آدمی کھڑا اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔ جیسے ہی عمران نیچے [illegible] تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف

بڑھ آیا۔

"آپ علی عمران صاحب ہیں" ۔۔۔۔ ؟ آنے والے نے قدرے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"تم زاراک کے آدمی ہو" ۔۔۔۔ ؟ عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے الٹا اس سے سوال کر دیا۔

"ہاں ۔ کیوں" ۔۔۔۔ ؟ اس نوجوان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تو پھر مجھے صاحب کہنے سے پہلے زاراک سے پوچھ لیا ہوتا ۔۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ اس بات پر ناراض ہو جائے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ نوجوان بھی مسکرا دیا۔

"ہمارا باس بے حد با اصول آدمی ہے ۔۔۔۔ آئیے" ۔۔۔۔ اس نوجوان نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے برآمدے کے کونے میں بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

"تشریف رکھیے ۔۔۔۔ باس آرہے ہیں" ۔۔۔۔ اس نے دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ کمرہ ڈرائینگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ عمران بڑے اطمینان سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور دیو ہیکل زاراک اندر داخل ہوا۔ اس کے سر پر بدستور پٹی بندھی ہوئی تھی۔

"مجھے خوشی ہے کہ تم نے معاہدے والی بات مان لی ہے ورنہ مجھے مجبوراً تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کرنا پڑتا" ۔۔۔۔ زاراک نے اندر داخل ہوتے ہی مسکرا کر کہا۔

"اور ہمیں بھی مجبوراً مرنا پڑتا ۔۔۔۔ اور مجبوری کی موت بڑی ناپسندیدہ

ت ہوتی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا
زاراک بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب ۔۔۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو ۔۔۔۔ خوبصورت جواب
ہے تم نے ۔۔ بیٹھو" ۔۔۔۔ زاراک نے ہنستے ہوئے کہا اور خود بھی
ن کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔ ویسے عمران کے چہرے پر بھی
ے کی ذہانت کے لئے تحسین کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ عمران
س قدر گہری بات کی تھی عام آدمی اسے آسانی سے نہ سمجھ سکتا تھا لیکن
ے کا جواب بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی بات کے مفہوم کو پوری طرح سمجھ
ہے اس کا صاف مطلب تھا کہ زاراک بھی ذہانت میں کچھ کم نہ تھا۔

تم نے اس مشین کا سائنسی تجزیہ کرانے کی کوشش کی تھی" ۔۔۔۔ ؟
ب نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

ظاہر ہے اب میں سائنسدان تو نہیں ہوں کہ خود ہی تجزیہ کرتا" ۔۔۔۔
ن نے جواب دیا۔

میں نے ڈاکٹر آنوند سے بات کر لی ہے اس نے بھی مجھے یہی بتایا ہے
ن مشین میں ایسا سسٹم موجود تھا کہ اگر اس کا سائنسی تجزیہ کرنے کی کوشش
لئے تو یہ خود بخود جل کر راکھ ہو جاتی ہے ۔۔۔۔ بہرحال میرا دوسرا
ن وہ کٹر اور انڈیکیٹر ۔۔۔۔ وہ تو تمہارے پاس ہوگا۔ وہ تو واپس کر دو"۔
ے نے کہا۔

کیا کرو گے لے کر ۔۔۔ عام سا سامان ہے ۔۔۔ یہاں کے بچے کھیلتے
ایسے سامان سے" ۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

خوامخواہ اپنی سائنسی ترقی کا رعب مت ڈالو ۔۔۔۔ تم لوگ ابھی روسیاہ

سے دس ہزار سال پیچھے ہو ـــــ تمہیں تو معلوم ہی نہ ہوگا کہ یہ کنٹرا...
انڈیکیٹر کس اصول پر کام کرتا ہے" ـــــ زاراک نے اس بار قدرے
غصیلے لہجے میں کہا۔

"اُدھار اور محبت کے اصول پر کام کرتا ہے اتنا تو مجھے بھی علم ہے ۔
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور زاراک بے اختیار چونک پڑا۔

"اُدھار اور محبت ـــــ کیا مطلب ۔ میں سمجھا نہیں" ـــــ زاراک
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارے ہاں ـــــ پرانے زمانے کا ایک محاورہ ہے کہ اُدھار محبت کے
لئے قینچی ثابت ہوتی ہے۔ مطلب ہے کہ جس سے محبت ہو تو اُسے اُدھار
دے دو ـــ یا لے لو۔ تو پھر محبت ختم اور اُدھار لینے والا اُدھار دینے والے
سے چُھپتا پھرتا ہے ـــــ رُوسیاہ میں اس محاورے میں قینچی کی جگہ کنٹرا...
نے لے لی ہوگی۔ آخر ترقی یافتہ ملک ہے۔ اس لئے تم محبت کی بات کرو
باقی باتیں چھوڑو" ـــــ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور زاراک
بے اختیار ہنس پڑا۔

"او۔کے ـــــ وہ فائل لے آئے ہو" ـــــ ؟ زاراک نے ایک طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ لیکن تم نے مجھے رُوسیاہ کے اڈے کے متعلق بتانا ہے"
عمران نے کہا۔

"سوری عمران! ـــ میں نے کوشش کی تھی لیکن سبارک نے اس کا
محل وقوع بتانے سے صاف انکار کر دیا ہے اور چونکہ یہ معاملہ خاص طور پر
اس کی ایجنسی سے متعلق ہے اس لئے میں اُسے مجبور بھی نہیں کر سکتا ...

...ھوٹ بولنے کا عادی نہیں ہوں ورنہ میں تمہیں اُلٹی سیدھی باتیں بتا کر
...ئن کر سکتا تھا" ـــــ زاراک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ـــ واقعی تم اصول پسند آدمی ہو۔ لیکن پھر معاہدہ کیسے
...ا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے کہ تم وہ فائل مجھے دے دو اور میں اپنا باقی مشن
...ڑ کر واپس چلا جاتا ہوں اور یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ اس مشن کو آئندہ
...ں ایجنسی مکمل نہیں کرے گی" ـــــ زاراک نے کہا۔

"سوری زاراک! ـــ مجھے یہ یکطرفہ معاہدہ قبول نہیں ہے۔ البتہ اگر تم
...ھی اس فائل کی نقل حاصل کرنا چاہتے ہو تو ایک صورت اور ہو سکتی ہے کہ
...مجھے ڈاکٹر آنوف کا خاص فون نمبر یا فریکونسی بتا دو اور میرے سامنے اس
...ر یا فریکونسی پر اس سے بات کر لو ـــ بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔
...ر میں تمہیں فائل دے سکتا ہوں" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں
...اب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے کیا فائدہ اٹھاؤ گے" ـــــ زاراک نے ہونٹ چباتے
...ہوئے کہا۔

"میں اس نمبر کو خوشخط لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لونگا ـــ یا فریم کروا کر
...ی رہائش گاہ کی دیوار پر لٹکا دونگا" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ تم کیا کرو گے ـــــ تم اس فون نمبر یا فریکونسی سے
...ڈاکٹر آنوف کا کھوج نکالنے کی کوشش کرو گے تاکہ اس سے سُپر آف مشین
...حاصل کر سکو ـــــ لیکن یہ بات بتا دوں کہ ایسا ہونا قطعی ناممکن ہے اگر
اتنی آسان بات ہوتی تو اب تک نجانے ڈاکٹر آنوف کتنی بار قبر میں اُتر

چکا ہوتا" ——— زاراک نے کہا۔

"بہرحال یہ میرا مسئلہ ہے کہ میں اس نیریا فریکوینسی کا کیا کرتا ہوں۔"

"تمہارا یہ مسئلہ نہیں ہے" ——— عمران نے کہا۔

"سوری عمران! ——— ڈاکٹر آنوف کے متعلق کسی قسم کی معلومات مہیا کرنا رُوسیاہ میں قومی جرم سمجھا جاتا ہے" ——— زاراک نے ایک بار پھر صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— پھر مذاکرات کی ناکامی کا مشترکہ اعلان جاری کر دیتے ہیں۔ اس کے بعد جو کچھ کسی بھی فریق سے ہو سکتا ہوگا وہ کرے گا"۔ ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو ——— یہ میری طرف سے آخری موقع دیا گیا تھا تمہیں"۔ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں بھی چاہتا تھا کہ تم یہاں سے خالی ہاتھ نہ جاؤ۔ لیکن مجبوری ہے کہ تم اس قدر اہم فائل کے بدلے میں کچھ دینے کو تیار نہیں ہو تو یہ فائل بھی اس طرح تمہارے حوالے کر دینا پاکیشیا سے غداری کے زمرے میں آتا ہے" ——— عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بدلے میں تمہاری۔ تمہارے چیف۔ ہیڈ کوارٹر اور سیکرٹ سروس کی زندگیاں تمہیں بخش رہا ہوں ——— کیا یہ کم ہیں" ——— ؟ زاراک نے کہا اور عمران کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"جب تم ایسی احمقانہ بات کرتے ہو تو مجھے اپنی رائے تمہارے متعلق بدلنا پڑتی ہے ——— موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے میرے یا تمہارے

ہاتھ میں نہیں ہے" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ——— پھر ایک اور آفر ہے کہ تم اور میں مقابلہ کر لیتے ہیں۔ معلوم ہے کہ مارشل آرٹ میں تمہیں ماہر سمجھا جاتا ہے ——— اگر تم مجھے ست دے دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ تمہیں ڈاکٹر آنوف کی فریکونسی بھی دوں گا اور تم سے فائل بھی نہ لوں گا ——— لیکن اگر تم شکست کھا جاؤ تو تم خاموشی سے فائل مجھے دے دو گے" ——— زاراک نے بڑے عتماد لہجے میں کہا۔

"سوری! ——— میں کوئی پیشہ ور لڑاکا نہیں ہوں کہ شرطیں لگا کر لڑتا وں ——— ویسے میں تمہیں ایک بات بتا دوں کہ تم ضرورت سے کچھ زیادہ خوش فہمی کا شکار ہو ——— تمہیں میں انگلی لگائے بغیر ہی شکست ے سکتا ہوں ——— کوئی اسلحہ بھی استعمال نہ کروں گا اور کبھی اس کا قع آ گیا تو تمہیں خود ہی میری بات کا یقین آ جائے گا" ——— عمران کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اگر چاہوں تو یہاں تم سے زبردستی بھی سب کچھ حاصل کر سکتا ——— لیکن میں اپنے اصولوں کے خلاف کام نہیں کرتا ——— جاؤ جاؤ اس کوٹھی سے ——— لیکن یہ تمہاری زندگی بچنے کا آخری موقع " ——— زاراک نے بھی اُٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے یں بے پناہ طنز تھا۔

کیا تم واقعی لڑنا چاہتے ہو" ——— ؟ عمران نے اس بار سرد لہجے میں کہا "میری ساری عمر دشمنوں سے لڑتے ہوئے گذری ہے۔ لیکن تم تو ے پر آمادہ ہی نہیں ہو ——— بزدلوں کی طرح چیلنج کو ٹال رہے ہو۔

تم سے کیا لڑوں"ـــــ زاراک نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"او. کے ـــ آؤ کوٹھی کے لان میں چلتے ہیں ـــ میرا خیال ہے
کہ تمہاری یہ غلط فہمی بھی نکال ہی دی جائے تو زیادہ بہتر ہے"ـــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اوہ ـــ ویری گڈ ـــ کیا تم واقعی لڑنے کے لئے تیار ہو گئے ہو"۔
زاراک نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"آؤ تو سہی"ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ زاراک کندھے اُچکاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔ وہ دونوں
کوٹھی کے وسیع اور کھلے لان میں پہنچ گئے۔ گیٹ کھولنے والا اور برآمدے
میں موجود آدمی دونوں ہی پہلے سے لان میں موجود تھے۔
"سنو ـــ میں یہ فائل یہاں زمین پر رکھ دیتا ہوں ـــ یہ اصل
فائل ہے۔ اگر تم اسے ہاتھ بھی لگا لو گے تو تم کامیاب سمجھے جاؤ گے اور
فائل لے جانا تمہارا حق ہوگا ـــ لیکن اگر تم اسے ہاتھ نہ لگا سکے تو پھر
آئندہ کم از کم کسی کو اس طرح لڑنے کا چیلنج نہ کرو گے"ـــ عمران نے
سنجیدہ لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے ـــ مجھے منظور ہے"ـــ زاراک نے اثبات میں سر
ہلاتے ہوئے کہا۔
"تم چاہو تو اپنے ان دونوں آدمیوں کو بھی اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہو
مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا"ـــ عمران نے کہا اور پھر اس نے کوٹ کی اندرونی
جیب سے فائل نکالی اور اُسے بڑے لاپرواہ سے انداز میں اپنے اور زاراک
کے درمیان گھاس پر پھینک دیا۔

"اگر تم اجازت دو تو میں پہلے اس فائل کو دیکھ لوں کہ یہ واقعی اصل ہے یا
یں ـــ کیونکہ ظاہر ہے تم نے میرے ہاتھوں ہلاک تو ہو ہی جانا ہے۔ اس
بعد اگر پتہ چلا کہ یہ فائل نقل ہے تو مجھے تمہاری موت پر افسوس رہے
ـــ زاراک نے فائل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"یہ لو دیکھ لو"ـــ عمران نے جھک کر فائل اٹھائی اور زاراک کی طرف
ا دی۔ زاراک نے اُسے کھولا اور تیزی سے اس کے صفحے پلٹتا چلا گیا۔ پھر
صفحہ پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ غور سے اس صفحے کو دیکھتا رہا۔ پھر
نے اس کے بعد کے دو صفحے بھی غور سے دیکھے اور اس کے چہرے پر
مسرت کے آثار پیدا ہو گئے۔
ویری گڈ ـــ تم واقعی دیانتدار آدمی ہو۔ تم اصل فائل لائے ہو اور اس
یں ہمارے مطلب کی چیز بھی موجود ہے ـــ مجھے اس کی خاص
سمجھا دی گئی تھی اور اب مجھے تم جیسے آدمی کی موت پر ساری عمر افسوس
"ـــ زاراک نے فائل بند کر کے عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
اس! ـــ اس آدمی سے لڑنا آپ کی شان کے خلاف ہے ـــ مجھے
میں اس سے فائل حاصل کر کے آپ کو دے دیتا ہوں"ـــ
وہ آدمی جس نے برآمدے میں عمران کا استقبال کیا تھا بول پڑا۔
نہیں سالوف! ـــ تم ایک طرف رہو گے۔ یہ تمہارے بس کا آدمی
ہے"ـــ زاراک نے مڑ کر اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔
باس! ـــ اس کے تین ساتھی باہر موجود ہیں۔ سپیشل سونر نے انہیں
کر لیا ہے ـــ ایسا نہ ہو کہ اس کے مرنے کے بعد وہ مداخلت
کیوں نہ ان کا خاتمہ پہلے کر دیا جائے"ـــ سالوف نے کہا۔

"انہیں اندر بلا لو عمران! — تاکہ وہ خود اپنے سامنے تمہیں شکست تسلیم کرتے ہوئے دیکھ لیں — ورنہ سولوف اگر چاہے تو ایک بٹن دبا کر تمہارے ان آدمیوں کا خاتمہ کر سکتا ہے" — زاراک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے — بلا لیتا ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن کھینچ کر سوئیاں ایک مخصوص ہندسے پر ایڈجسٹ کیں اور پھر ونڈ بٹن کو مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو صفدر — میں عمران بول رہا ہوں۔ اوور" — عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس — صفدر بول رہا ہوں — آپ نے تو ریڈ کاشن دینا تھا۔ اوور" صفدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم اپنے ساتھیوں سمیت اندر آجاؤ — یہاں بغیر ٹکٹ کے ایک دلچسپ مظاہرہ ہونے والا ہے۔ آجاؤ۔ اوور" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ونڈ بٹن کو کھینچ کر دوبارہ پریس کر دیا۔

"مسٹر سولوف! — میرے ساتھی آرہے ہیں۔ پھاٹک کھول دو" عمران نے سولوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں سولوف! — جاؤ اور انہیں اندر لے آؤ" — زاراک نے کہا اور سولوف ہونٹ چباتا ہوا مڑا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل کے ہمراہ اندر آگیا۔ وہ تینوں میک اپ میں تھے لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ ہے زاراک — روسیاہ کی زاراک ایجنسی کا سربراہ — اس

نے چیلنج کیا ہے کہ یہ مجھے مقابلے میں شکست دے سکتا ہے — میں نے بادلِ نخواستہ اس کی آفر قبول کر لی ہے — اسے یہ فائل چاہیئے۔ اس نے کہا ہے کہ میں یہ فائل زمین پر پھینک دیتا ہوں۔ اگر یہ فائل کو ہاتھ لگا سکے تو فائل اس کی" — عمران نے باقاعدہ کمنٹری کرتے ہوئے کہا۔

"کیا ضرورت ہے اس تماشے کی" — تنویر نے یکلخت برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لوگ تو بھاری رقمیں خرچ کر کے تماشہ دیکھتے ہیں — یہ تو مفت تماشہ ہے" — عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے عمران صاحب! — آپ جو بہتر سمجھتے ہیں ویسے ہی کریں" — صفدر نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو بولنے سے منع کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"او کے زاراک — یہ لو پڑی ہے فائل — اب لگاؤ اسے ہاتھ" عمران نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل ایک بار پھر زمین پر اچھالتے ہوئے کہا۔ اور دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

زاراک خاموش کھڑا سامنے کھڑے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کا جسم فضا میں اچھلا۔ لیکن فضا میں اچھلتے ہوئے اس نے عمران پر حملہ کرنے کی بجائے انتہائی حیرت انگیز طور پر الٹی قلابازی کھائی اور اس کا جسم فضا میں کسی سپرنگ کی طرح گھومتا ہوا پیچھے کی طرف گیا۔ الٹی قلابازی کھا کر جیسے ہی اس کے پیر زمین سے لگے وہ یکلخت بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح عمران کی طرف آیا لیکن عمران اسی طرح اطمینان سے کھڑا رہا۔ زاراک اس قدر بھاری جسم رکھنے کے باوجود

جس تیزی سے حرکت کر رہا تھا وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز تھی۔ اس کا جسم گولی کی سی رفتار سے عمران کی طرف آیا لیکن یکلخت وہ ایک بار پھر حیرت انگیز طور پر فضا میں قلابازی کھا کر اوپر کو اٹھا اور دوسرے لمحے وہ پلک جھپکنے میں قلابازی کھا کر اس فائل سے ذرا پیچھے جا کر ایک بار پھر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران کا جسم حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے الٹی قلابازی کھا کر اٹھتا ہوا زاراک کا جسم یکلخت ہوا میں کسی گیند کی طرح بلند ہوا تھا کہ عمران کے ہاتھ زمین پر لگے اور اس کا جسم یکلخت اوپر کی طرف اٹھا اور اس کی دونوں لاتیں پوری قوت سے زاراک کی گردن کی پشت کے ذرا نیچے کاندھوں کے درمیان پڑیں اور زاراک کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور پلٹ کر دھماکے سے منہ کے بل گھاس پر گرا۔ عمران دوبارہ قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے سرے سے حرکت ہی نہ کی ہو۔ زاراک نے ایک دھماکے سے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ٹانگیں تو سمٹیں لیکن ٹانگوں سے اوپر کا جسم بے حس و حرکت پڑا رہا۔ اس نے دوبارہ کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا صرف نچلا حصہ ہی بار بار سمٹ پھیل رہا تھا مگر اوپر والا حصہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جیسے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو چکا ہو۔

"اٹھو اٹھو۔۔۔ شاباش۔ ہمت کرو زاراک۔۔۔ تم تو بڑے خوفناک لڑاکے ہو۔۔۔ ہمت کرو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے مجھے۔۔۔ میرا اوپر والا جسم تو معمولی سی حرکت بھی نہیں کر رہا۔۔۔ یہ کیا ہوا ہے۔۔۔ یہ ہوا کیا ہے۔۔۔؟" یکلخت زاراک نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

ہاتھ لگانے کی شرط تھی۔۔۔ اب لگاؤ ہاتھ۔ فائل پاس ہی پڑی ہے
ش۔۔۔ لگاؤ ہاتھ اور فائل تمہاری"۔۔۔ عمران نے اسی طرح
راتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے ماحول ریٹ ریٹ کی آوازوں اور
لی چیخوں سے گونج اٹھا۔ عمران تیزی سے مڑا تو اس نے سالوف اور
کے ساتھی کو زمین پر گر کر تڑپتے ہوئے دیکھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں
شین پسٹل نکل کر زمین پر لڑھکتے ہوئے دور جا رہے تھے۔

یہ تم پر فائر کھولنا چاہتے تھے"۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
ے ہاتھ میں بھی مشین پسٹل نظر آ رہا تھا۔

ادھر زاراک مسلسل اپنے جسم کو سمیٹ کر اٹھنے کی کوشش میں مصروف
ن اس کی حالت واقعی دیکھنے والی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے جادو
رتے اس کے اوپر والے جسم کو پتھر بنا دیا ہو۔ صرف گردن اور اس
پر اس کا سر حرکت کر رہا تھا یا پھر ٹانگیں۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے۔۔۔ یہ کیا کیا ہے تم نے"۔۔۔ آخر کار زاراک
ہمت ہارتے ہوئے بے بسی سے چیختے ہوئے کہا۔

میں نے کیا کرنا ہے۔۔۔ میں نے تو وعدہ کیا تھا کہ تمہیں انگلی بھی نہ
ں گا اور دیکھو۔۔۔ میں نے وعدہ نبھا دیا ہے۔۔۔ مجھے تمہاری یہ
ں کی جوکری کا مقصد سمجھ میں آ گیا تھا۔ تم الٹی قلابازیاں لگا کر اصل
یہ فائل اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔ اگر میں تمہیں اس بار ضرب نہ لگاتا تو
لٹتے ہوئے فائل بھی ساتھ اٹھا لیتے اور ظاہر ہے میں شرط ہار جاتا۔۔۔
مجھے امید نہ تھی کہ تم مجھے شکست دیئے بغیر جوکروں کے سے انداز
للا بازیاں کھا کر صرف فائل اٹھا لو گے"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے

ہوتے کہا۔

"میں فائل کو محفوظ کرنا چاہتا تھا لیکن یہ تم نے آخر کیا کیا ہے
مجھے کیا ہوا ہے" ۔۔۔ زاراک نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوا ہے ۔۔۔ صرف تمہاری جوکری ختم کی ہے اور یہ
بتا دوں کہ میں اگر چاہوں تو تمہاری باقی ساری عمر اسی طرح پڑے پڑے
گذر جائے گی ۔۔۔ تم تو کہتے ہو کہ رُوسیاہ پاکیشیا سے ہزار سال
ہے۔ میں تمہیں اسی حالت میں رُوسیاہ واپس بھجوا دیتا ہوں۔ اگر تمہارے
ملک کے ڈاکٹر تمہیں ٹھیک کر دیں تو آ کر مجھ سے فائل لے جانا۔
بتا دوں کہ اگر میں چاہوں تو ایک لمحے میں تمہیں پہلے کی طرح ٹھیک
کر سکتا ہوں ۔۔۔ بولو کیا چاہتے ہو ۔۔۔ بھجواؤں تمہیں اسی حالت
رُوسیاہ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تت ۔ تت ۔۔۔ تم مجھے گولی مار دو ۔۔۔ مجھے گولی مار دو"
زاراک نے چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھیوں نے فاؤل پلے کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے
انہیں گولی ماری گئی ۔۔۔ تم تو اصول پسند آدمی ہو۔ تم نے تو با
مقابلہ کرنے کی کوشش کی ہے اس لئے تمہیں گولی کیسے ماری جا
اگر گولی ہی مارنی ہوتی تو اس وقت بھی ماری جا سکتی تھی جس وقت تم
کے زخم کی وجہ سے بیہوش پڑے ہوئے تھے" ۔۔۔ عمران نے
ہوئے کہا۔

"تم نے میرے ساتھ فاؤل پلے کیا ہے ۔۔۔ تم نے مجھے بے
ہے" ۔۔۔ زاراک نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم جیسا قوی ہیکل آدمی ایک ضرب سے کیسے بے حس ہو سکتا ہے۔
تم نے جس انداز میں فائل اٹھانے کے لئے قلابازیاں کھائی ہیں یہ اسی کا
ہی تو نتیجہ ہو سکتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ یہ میرے لئے معمولی بات تھی ۔۔۔ میں نے بڑے بڑے
مقابلوں میں حصہ لیا ہے ۔۔۔ میں روسیاہ کا ٹاپ رنگ ماسٹر ہوں۔ میرے
ساتھ آج تک ایسا نہیں ہوا ۔۔۔ تم نے نجانے کیا کیا ہے ۔۔۔ بہرحال
ٹھیک ہے۔ میں شکست تسلیم کرتا ہوں۔ تم مجھے ٹھیک کر دو۔ میں واپس
چلا جاؤں گا اور میرا وعدہ کہ میں آئندہ کبھی پاکیشیا نہیں آؤں گا ۔۔۔ یا
دوسری صورت یہ ہے کہ تم مجھے گولی مار دو ۔۔۔ لیکن مجھے اس حالت
میں رُوسیاہ مت بھیجو ۔۔۔ پلیز تمہیں تمہارے خدا کا واسطہ" ۔۔۔ زاراک کی
حالت واقعی بے بسی کی انتہائی حد تک پہنچ چکی تھی۔

"اوکے ۔۔۔ اب تم نے شکست تسلیم کر لی ہے تو ٹھیک ہے ۔۔۔
میں چاہتا تو تمہارے جسم کے ساتھ ساتھ تمہاری رُوح بھی مفلوج ہو جاتی
لیکن تم اصول پسند آدمی ہو۔ اس لئے مجھے پسند آئے ہو ۔۔۔ میں تمہیں
ٹھیک کر دیتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک
پیر اوندھے منہ پڑے زاراک کی گردن کے نیچے دونوں کاندھوں کے
درمیان رکھا اور جھک کر اس نے دونوں ہاتھوں سے زاراک کا سر پکڑا اور
دوسرے لمحے اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں دائیں طرف کو گھما
دیا اور اس کے ساتھ ہی اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"اب تم اُٹھ کر کھڑے ہو سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا اور زاراک کا جسم پہلے کی طرح سمٹا اور اس بار اس کا اوپر والا جسم بھی

یکلخت حرکت میں آیا اور وہ اچھل کر اس طرح کھڑا ہو گیا جیسے اُسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ البتہ اس کا چہرہ پسینے میں شرابور ہو رہا تھا۔

"کمال ہے ---- ہم لوگ جادو پر یقین نہیں کرتے۔ لیکن آج مجھے یقین آگیا ہے کہ جادو بھی کوئی وجود رکھتا ہے اور تم جادوگر ہو" ---- زاراک نے اپنے بازوؤں کو حرکت دیتے ہوئے کہا۔

"اب بھی میری طرف سے چیلنج برقرار ہے لیکن اس شرط کے ساتھ کہ تم جوکروں کی طرح کرتب کر کے فائل اٹھانے کی کوشش نہ کرو گے۔ کوشش کرو کہ لڑتے ہوئے اسے ہاتھ لگاؤ یا مجھے شکست دے کر اسے اٹھالو ---- اور یہ بھی بتادوں کہ جتنی دیر پہلے لگی ہے اس بار اس سے بھی کم وقت میں تم شکست کھا چکے ہو گے کیونکہ تمہیں اپنے متعلق انتہائی خوش فہمی ہے کہ تم دنیا کے سب سے بڑے لڑاکے ہو۔ اس لئے تمہارے ساتھ لانگ فائیٹ کر کے میں تمہیں مزید خوش فہمی میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا کہ تم جا کر دنیا سے کہتے پھرو کہ میں نے عمران سے لانگ فائیٹ کی ہے ورنہ تم جیسے لڑاکے سے واقعی لانگ فائیٹ کے لئے میرا بھی دل چاہ رہا ہے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک ایک لمحے کے لئے غور سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھتا رہا پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

"نہیں عمران ---- میں شکست تسلیم کر چکا ہوں ---- تم شاید دنیا کے پہلے آدمی ہو جس سے میں نے شکست کھائی ہو گی۔ اس لئے اب اس فائل پر میرا کوئی حق نہیں رہا ---- تم یہ فائل لے جا سکتے ہو۔ میں برملا اعتراف کرتا ہوں کہ میں نے تمہارے متعلق جو کچھ پڑھا تھا مجھے اس پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا تھا لیکن اب مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ جو کچھ تمہارے متعلق لکھا

گیا تھا وہ درحقیقت بہت کم ہے۔ تم خالی لڑاکے نہیں ہو، جادوگر لڑاکے ہو" ---- زاراک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"صفدر ---- یہ فائل اٹھالو اور جا کر اپنے چیف کو دے دو ---- میں نے تمہیں اس لئے بلایا تھا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ میں نے یہ فائل زاراک کے حوالے نہیں کی" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے تیزی سے آگے بڑھ کر زمین پر پڑی ہوئی فائل اٹھالی اور اُسے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا اور دوسرے لمحے وہ کیپٹن شکیل اور تنویر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے ہوئے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا تم یہیں رہو گے" ---- تنویر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ عمران سے کچھ پوچھنا چاہتا ہو لیکن زاراک کی وجہ سے نہ پوچھ سکتا ہو۔

"زاراک رُد سیاہ کی ایک بہت بڑی ایجنسی کا سربراہ ہے ---- تمہارا چیف تو مجھے سیکرٹ سروس میں نوکری دیتا ہی نہیں ---- بس معمولی سی رقم کا چیک دے کر ٹرخا دیتا ہے۔ ہو سکتا ہے زاراک کی ایجنسی میں مجھے بڑی تنخواہ کی کوئی پوسٹ مل جائے" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آؤ تنویر" ---- صفدر نے اس بار سخت لہجے میں کہا تو تنویر ہونٹ چباتا اور کاندھے اچکاتا پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔

"کیا تم واقعی رد سیاہ کے لئے کام کرنا چاہتے ہو" ---- زاراک نے چونک کر پوچھا۔

"میں فری لانسر ہوں۔ رقم کے لئے کام کرتا ہوں ---- بہرحال آؤ اندر بیٹھتے ہیں ---- تمہارے یہ دونوں آدمی تو مر گئے ہیں۔ اس لئے ظاہر ہے اب

کافی پینے کا سکوپ بھی ختم ہو گیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو ـــــ ناقابل یقین حد تک حیرت انگیز" زاراک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر کاندھے اچکاتا ہوا عمران کے ساتھ برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم نے مردوں کی طرح شکست تسلیم کر لی ہے تو یہ لو فائل کی کاپی ـــ یہ میری طرف سے تحفے کے طور پر رکھ لو" ـــــ عمران نے کمرے میں پہنچتے ہی جیب سے کاغذ نکالے اور زاراک کی طرف بڑھا دیئے۔

"کیا ـــ کیا مطلب ـــ کیا تم اپنے ملک سے غداری کرو گے" ـــــ زاراک نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ رُوسیاہ کو یہ فائل صرف اس لئے چاہیئے کہ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتا ہے کہ پاکیشیائی اڈے میں شوگران نے کوئی ایسی مشینری تو نہیں نصب کی ہوئی جس سے ان کا آزاد قبائلی علاقے میں قائم ہونے والا اڈہ ٹریس ہو جائے ـــــ اس فائل میں واقعی اس مشینری کی تفصیل موجود ہے جو شوگرانیوں نے اڈے میں نصب کی ہوئی ہے لیکن میں تمہیں بتا دوں کہ یہ اڈہ شوگرانیوں کا ہے ـــــ پاکیشیا کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے شوگرانی اس کی حفاظت بھی خود کر لیں گے۔ ہمیں پرائی آگ میں جلنے سے کیا فائدہ ملے گا ـــــ پاکیشیا اور شوگران میں چونکہ دوستی ہے اس لئے سیکرٹ سروس کا چیف یہ فائل تمہیں دینے کے حق میں نہ تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ شوگرانیوں کے اس اڈے کے لئے رُوسیاہ سے بگاڑ پاکیشیا کے حق میں نہ جائے گا اس لئے میں نے یہ ڈرامہ کیا ہے تاکہ چیف بھی مطمئن رہے کہ فائل تمہارے پاس نہیں گئی اور تم بھی خالی ہاتھ واپس نہ جاؤ ـــــ آخر تم ہمارے مہمان ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

زاراک نے جلدی سے کاغذ عمران سے جھپٹے اور انہیں کھول کر دیکھنے لگا چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک کاغذ پر جم گئیں۔ وہ غور سے اُسے پڑھتا رہا پھر اس نے اس کے بعد کے دو کاغذ پڑھے اور پھر اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات اُبھرتے چلے گئے۔

"اوہ ـــ اوہ ـــ یہ تو واقعی اصل فائل کی درست نقل ہے ـــ کیا تم واقعی یہ مجھے دے رہے ہو ـــ لیکن دیکھو۔ اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ میں تمہیں ڈاکٹر آذف کا نون یا فریکونسی بتا دوں گا تو تم مجھ سے یہ اُمید نہ رکھنا ـــــ میں خالی ہاتھ تو جا سکتا ہوں لیکن رُوسیاہ کے خلاف ایک لفظ بھی زبان سے نہیں نکال سکتا" ـــــ زاراک نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"مجھے ضرورت ہی نہیں پوچھنے کی ـــــ سپر آف مشین ایکریمیا کے خلاف بنائی گئی ہے۔ پاکیشیا کے خلاف نہیں ـــــ اس لئے ایکریمیا جانے اور رُوسیاہ" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور زاراک کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیل گئیں۔

"تم کس ٹائپ کے آدمی ہو ـــــ میری سمجھ میں تو تمہاری ٹائپ ہی نہیں آئی" ـــــ زاراک نے کہا۔

"جس طرح بادشاہ کو بنانے والے بادشاہ گر کہلاتے ہیں اسی طرح مجھے تم ٹائپ کی بجائے ٹائپسٹ ہی سمجھ لو ـــــ میں تو خود ٹائپ کرتا ہوں جس طرح کی چاہو ٹائپ کرا لو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور زاراک بھی اس بار ہنس پڑا۔

"میں سمجھ گیا ـــــ اسی لئے تم نے اپنے آپ کو فری لانسر کہا تھا ـــــ بولو، اس فائل کے بدلے میں تمہیں کتنی رقم چاہیئے" ـــــ زاراک نے کہا۔

"کتنی دے سکتے ہو" ـــــ ؟ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"جتنی تم کہو" ـــــ زاراک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم خود ہی قیمت لگا لو فائل کی" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دس لاکھ ڈالر کافی ہوں گے" ـــــ زاراک نے کہا۔

"کافی ہیں ـــــ ایسا کرنا یہ رقم تم رُوسیاہ کے کسی ہسپتال میں میری طرف سے چندہ دے دینا ـــــ سنو زاراک! ـــــ مجھے صرف تمہاری اصول پسندی پسند آگئی ہے اور بس ـــــ ورنہ اس سے بھی بڑی بڑی رقمیں میں لوگوں میں خیرات کے طور پر بانٹ دیا کرتا ہوں ـــــ خدا حافظ ـــــ اور سنو، اب اگر تم نے یا تمہاری ایجنسی نے دوبارہ پاکیشیا میں قدم رکھا تو پھر تم زندہ تو ایک طرف ـــــ تمہاری لاشیں بھی رُوسیاہ نہ پہنچ سکیں گی"۔ عمران نے کہا اور تیزی سے مُڑ کر قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آگیا۔

زاراک ہاتھ میں فائل پکڑے حیرت سے بُت بنا بیٹھا عمران کو جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

عمران جیسے ہی آپریشن رُوم میں داخل ہوا، بلیک زیرو احتراماً کھڑا ہو گیا۔

"تم زاراک کی کال آنے سے پہلے چائے بنا رہے تھے ـــــ کیا ہوا اس چائے کا ـــــ بن گئی ہے" ـــــ عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"چائے تو بن جائے گی ـــــ پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے اس زاراک کے ساتھ کیا کیا تھا ـــــ ؟ مجھے صفدر نے فائل واپس کرنے کے ساتھ ساتھ پوری تفصیل سے رپورٹ دی ہے کہ آپ نے کس طرح حیرت انگیز طور پر اسے بے بس کر دیا تھا" ـــــ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں وہاں گیا تو اسی مقصد کے لئے تھا کہ اُسے فائل دے دوں تاکہ وہ مطمئن ہو کر چلا جائے ـــــ لیکن وہ کچھ ضرورت سے زیادہ ہی اصول پسند اور محب وطن آدمی ثابت ہو رہا تھا۔ اس لئے اس نے اس فائل کے بدلے میں

کچھ دینے سے یکسر انکار کر دیا ـــــ اب اگر میں ویسے ہی زبردستی فائل دے
آتا تو یقیناً وہ اور رُوسیاہ حکام شک میں پڑ جاتے اور اس کے ساتھ ساتھ اُسے
اپنے مارشل آرٹ کے فن پر بھی بڑا اعتماد تھا ـــــ چنانچہ میں نے ایک
چھوٹا سا ڈرامہ کیا اور نتیجہ میری حسب منشا نکلا۔ اس کا زعم بھی ٹوٹ گیا اور
میں نے تحفے کے طور پر اُسے فائل کی کاپی بھی دے دی۔ یہ کہہ کر مجھے اس
کی اصول پسندی بے حد پسند آئی ہے اور مسئلہ شوگران کا ہے وہ جانے
اور رُوسیاہ جانے ـــــ چنانچہ اس طرح میرا مقصد حل ہو گیا" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو مجھے معلوم ہے کہ آپ نے فائل میں موجود کاغذات میں تبدیلی کرنے
کے بعد اس کی نقل بنائی ہے۔ اس طرح رُوسیاہ والے اس فائل میں موجود
مشینری کی تفصیل دیکھ کر مطمئن ہو جائیں گے کہ پاکیشیا والے اڈے میں
ان کے اڈے کے لئے کوئی خطرناک مشینری موجود نہیں ہے لیکن بہرحال رُوسیاہ
کا اڈہ جو انہوں نے آزاد علاقے میں بنایا ہے اُسے ٹریس کر کے تباہ تو
ہمیں کرنا ہی ہوگا ـــــ لیکن یہ بعد کی باتیں ہیں۔ پہلے تو آپ مجھے یہ
بتائیں کہ آخر آپ نے کس طرح اُسے بے بس کیا تھا ـــــ صفدر نے مجھے بتایا
ہے کہ زاراک اس طرح حرکت کر رہا تھا جیسے وہ چھلاوہ ہو۔ لیکن عمران صاحب
نے اُسے صرف پیر کی ایک ضرب لگا کر بے بس کر دیا تھا اور اس نے جو جگہ
ضرب لگنے کی بتائی ہے اس سے تو اس جیسا طاقتور آدمی کسی طرح بھی
بے بس نہیں ہو سکتا" ـــــ بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"مارشل آرٹ صرف جسمانی حرکتوں کا نام نہیں ہے بلیک زیرو ـــــ اس
میں ذہانت کا استعمال سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے اور ذہانت کے استعمال

سے ہی پتہ چلتا ہے کہ مقابل کو کس داؤ سے ختم کیا جا سکتا ہے ـــــ صفدر
کو تو بہرحال علم نہ تھا لیکن تمہیں تو علم ہے کہ اس کے سر کے عقبی حصے میں
گہری چوٹ آئی تھی اور یہ زخم اس قدر گہرا تھا کہ میں نے اس میں آلہ بھی
رکھ دیا تھا ـــــ بس اس زخم سے میں نے فائدہ اٹھایا ہے ورنہ شاید یہ
دیو اتنی آسانی سے بے بس نہ ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زخم سے فائدہ ـــــ مگر آپ نے زخم پر تو ضرب نہیں لگائی تھی" ـــــ
بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"اگر زخم پر ضرب لگا دیتا تو زاراک صاحب فوراً اناللہ ہو جاتے۔ اور
میرا سارا پلان فیل ہو جاتا ـــــ یہ زخم سر کے جس حصے میں تھا اس حصے
کا تعلق گردن کی پشت میں ذرا نیچے حرام مغز سے براہ راست ہوتا ہے۔
زخم کی وجہ سے حرام مغز کو براہ راست تو کوئی چوٹ نہ آئی تھی ورنہ تو زاراک
ہمیشہ کے لئے اعصابی طور پر مفلوج ہو جاتا۔ لیکن اس سے وہ کمزور ضرور ہو گیا
تھا اور میں نے حرام مغز کے اس حصے پر جو درمیانی دھڑ کے اعصاب کو
کنٹرول کرتا ہے مخصوص ضرب لگا دی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وقتی طور پر اس
کا گردن سے لے کر ٹانگوں تک کا جسم مفلوج ہو گیا اور یہ مفلوجیت عارضی تھی
زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ تک ـــــ حرام مغز کے اس حصے کی
مخصوص رگ ضرب لگنے سے پچک گئی تھی کیونکہ سر کے اس حصے کے زخم کی
وجہ سے اس میں مکمل طاقت موجود نہ رہی تھی لیکن زاراک کے جسم میں موجود
قدرتی طاقت کی وجہ سے ایسا صرف عارضی طور پر ہی ہو سکتا تھا۔ بس اس
عارضی وقفے سے میں نے فائدہ اٹھایا اور جب میں نے دیکھا کہ وہ ٹھیک
ہونے والا ہے تو میں نے دوسرا ڈرامہ کیا جیسے میں نے اُسے ٹھیک کر دیا ہو۔

حالانکہ میں نے صرف اس کی گردن کو جھٹکا دیا تھا تاکہ پچکی ہوئی رگ کھنچنے کی وجہ سے کھل جائے اور ویسے ہی ہوا"۔۔۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو حیرت سے آنکھیں پھاڑے بیٹھا رہ گیا۔

"آپ نے میڈیکل سائنس تو پڑھی نہیں۔ لیکن آپ انسانی جسم کی ایک ایک رگ کو ایسے جانتے ہیں جیسے آپ ساری عمر میڈیکل سائنس ہی پڑھتے رہے ہوں"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو تمہاری بھی رگ رگ سے واقف ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور بلیک زیرو بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب تک تو میں اسے صرف محاورہ ہی سمجھتا تھا لیکن اب مجھے یقین آگیا ہے کہ یہ محاورہ آپ جیسے ہی کسی صاحب کو دیکھ کر بنایا گیا ہوگا"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

"یہ بات نہیں ۔۔۔ میں صرف مردانہ رگوں سے واقف ہوں ۔۔۔ البتہ تنویر زنانہ رگوں کا ماہر ہے ۔۔۔ اپنا اپنا فیلڈ ہے مہارت کا"۔۔۔۔ عمران نے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"اچھا اب اس آزاد قبائلی علاقے میں روسیاہی اڈے کے بارے میں کیا پروگرام ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"میں یہاں آنے سے پہلے سر سلطان سے مل آیا ہوں اور انہیں میں نے ضروری تفصیلات مہیا کر دی ہیں ۔۔۔ اب تک یہ تفصیلات شوگران کے اعلیٰ حکام تک پہنچ بھی گئی ہوں گی ۔۔۔ ہمیں رُوسیاہ کے اڈے کو تباہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے تو میں نے زبردستی فائل کا تحفہ دلایا ہے زاراک کو ۔۔۔ فائل پڑھنے کے بعد وہ مطمئن ہو کر اپنے اڈے کو آن کریں گے اور

[…]ں کے آن ہوتے ہی شوگران اڈے میں موجود مشینری اُسے نہ صرف […]انی سے ٹریس بھی کر لے گی بلکہ اُسے تباہ بھی کر سکے گی ۔۔۔ وہاں ایسی […]ری واقعی نصب ہے اس لئے تو رُوسیاہ اس فائل کو حاصل کرنے کے […]دیوانہ ہو رہا تھا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"[…]اوہ اب سمجھا ۔۔۔ تو اس طرح فائل دے کر آپ نے دراصل رُوسیاہ کے […]ں اڈے کی تباہی کا سامان پیدا کر دیا ہے اور اسی لئے آپ نے زاراک […] زندہ واپس جانے دیا ہے"۔۔۔۔ بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلاتے […]ئے کہا جیسے اُسے اب بات کی سمجھ آئی ہو۔

"اسے کہتے ہیں ایک تیر سے تین شکار کرنا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے […]تے کہا۔

"[…]تین شکار ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ تیسرا شکار کون ہوا"۔۔۔؟ بلیک زیرو […]چونک کر پوچھا۔

"[…]سُپر آف مشین کا"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"[…]سُپر آف مشین کا ۔۔۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔۔ بلیک زیرو […]بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"[…]سُپر آف مشین ڈاکٹر آنوف کی ایجاد ہے اور رُوسیاہ نے ڈاکٹر آنوف کو […]طرح خفیہ رکھا ہوا ہے جیسے تم خفیہ بنے ہوئے ہو ۔۔۔ لیکن جب […]نے زاراک کو بتایا کہ مشین خود بخود جل کر راکھ ہو گئی ہے تو مجھے یقین […]وہ میری بات کا یقین نہ کرے گا اور ڈاکٹر آنوف سے تصدیق کرے […]انچہ جب میں اس کے پاس پہنچا تو اس نے مجھے خود بتایا کہ اس نے […]نوف سے تصدیق کر لی ہے کہ جیسے ہی اس مشین کا سائنسی تجزیہ کیا

جلنے گا وہ خود بخود جل کر راکھ ہو جائے گی ——— چنانچہ میں سمجھ گیا کہ
اس نے لازماً ڈاکٹر آنوف کی سپیشل فریکوئنسی پر اس سے بات کی ہو گی
چنانچہ واپسی پر جب میں سر سلطان کے پاس گیا تو میں نے وہاں سے [illegible]
کال چیکنگ شعبے سے تصدیق کی۔ انہوں نے واقعی کال کیچ کی تھی اور
اسے ٹریس بھی کر لیا تھا ——— میں نے کال کا ٹیپ سنا ہے اور اس
بات چیت میں یہ بات بھی سامنے آگئی ہے کہ یہ مشین بھی سپر آف فارمولے
پر ہی بنائی گئی ہے لیکن اس کی رینج اور طاقت بے حد کم ہے ———
ڈاکٹر آنوف جس لیبارٹری میں کام کرتا ہے اس کال سے میں نے اس کا پتہ
چلا لیا ہے۔ اس لئے اب مجھے صرف اتنا کرنا پڑے گا کہ روسیاہ جا کر اس
ڈاکٹر آنوف سے اس سپر آف مشین کا فارمولا حاصل کرنا ہو گا اور وہ میں
آسانی سے کر لوں گا ——— اس فارمولے کی مدد سے سرداور آسانی سے ایسی
مشین تیار کر لیں گے جس کی مدد سے پاکیشیا اپنے پر حملہ آور کسی بھی ملک کا
دفاع آف کر سکے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں
سر ہلا دیا۔

"کمال ہے ——— ایک فائل دینے سے اتنے فائدے حاصل ہوئے ہیں۔
اب تو میرا بھی یہ خیال ہے کہ دو چار اور فائلیں بھی زاراک کو دے دی جائیں"
بلیک زیرو نے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ابھی تو اور بھی بہت سے فائدے ہونے ہیں ——— ٹائیگر نے
زیکو اور اس کے اڈے کو بہر حال ٹریس کر لینا ہے جہاں زاراک نے [illegible]
موجود آلے کو آف کیا تھا اور یہ مشین بھی ہمارے لئے نئی ہی ثابت [illegible]
زیکو صاحب جو یقیناً کے جی بی کے سب سے اہم ایجنٹ ہوں گے وہ

سامنے آجائیں گے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے زور زور سے
اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔

"اب بھی چائے نہیں پلواؤ گے ——— اتنے فائدے تمہیں یہاں بیٹھے
بٹھائے مل گئے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی لا دیتا ہوں ——— بس ایک بات اور ——— میں نے بہت سوچا ہے
لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ زاراک کو آخر کس طرح علم ہو گیا کہ
ریکارڈ روم کہاں ہے ——— اور ریکارڈ روم میں موجود بے شمار الماریوں میں
سے اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ اس کی مطلوبہ فائل اس الماری میں ہے جسے اس
نے کاٹا تھا اور پھر اس الماری میں سے بھی اس نے وہی فائل نکالی تھی
باقی کسی فائل کو اس نے چھیڑا تک نہ تھا ——— یہ سب کیسے ہوا" ———
بلیک زیرو نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"زاراک انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ——— یہ تو اس کی بد قسمتی سمجھو
کہ وہ پاکیشیا میں شکست کھا گیا ہے۔ وہ بٹن نما آلہ جسے میں انڈیکیٹر کہہ
رہا تھا یہ سب اس کی کارستانی ہے ——— جدید ریکارڈ رومز میں فائلیں
کمپیوٹرائزڈ صورت میں رکھی جاتی ہیں اور ان کے نمبر بھی کمپیوٹر کے
حساب سے رکھے جاتے ہیں ——— اس انڈیکیٹر میں ایسا کمپیوٹر فٹ تھا
جو فائلوں کو ان کے نمبروں کے لحاظ سے ٹریس کر سکتا تھا ——— فائل کا نمبر
زاراک کو معلوم تھا اس نے اسے آلے میں فیڈ کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف
اس نے ریکارڈ روم ٹریس کیا بلکہ وہ الماری اور وہ فائل بھی ٹریس کر لی۔
ویسے اس آلے اور اس کے ساتھ اس جدید ساخت کے کٹر کو دیکھ کر میں
اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ واقعی روسیاہ سائنس میں بہت آگے نکل چکا ہے"

عمران نے کہا۔

"اوہ — پھر تو یہ نمبرز انتہائی خطرناک ہیں — ہمیں کچھ اور سوچنا ہوگا" — بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — اب ان نمبرز کو عالمی پیمانے کے مطابق ترتیب دینے کی بجائے اپنے انداز میں ترتیب دینا ہوگا اور اسی انداز سے کمپیوٹر میں اس کی فیڈنگ کرنا ہوگا تاکہ آئندہ صرف نمبرز کی وجہ سے کوئی فائل ٹریس نہ کی جا سکے" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کے لئے چائے بنا لاؤں" — بلیک زیرو نے کرسی سے اُٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"زارک مجھے اس فائل کے بدلے میں دس لاکھ ڈالر دے رہا تھا تم ایک پیالی چائے پر ہی ٹرخا رہے ہو — بڑی مہنگی پڑی ہے یہ پیالی — لیکن میں کمی بہرحال پوری کر ہی لونگا۔ مجھے معلوم ہے کہ تنویر کیوں صفدر کے کہنے کے باوجود وہاں سے نہ جانا چاہتا تھا۔ وہ بھی اس ضرب کی تفصیلات پوچھنا چاہتا تھا اور صفدر اور کیپٹن شکیل بھی لازماً اس کی تفصیلات جاننے کے لئے بے چین ہونگے — تم تو چیف ہو اس لئے تمہیں تو سب کچھ مفت بتانا مجبوری تھی لیکن اُن سے تو باقاعدہ سودے بازی ہوگی" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا کچن کی طرف بڑھ گیا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک اور ناقابل فراموش ناول

خاص نمبر

کاغذی قیامت

مصنف: مظہر کلیم ایم اے

- پوری دنیا پر کاغذی قیامت کے خوفناک سائے موت کی طرح پھیلتے چلے گئے۔
- پوری دنیا کا نظام معیشت یکلخت مفلوج ہو گیا۔ کرنسی نوٹ گلیوں میں ردی کاغذوں کی طرح اڑتے پھر رہے تھے لیکن کوئی بھی ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنے کا روادار نہ تھا۔ کیوں ——— ؟
- کروڑوں اربوں نوٹ رکھنے کے باوجود ہر شخص روٹی کے ایک لقمے کے لئے ترس گیا تھا۔ کیوں ——— ؟

کاغذی قیامت   ایک ایسی خوفناک قیامت جو اپنے جلو میں موت کے سوا اور کچھ نہ رکھتی تھی۔

- مجرموں کا ایک ایسا خوفناک اقدام جس سے دنیا بھر کی حکومتیں اور افراد بری طرح بوکھلا اٹھے۔
- عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نظر انداز کر دیا گیا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلا ——— ؟
- عمران اور پوری سیکرٹ سروس خوفناک مجرموں کے چنگل میں پھنس کر موت کا ذائقہ چکھنے پر مجبور کر دی گئی۔
- کیا کاغذی قیامت کے برپا ہونے پر دنیا تباہ ہو گئی ——— ؟
- کیا عمران اور سیکرٹ سروس کے ممبران اس خوفناک تنظیم کے سامنے بے بس ہو کر رہ گئے۔
- انتہائی خوفناک اور دل ہلا دینے والی ایسی کہانی جو صفحہ قرطاس پر پہلی بار نمودار ہوئی۔

سطر سطر میں خوفناک ایکشن

لفظ لفظ میں اعصاب شکن سسپنس

ایک ایسا منفرد پلاٹ جو اس سے پہلے دنیا بھر کے جاسوسی ادب میں کہیں نظر نہیں آیا

شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

مکمل ناول

پارٹن

مصنف مظہر کلیم ایم اے
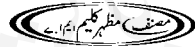
پارٹن بحیرہ روم کا ایک جزیرہ جہاں پاکیشیا کے خلاف انتہائی خوفناک سازش تیا
کی جا رہی تھی۔

پارٹن ایک ایسا جزیرہ جہاں سازش تو اسرائیلی تھی لیکن اس کی حفاظت ایکری
ایجنٹ کر رہے تھے۔

پارٹن جس کی حفاظت کے لئے ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے دو ٹاپ ایجنٹ مو
تھے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے اسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھ

سواکن بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جس نے عمران اور اس کے ساتھیوں
وقت کو فضا میں ہی ہلاک کر دیا جب ان کا ہیلی کاپٹر ان سمیت شعلوں میں ت
ہو کر سمندر میں جا گرا۔

کیلی بلیک ایجنسی کا ٹاپ ایجنٹ جو پارٹن جزیرے پر موجود تھا اور جس نے پا
جزیرے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا پہنچنا ہی ناممکن کر دیا تھا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پارٹن جزیرے تک پہنچنے کی ترکیبیں سوچتے رہے اور اسرائیلی سازش مکمل بھی ہو گئی۔ ایسی سازش جس کے بعد پاکیشیا اسرائیل اور کافرستان کے لئے ترنوالہ ثابت ہوتا۔

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اس سازش تک پہنچ بھی گئے لیکن وہ آگے بڑھنے اور پاکیشیا کے خلاف اس خوفناک سازش کو روکنے سے قاصر تھے
کیوں ——؟

کیا پارٹن جزیرے پر ہونے والی پاکیشیا کے خلاف اسرائیلی سازش کامیاب ہو گئی یا ——؟

انتہائی تیز رفتار ایکشن
اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس
لمحہ بہ لمحہ انتہائی تیز رفتاری سے بدلتے ہوئے واقعات
ایک ایسا دلچسپ منفرد اور حیرت انگیز ایڈونچر
جو اپنی مثال آپ ثابت ہوگا

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان